







لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

# پیام مشرق

در جواب دیوان شاعر المانوی گوئے

بہ اقبال

معدہ فرهنگ

ملنے کا پتہ

سلطان بک پوٹو کالی کمان بروہدر دارالعلوم سرکاری حیدرآباد  
مطبع اعظم جاہی برقی پریس شاہ علیہ حیدرآباد





## دیباچہ

”پیام مشرق“ کی تصنیف کا محرک جرمن حکیم حیات ”گوٹے کا مغربی دیوان“ ہے جس کی نسبت جرمنی کا اسرائیلی شاعر ہائٹا لکھتا ہے۔

”یہ ایک گلدستہ عقیدت ہے جو مغرب نے مشرق کو بھیجا ہے.....“

.. اس دیوان سے اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ مغرب اپنی کمزور اور سرد

روحانیت سے بیزار ہو کر مشرق کے سینے سے حرارت کا متلاشی ہے۔

گوٹے کا یہ مجموعہ اشعار جو اس کی بہترین تصانیف سے ہے اور جس کو اس نے

خود ”دیوان“ کے نام سے موسوم کیا ہے کن اثرات کا نتیجہ تھا اور کن حالات میں لکھا گیا

اس سوال کا جواب دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مختصر طور پر اس تحریک کا ذکر کیا جائے

جس کو المانوی ادبیات کی تاریخ میں ”تحریک مشرقی“ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ میرا

قصہ تھا کہ اس دیباچے میں تحریک مذکور پر کسی تفصیل سے بحث کروں گا مگر افسوس ہے کہ بہت سا مواد جو اس کے لئے ضروری تھا ہندوستان میں دستیاب نہ ہو سکا۔ پال ہورن۔ تاریخ ادبیات ایران کے مصنف نے اپنے ایک مضمون میں اس امر پر بحث کی ہے کہ گوئٹے کس حد تک شعرائے فارس کا ممنون ہے لیکن سالہ ناروائڈ سود کا وہ نمبر جس میں مضمون مذکور شائع ہوا تھا ہندوستان کے کسی کتب خانے سے مل سکا نہ جرمی سے۔ مجبوراً اس دیباچے کی تالیف میں کچھ تو گذشتہ مطالعہ کی یادداشت پر بھروسہ کرتا ہوں اور کچھ مسٹر چارلس ایمی کے مختصر مگر نہایت مفید اور کارآمد رسالے پر جو انہوں نے اس موضوع پر لکھا ہے۔

ابتداءً شباب ہی سے گوئٹے کی ہمہ گیر طبیعت مشرقی تخیلات کی طرف مائل تھی۔ اس برک میں جہاں قانون کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ اسکی ملاقات جرمن لٹریچر کی مشہور اور قابل اثر اہم شخصیت ہرڈر سے ہوئی جس کی صحبت کے اثرات کو گوئٹے نے خود اپنے سوانح میں تسلیم کیا ہے۔ ہرڈر فارسی نہ جانتا تھا

لیکن چونکہ اخلاقی رنگ اس کا طبیعت پر غالب تھا اس لئے سعدی کی تصانیف سے اسے نہایت گہری دلچسپی تھی۔ چنانچہ ”گلستاں“ کے بعض حصوں کا اس نے جرمن زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ خواجہ حافظ کے رنگ سے اُسے چننا لگاؤ نہ تھا۔ اپنے معاصرین کو سعدی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھتا ہے ”حافظ کے رنگ میں ہم بہت کچھ نغمہ سرائی کر چکے۔ اس وقت سعدی کے تلمذ کی ضرورت ہے“ لیکن باوجود اس دلچسپی کے جوہر ڈور کو مشرقی لٹریچر سے تھی اس کے اپنے اشعار اور دیگر تصانیف پر مشرقی لٹریچر کا کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا علیٰ ہذا القیاس گوئے کا دوسرا معاصر شاعر بھی جو مشرقی تحریک کے آغاز سے پہلے ہی مرچکا تھا مشرقی اثرات سے آزاد ہے۔ گو اس بات کو فراموش نہ کرنا چاہیے کہ اس کے ڈراما، نثر، ان دخت کا پلاٹ مولانا نظامی کے افسانہ نخست پادشاہ تسلیم ہیارم (ہفت سپہ) سے لیا گیا ہے جس کا آغاز مولانا نے اس شعر سے کیا ہے

”گفت کہ جملہ ولایت و س

بود شہرے نہ کیوئی چو عروس

۱۸۱۲ء میں فان ہیم نے خواجہ حافظ کے دیوان کا پورا ترجمہ شائع کیا اور اسی ترجمے کی اشاعت سے جرمن ادبیات میں مشرقی تحریک کا آغاز ہوا گوٹے کی عمر اس وقت ۶۵ سال کی تھی اور یہ وہ زمانہ تھا جب کہ جرمن قوم کا انحطاط بہر پہلو سے انتہا تک پہنچ چکا تھا۔ ملک کی سیاسی تحریکوں میں عملی حصہ لینے کیلئے گوٹے کی فطرت موزوں نہ تھی اور یورپ کی عام ہنگامہ آرائیوں سے بیزار ہو کر اس کی بے تاب اور بلند پرواز روح نے مشرقی فضا کے امن و سکون میں اپنے لئے ایک نشیمن تلاش کر لیا۔ حافظ کے ترنم نے اس کے تخیلات میں ایک ہیجانِ عظیم برپا کر دیا جس نے آخر کار ”مغربی دیوان“ کی ایک پائدار اور مستقل صورت اختیار کر لی مگر فان ہیم کا ترجمہ گوٹے کے لئے محض ایک محرک ہی نہ تھا بلکہ اس کے عجیب و غریب تخیلات کا ماحذب بھی تھا بعض بعض جگہ

دیتا ہے۔ اسلامی تاریخ کے بعض واقعات بھی اس نے خوب نظم کئے ہیں مثلاً محمود غزنوی کی موت، محمود کا حملہ سومنات، سلطانہ رضیہ وغیرہ۔ گوئٹے کے بعد مشرقی رنگ کا سب سے زیادہ مقبول شاعر یوڈن سٹاٹ ہے جس نے اپنی نظموں کو مرزا شفیق کے فرضی نام سے شائع کیا۔ یہ چھوٹا سا مجموعہ اس قدر مقبول ہوا کہ تھوڑی ہی مدت میں ۴۰ دفعہ شائع ہوا۔ اس شاعر نے عجمی روح کو اس خوبی سے جذب کیا ہے کہ جرمنی میں مرزا شفیق کے اشعار کو لوگ دیر تک فارسی نظم کا ترجمہ تصور کرتے رہے۔ یوڈن سٹاٹ نے امیر معری اور انوری سے بھی استفادہ کیا ہے۔

اس سلسلے میں میں نے گوئٹے کے مشہور معاصر ہائیکا کا ذکر ارادہ نہیں کیا اگرچہ اس کے مجموعہ اشعار موسوم بہ اشعار تازہ میں عجمی انشائیاں ہیں اور محمود و فردوسی کے قصے کو بھی اس نے نہایت خوبی سے نظم کیا ہے تاہم بحیثیت مجموعی مشرقی تحریک سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور اس کی رائے میں گوئٹے کے ”مغربی دیوان“ کے سوائے جرمن شعرا کا مشرقی کلام کوئی بڑی وقعت نہیں رکھتا۔ لیکن عجمی جادو کی گرفت سے

جرمنی کے اس آزادہ روشاعر کا دل بھی بیچ نہ سکا۔ چنانچہ ایک مقام پر اپنے آپ کو عالم خیال میں ایک ایرانی شاعر تصور کرتے ہوئے جس کو جرمنی میں جلاوطن کر دیا گیا ہو لکھتا ہے :-

سائے فروسی! اے جامی! اے سعدی! تمہارا بھائی زندانِ غم میں اسیر  
شیراز کے پھولوں کے لئے تڑپ رہا ہے۔“

کم درجے کے شعرا میں خاجہ حافظ کا مقلد ڈومر۔ ہرن مٹال۔ یوشکے سٹاگ لٹز  
نٹ ہولڈ اور فان شکا بھی قابل ذکر ہیں۔ مگر خالد کریم علی دنیا میں اونچا پایا لکھتا تھا  
اس کی نظمیں قصہ انصاف محمود غزنوی اور قصہ ہاروت و ماروت مشہور ہیں اور  
بیحدیث مجموعی اس کے کلام میں عمر خیام کا اثر زیادہ نمایاں ہے لیکن مشرقی تحریک  
کی پوری تاریخ لکھنے اور جرمن اور ایرانی شعر کا تفصیلی مقابلہ کر کے عجی اثرات  
کی صحیح وسعت معلوم کرنے کے لئے ایک طویل مطالعہ کی ضرورت ہے جس کیلئے  
نہ وقت میسر ہے نہ سامان۔ ممکن ہے کہ یہ مختصر سا خاکہ کسی نوجوان کے دل میں

تحقیق و تدقیق کا جوش پیدا کر دے۔

”پیام مشرق“ کے متعلق جو مغربی دیوان سے سو سال بعد لکھا گیا ہے مجھے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ ناظرین خود اندازہ کر لیں گے کہ اس کا مدعا زیادہ تر ان اخلاقی مذہبی اور ملی حقائق کو پیش نظر لانا ہے جن کا تعلق افراد و اقوام کی باطنی تربیت سے ہے۔ اس سے سو سال پیشتر کی جرمنی اور مشرق کی موجودہ حالت میں کچھ نہ کچھ مماثلت ضرور ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اقوام عالم کا باطنی اضطراب جسکی اہمیت کا صحیح اندازہ ہم محض اس لئے نہیں لگا سکتے کہ خود اس اضطراب سے متاثر ہیں ایک بہت بڑے روحانی اور تمدنی انقلاب کا پیش خیمہ ہے یورپ کی جنگ عظیم ایک قیامت تھی جس نے پرانی دنیا کے نظام کو قریباً ہر پہلو سے فنا کر دیا ہے اور اب تہذیب تمدن کی خاکستر سے فطرت زندگی کی گہرائیوں میں ایک نیا آدم اور اس کے رہنے کے لئے ایک نئی دنیا تعمیر کر رہی ہے جس کا ایک ڈھنڈلا سا خاکہ ہمیں حکیم آئن سٹائن اور برگسوں کے تصانیف میں ملتا ہے یورپ نے



اپنے علمی اخلاقی اور اقتصادی نصب العین کے خوفناک نتائج اپنی آنکھوں سے  
 دیکھ لئے ہیں اور سائنسینٹی (سابق وزیر اعظم اطالیہ) نے "خطا طفرنگ" کی "لخزش  
 داستان" بھی سن لی ہے لیکن افسوس ہے کہ اس کے نکتہ رس مگر قدامت پرست  
 مدیرین اس حیرت انگیز انقلاب کا صحیح اندازہ نہیں کر سکے جو انسانی ضمیمہ میں  
 اس وقت واقع ہو رہا ہے خالص ادبی اعتبار سے دیکھیں تو جنگ عظیم کی کوفت کے  
 بعد یورپ کے قوائے حیات کا اضمحلال ایک صحیح اور بچتہ ادبی نصب العین کی نشوونما  
 کے لئے نامساعد ہے۔ بلکہ اندیشہ ہے کہ اقوام کی طبائع پر وہ فرسودہ سست رنگ  
 اور زندگی کی دشواریوں سے گریز کرنے والی عجمیت غالب آجائے جو جذباتِ قلب  
 کو افکارِ دماغ سے متمیز نہیں کر سکتی۔ البتہ امریکہ مغربی تہذیب کے عناصر میں ایک  
 صحیح غصہ معلوم ہوتا ہے اور اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ یہ ملک قدیم روایات کی  
 زنجیروں سے آزاد ہے اور اس کا اجتماعی وجدان نئے اثرات و افکار کو آسانی سے  
 قبول کر سکتا ہے۔

مشرق اور بالخصوص اسلامی مشرق نے صدیوں کی مسلسل نیند کے بعد آنکھ کھولی  
 ہے مگر اقوام مشرق کو محسوس کر لینا چاہئے کہ زندگی اپنے حوالی میں کسی قسم کا انقلاب  
 پیدا نہیں کر سکتی جب تک کہ پہلے اس کی اندرونی گہرائیوں میں انقلاب نہ ہو اور  
 کوئی نئی دنیا خارجی وجود اختیار نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کا وجود پہلے  
 انسانوں کے ضمیر میں شکل نہ ہو۔ فطرت کا یہ اہل قانون جس کو قرآن نے اِنَّ اللّٰهَ  
 لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ کے سادہ اور بلیغ الفاظ میں  
 بیان کیا ہے۔ زندگی کے فردی اور اجتماعی ارتقاء پر پہلوؤں پر حاوی ہے اور  
 میں نے اپنے فارسی تصانیف میں یہی صداقت کو بظاہر کھینچنے کی کوشش کی ہے  
 اس وقت دنیا میں اور بالخصوص ملک مشرق میں بیرونی کوشش جس کا مقصد  
 افراد و اقوام کی تباہی اور تخریب ہے۔ ناگزیر ہے کہ یہ ایک صحیح اور قوی انسانی  
 سیرت کی تجرید یا تالیف ہو۔ تاکہ اس سے انسانیت کو جو نقصان پہنچ رہا ہے  
 اوراق کو اعلا حضرت قرآن و آج کے دور میں اس سے منسوب کیا جائے

کہ وہ اپنی فطری ذہانت و فطانت سے اس نکتے سے بخوبی آگاہ معلوم ہوتے  
ہیں۔ اور افغانوں کی تربیت انہیں خاص طور پر مد نظر ہے! اس عظیم الشان کام  
میں خدا تعالیٰ اُن کا حامی و ناصر ہو۔

آخر میں میں اپنے دوست چوہدری محمد حسین صاحب ایم اے کا سپاس گزار ہوں  
کہ انہوں نے پیام مشرق کے مسودات کو اشاعت کے لئے مرتب کیا۔ اگر وہ  
یہ زحمت گوارا نہ کرتے تو غالباً اس محبوبے کی اشاعت میں بہت تعریق ہوتی۔

اقبال

عشق نامہ تیمور نامہ حکمت نامہ وغیرہ یا جو جوان سب باتوں کے گوئے کسی فاشیاعر کا مقلد نہیں۔ اور اس کی شاعرانہ فطرت قطعاً آزاد ہے مشرق کے لائڈلز میں اس کی نوپیرائی محض عارضی ہے وہ اپنی مغربیت کو کبھی ہاتھ سے نہیں دیتا اور اس کی نگاہ صرف انہیں مشرقی حقائق پر پڑتی ہے جن کو اس کی مغربی فطرت جذب کر سکتی ہے۔ عجیب تصوف سے اسے مطلق لچسپی نہ تھی۔ اور گواسے یہ بات معلوم تھی کہ مشرق میں خواجہ نظام کے اشعار کی تفسیر تصوف کے نقطہ نگاہ سے کی جاتی ہے۔ وہ خود تغزل محض کا دلدادہ تھا اور کلام حافظ کی صوفی تعبیر سے اسے کوئی ہمدردی نہ تھی۔ مولینا روم کے فلسفیانہ حقائق و معارف اس کے نزدیک مبہم تھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس نے رومی کے کلام پر غائر نگاہ نہیں ڈالی کیونکہ جو شخص سپوٹو لارا بالینڈ کا ایک فلسفی جو مسئلہ وحدت الوجود کا قائل تھا (کامداح ہو اور جس نے بروٹو (اٹلی) کا ایک وجودی فلسفی کی حمایت میں قلم اٹھایا ہو اس سے ممکن نہیں کہ رومی کا معترف نہ ہو۔

غرض کہ مغربی رویہ ان کی وساطت سے گوسٹے نے چرمن اوریات میں عجیب رواج

پیدا کرنے کی کوشش کی۔ بعد کے شعرا پلاٹن، روکرت اور بوڈن سٹا نے اس  
 مشرقی تحریک کی جس کا آغاز گوٹے کے دیوان سے ہوا تکمیل تک پہنچایا۔ پلاٹن نے  
 ادبی اغراض کے لئے فارسی زبان سیکھی۔ قافیہ رویت بلکہ ایرانی عروض کے قواعد  
 کی پابندی سے غزلیں لکھیں۔ باغیاں لکھیں اور نیپولین پر ایک قصیدہ بھی لکھا۔ گوٹے  
 کی طرح فارسی اشعار، شاعر "عربس گل"، "زلف مشکین"، "لایع نزار" کو یہ بھی  
 بے تکلف استعمال کرتا ہے۔ اور تغزل محض کا ولادہ ہے۔ روکرت عربی۔ فارسی  
 سنسکرت تینوں مشرقی زبانوں کا ماہر تھا۔ اس کی نگاہ میں فلسفہ رومی کی بڑی وقعت  
 تھی اور اس کی "غزلیات" زیادہ تر مولنا روم ہی کی تقلید میں کھئی ہیں۔ چنانچہ ان کے مشرقیہ  
 کا عالم تھا اس لئے اس کی مشرقی نظم کے مواخذ بھی وسیع تر تھے۔ مخزن الاسرار نظامی  
 بہارستان جامی۔ کلیات امیر خسرو۔ گلستان سعدی۔ مناقب اعرافین عیادوش  
 منطق الطیر۔ نہفت قلزم وغیرہ جہاں جہاں سے حکمت کے موتی ملتے ہیں۔ ول لیتا  
 ہے۔ بلکہ اسلام سے پہلے کی ایرانی روایات و حکایات سے بھی اپنے کلام کو نیت

اس کی نظم خواجہ کے اشعار کا آزاد ترجمہ معلوم ہوتی ہے اور بعض جگہ اس کی قوتِ تخیل کسی خاص مصرع کے اثر سے ایک نئی شاہراہ پر پڑ کر زندگی کے نہایت دقیق اور گہرے مسائل پر روشنی ڈالتی ہے۔ گوئٹے کا مشہور سوانح نگار ہیل شوٹکی لکھتا ہے:-

”بیل شیراز کی نغمہ پرداز یوں میں گوئٹے کو اپنی ہی تصویرِ نظر آتی تھی۔ اس کو کبھی کبھی یہ احساس بھی ہوتا تھا کہ شاید میری روح ہی حافظ کے پیکر میں گر مشرق کی سرزمین میں زندگی بسر کر چکی ہے۔ وہی زمینی مسرت وہی آسمانی محبت“ وہی سادگی، وہی عبق، وہی جوشِ حرارت، وہی وسعتِ مشرب، وہی کشادہ دلی اور وہی قیود و رسوم سے آزادی! غرض کہ ہر بات میں ہم اُسے حافظ کا مثیل پاتے ہیں۔ جس طرح حافظ لسانِ الغیب و ترجمانِ اسرار ہے اسی طرح گوئٹے بھی ہے اور جس طرح حافظ کے بظاہر سادہ الفاظ میں ایک جہانِ معنی آباد ہے اسی طرح گوئٹے کے بیاختہ پن میں بھی حقائق و اسرارِ جلوہ افروز ہیں۔ دونوں نے

امیر و غریب سے خراج تحسین وصول کیا۔ دونوں نے اپنے اپنے وقت کے عظیم انسان فاتحوں کو اپنی شخصیت سے متاثر کیا اپنی حاقط نے تیمور کو اور گوٹے نے نیپولین کو اور دونوں عام تباہی اور بربادی کے زمانے میں طبیعت کے اندرونی اطمینان و سکون کو محفوظ رکھ کر اپنی قدیم ترنم ریزی جاری رکھنے میں کامیاب رہے۔

خواجہ حاقط کے علاوہ گوٹے اپنے تخیلات میں شیخ عطاء رحمدی فردوسی اور عام اسلامی لٹریچر کا بھی مضمون احسان ہے۔ ایک آدھ جگہ ردیف و قافیہ کی قید سے غل بھی لکھی ہے۔ اپنی زبان میں فارسی استعارات بھی (مثلاً ”گوہر اشعار“ ”تیر مژگاں“ ”زلف گرہ گیر“) بے تکلف استعمال کرتا ہے بلکہ فارسیت کے جوش میں امر و پرستی کی طرف اشارات کرنے سے بھی احتراز نہیں کرتا۔ ویوان کے مختلف حصوں کے نام بھی فارسی ہیں مثلاً مفتی نامہ، باقی نامہ

خواجہ حاقط اور تیمور کی ملاقات کی روایت صبح نہیں معلوم ہوتی کیونکہ خواجہ کا انتقال تیموری فتح تیراز سے پہلے ہو چکا تھا۔

# فہرست مطالب

صفحہ	نظم	شمار	صفحہ	نظم	شمار
۱۲۰	کبر و ناز	۱۹	۱۲۰	وہیسا چہ	۱
۱۲۱	لالہ	۲۰	۱۲۱	پیش کش	۲
۱۲۲	حکمت و شعر	۲۱	۱۲۲	لالہ طور {	۳
۱۲۲	کریم شب تاب	۲۲	۱۲۲	(رباعیات)	
۱۲۵	حقیقت	۲۳	۱۲۵	افکار	
۱۲۵	صدی	۲۴	۱۲۵	گل و خوشیں	۴
۱۳۰	قطرہ آب	۲۵	۱۳۰	دعا	۵
۱۳۲	مجاورہ بین خدا و انسان	۲۶	۱۳۲	ہلال عید	۶
۱۳۳	ساقی نامہ	۲۷	۱۳۳	تسخیر قوت	۷
۱۳۵	شایین و ماہی	۲۸	۱۳۵	لوئے گل	۸
۱۳۶	کریم شب تاب	۲۹	۱۳۶	نوائے وقت	۹
۱۳۶	تنہائی	۳۰	۱۳۶	فصل بہار	۱۰
۱۳۸	سبنم	۳۱	۱۳۸	حیات جاوید	۱۱
۱۴۲	عشق	۳۲	۱۴۲	افکار و تجرِبہ	۱۲
۱۴۳	آرزوہای حیات اندر خطری	۳۳	۱۴۳	زندگی	۱۳
۱۴۴	جہان نمل	۳۴	۱۴۴	مجاورہ علم و عشق	۱۴
۱۴۵	زندگی	۳۵	۱۴۵	سرود انجم	۱۵
۱۴۶	حکمت و نرنگ	۳۶	۱۴۶	بیم صبح	۱۶
۱۴۶	حور و شاعر	۳۷	۱۴۶	پند باز لایچہ خیریت	۱۷
۱۵۰	زندگی و نمل	۳۸	۱۵۰	کریم کتابلہ	۱۸



شمار	نظم	صفحہ	شمار	نظم	صفحہ
۳۹	الحکام بشہ	۱۵۰	۵۹	فلسفہ سیاست	۲۳۵
۴۰	جوئے آب	۱۵۱	۶۰	صحبتِ رفنگان	۲۳۶
۴۱	نامہ عالمگیر	۱۵۲	۶۱	نیشا	۲۳۸
۴۲	بہشت	۱۵۴	۶۲	حکیم آئن سٹائن	۲۳۹
۴۳	کشمیر	۱۵۵	۶۳	باژن	۲۴۰
۴۴	عشق	۱۵۶	۶۴	نیشا	۲۴۱
۴۵	بذگی	۱۵۷	۶۵	جلال و سبیل	۲۴۲
۴۶	غلامی	"	۶۶	پٹوئی	۲۴۳
۴۷	چیستانِ شمیر	۱۵۸	۶۷	مجاہدینِ حکیم و نویسنده و مرزوق	۲۴۴
۴۸	جمہوریت	"	۶۸	ہیکل	۲۴۵
۴۹	مصلح اسلام و رفنگان	۱۵۹	۶۹	جلال و گوشت	۲۴۶
۵۰	غنی کشمیری	۱۶۰	۷۰	پیغامِ برگال	۲۴۷
۵۱	خطاب بہ مصطفیٰ اکمال پاشا	۱۶۱	۷۱	میتازہ فرنگ	۲۴۸
۵۲	طیارہ	۱۶۲	۷۲	موسیو لینن و قیسر ولیم	۲۴۹
۵۳	عشق	۱۶۳	۷۳	حکما	۲۵۱
۵۴	تہذیب	۱۶۴	۷۴	شعرا	۲۵۲
۵۵	مے باقی {	۲۲۲ تا ۲۶۷	۷۵	خراباتِ فرنگ	۲۵۳
۵۵	(عریات)		۷۶	خطاب بہ انگلستان	۲۵۴
۵۶	نقشِ فرنگ		۷۷	قیمت نامہ سرباز و مرزوق	۲۵۵
۵۶	پیام	۲۲۵	۷۸	نوا تحہ مردور	۲۵۷
۵۷	جمعیت الاقوام	۲۳۳	۷۹	آزادی بحر	۲۵۸
۵۸	نوپن ہارونیشلر	۲۳۴	۸۰	خرودہ	۲۶۵ تا ۲۶۸
				فرہنگ	۲۶۹

# پیشکش

بخصوص اعلیٰ حضرت امیر اہل خانہ

فرمان دہندے ولیستقلہ افغانستان

علیہ السلام و آجہ و آلہ

اے امیر کا منگاری شہریار  
چشم تو از پر پریرا مرجم است  
بر از پیشل پیرا نخت کار  
مرجم تو آساں کسند و شوار تو  
است ترچون شہر ایات است  
از پر پریرا شیر زو بند

ہدیہ از شاہنشاہاں داری بے لعل و یاقوت گراں داری بے

اے امیر، ابن امیر، ابن امیر

ہدیہ از مینوائے ہم پذیرا

تا مرارم حیات آخوتند آتش در یکرم آفرختند

یک توائے سینہ تاب آورده ام عشق را عہد شباب آورده ام

پیر مغرب شاعر الماوتی (۱) آں قتل شیوہ ہائے پہلوی

بست نقش شاہان شوخ و شنگ داد مشرق را سلامے از فرنگ

در جوابش گفتہ ام پیغام شرق ماہ تا بے ریختم بر شام شرق

تا شناسائے خودم خود ہیں نیم با تو گویم او کہ بود و من کی

اوز آفرنگی جو اناں مثل برق شعلہ من از دم پیران شرق

اوچین زادے چمن پروردو من و میدم از زمین مردو

اوچو بلبل در چمن فردوس گوش من بصر اچوں جبرس گرم فروش

ہر دو داناے ضمیر کائنات      ہر دو پیغامِ حیات اندر محلات  
 ہر دو خنجر صبحِ خند آئینہ نام      او بر بہتہ من ہنوز اندر نیام  
 ہر دو گوہر از جہتِ دو تاب دار      زاوہ دریاے ناپیدا کنار  
 اوز شونخی در تہِ تسلیمِ تپید      تا اگر یسبانِ صدف را بردرید  
 من با غوشِ صدف تا بم ہنوز      در ضمیرِ بحر نایا بم ہنوز  
 آشنائے من ز من بیگانہ رفت      از خمستانم تہی پیمانہ رفت  
 من شکوہِ خسروی اور او ہم      تختِ کسرے زیر پائے اونہم  
 او حدیثِ دلبری خواہد رسن      رنگ و آبِ شاعری خواہد ز من  
 کم نطنس بیتائی جا نم ندید      آتش کارم وید و پناہم ندید  
 فطرتِ من عشق را در برگرفت      صحبتِ خاشاک و آتش در گرفت  
 حق رموزِ ملک و دیں بر من کشود      نقشِ غیر از پردہِ چشم ربود  
 برگِ گل رنگیں ز مضمونِ من است      مصرعِ من قطعِ خونِ من است

تانه پنداری سخن دیوانگیت در کمال این جنوں فرزانگیت  
 از هنر سرمایہ دارم کرده اند در دیار بہشت خوارم کرده اند  
 لاله و گل از نوایم بی نصیب طائر دم در گلستان خود غریب  
 بندہ گردوں غلبہ و دھون پرورست

وائے بر مردے کہ صاحبِ جوت ہرست

دیدہ اے خسرو کیواں جواب آفتابِ ماتواریت بالجاب  
 اطمینان در دشتِ خویش از راہ رفت دم او سوزِ الا اللہ رفت  
 مصریای افتادہ در گردابِ بیل مسکین را بہشتی زندہ بیل  
 آل عثمان در شکیج روزگار مشرق و مغرب ز زنجیرش لالہ زار  
 عشق را آئینِ سلطانی نماند خاکِ ایراں ماند و ایرانی نماند  
 سوز و سازِ زندگی رفت از گلش ہمیں کشتہ فسر داند ردش  
 مسکین ہنسد کی شکایت بہشتی کشتہ فسر داند ردش

در سماں شان محبوبی نماید

خالد و فاروق و ابوبکر نماید

ای ترا فطرت ضمیر پاک داد از غم دین سینہ صد چاک داد

تازه کن آیین صدیق و عشر چون صبا بر لاله صحرای گذر

ملت آواره کوه و دمن در رگ او خون شیراں موجزن

زیرک و روئین تن و روشن چشیم چشم او چوں تجره بازاں تیز بین

قسمت عود از جسمار بنا یافته گو کب نقشبند اونا تا یافته

در قهستان خلوتی و زبیده رستمی سر زندگی نا دیده

جان تو بر دست پشیم سر کوشش در تہذیب افغان غمخور

تازه صدیقان این امت شوی

بہر دین سرمایہ قوت شوی

زندگی جہاں است و استحقاق نیست جز بعلوم نفس و آفاق نیست

گفت حکمت را خدا خیر کثیر ہر کجا این خیر را بینی بگیر  
 سید کل، صاحب اقم الکتاب پردگیہا بر ضمیرش بیجا ب  
 گرچہ عین ذات را بے پردہ دید دُبِ زِ دُہِ فی از زبان او چکید  
 علمِ اشیا علمِ الاسماست ہم عصا و ہم یدِ مضیاست  
 علمِ اشیا واد مغرب را فروغ حکمتِ او ماست می بندد ز دوزخ  
 جانِ ما را لذتِ احساس نیست خاکِ رہ جز ریزہ الماس نیست  
 علم و دولتِ نظمِ کارِ ملت است علم و دولتِ اعتبارِ ملت است  
 آں یکے از سینہ احرار گیر واں و گر از سینہ کسار گیر  
 دشمنہ زن در پیکرِ این کائنات در شکم دارد گہرِ چوں سومات  
 لعلِ ناب اندر بہشتان تو بہت  
 برقِ سینا و قستان تو بہت

کشورِ محکمِ اساسے بایست ؟ دیدہ مردم شناسے بایست

اے بسا آدم کہ ابلیسی کند اے بسا شیطان کہ اور پسی کند  
 رنگ او نیرنگ و بود او نمود اندرون او چو داغ لاله دود  
 پاکباز و کعبتین او دغل رین و خدر و نفاق اندر بغل  
 در نگر اے خسرو صاحب نظر نیست ہر سنگے کہ می تا بد گھر  
 مرشد رومی حکیم پاک زاد بہتر مرگ و زندگی بر ما کشاد  
 ہر ہلاک امت پیشیں کہ بود  
 زانکہ بر جہنم گماں پر دند عود (ردمی)

سروری در دین ما خدمت گری است عدل فاروقی و فقر حیدری است  
 در ہجوم کار ہائے ملک و دیں بادل خود یک نفس غلوت گزیں  
 ہر کہ یک دم در کین خود نشست ہر سچ نچیر از کند او نخت  
 در قبائے خسروی درویش زی دیدہ بیدار و خدا اندیش زی  
 قاید ملت شہنشاہ مراد تیغ اورا برق و تندر خانہ زاد



ہم فقیرے ہم شہ گردوں فرے      ارو شیرے باروان بو ذرے  
 غرق بودش در زرہ بالا و دوش      میان سیدہ دل موئینہ پوش  
 آں مسلماناں کہ میری کردہ اند      در شہنشاہی فطیری کردہ اند  
 در امارت فقر را افزودہ اند      مثل سلمان در مدائن بودہ اند  
 حکمرانے بود و سامانے نہ داشت      دست او جز تیغ و قرآنے نہ داشت  
 ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست      بحر و بر در گتہ دامان اوست  
 سوز صدیق و علی از حق طلب      ذرہ عشق نبی از حق طلب  
 زانکہ ملت را بیات از عشق اوست      زانکہ ملت را بیات از عشق اوست  
 جلۂ بے پردہ وہ نہو      ہمہ ریزہ از کہ بود اندر وجود  
 روح را جز عشق و نیست      روح را جز عشق و نیست

لَا إِلَهَ إِلَّا طُورُ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا طُورُ

سیدنا زاویرم وجود است  
 اندر نهاد هست و بود است  
 قلم است  
 است

وین شبنم از سوزِ دُرُون است  
 جهان میں شمعِ انرا شکیں است  
 کہ اگر عشقِ اگر کویدِ خون است  
 زارِ مرزِ زگی بجائے تر باو

بیابانِ دُردِ دُردِ عشق  
 بیابانِ دُردِ دُردِ عشق  
 بیابانِ دُردِ دُردِ عشق  
 بیابانِ دُردِ دُردِ عشق  
 بیابانِ دُردِ دُردِ عشق

عقباتِ اربابِ کرم عشق  
 دروازهٔ اربابان عشق  
 به در و در و در عشق  
 کجاست کجاست عشق

عقباتِ اربابِ کرم عشق  
 دروازهٔ اربابان عشق  
 به در و در و در عشق  
 کجاست کجاست عشق

کس از محبت مایه دار است  
 نیامهر کس محبت سازگار است  
 بروید لاله باد غنچه گشتاب  
 دلِ یعلیٰ بدخشاں بجای شکر است

دگر گشتن پریشان بوم  
 نمی زانم چینی غوا  
 هم از رو بیا بیا  
 هم از رو بیا بیا

۱

جہاں شیشِ گلِ دل صبا است  
 جہاں یک قطرہ خونِ شکر است  
 جگہ باد و پیاہفتِ دور نہ  
 جہاں ہر کسے اندر دل است

۲

مگر گفت میں با غیبِ آرا  
 رہیں گلِ خبر نہالِ غمِ گمراہ  
 پیری می رسد غارِ سیاہاں  
 و آہِ پیرانِ جوانِ گرو دہیر



جهان که نابود است بود  
 ز یاد تو ایامه نمی زاید  
 بسبب تو که کن و  
 راضی باین نیست  
 و تو را دور نیست

نوای عشق را ساز استم  
 که در عالم زور و زور  
 جهان را می بیند  
 و تو را دور نیست

۱۶

نہینج بزم وئے اعجاز جویم  
 ہمد از مرہبان از جویم  
 کہ از روضے حقیقت پردہ کیست  
 جمال بوی کہ و گدازا با جویم

۱۷

دلانارائی پروانہ تہا کے  
 پیما کی پیوہ مردانہ تہا کے  
 چرخ خود را بسوز غویش بنوا  
 بواجب امش کی بلبلانہ تہا کے

۱۶

تنہ پیدائش از شربت غبار  
 تیرے حکم تراز بنگہیں ہمارے  
 درونِ اودلی درد آستانے  
 پہ پہلے در کتار کو ہمارے

۱۵

ز آتشِ غدا تو کیسی ساخت  
 جانے آزارم نہ کیا تیرے ساخت  
 شے ساقی باں آتش کی دارد  
 ز خاکِ من جہانِ دیگر سے ساخت

۱۶  
 پیروزان و دشمنان گفت  
 فروغ زندگی تابش در وجود  
 و یک گزند خیال تو گویم  
 صخر ازادی با سپیده تو بود

۱۷  
 گداز غم از تن تو  
 گداز غم از تن تو  
 من از نا آگاهی گم گم در راه  
 بیدار آمدی بیدار شدی

۱۸

تبی از مائے دہو منجانہ بویے  
 گلین ماز شکر بر گلیانہ بویے  
 نبویے عشیق و این بنگار عشیق  
 اگر دل چوں خود فزانی بویے

۱۹

تراے نازہ پر و آزار فریدند  
 سراپا نڈت بابل از مائی  
 بس ماز اگر اس پر و اردار و  
 توار ذوق پریدن کیشائی

۲۰

چو لذت یارب بند نیست و بود است  
 دل هر درده در جویش نبود است  
 شکافد شرح را چون غنچه گل  
 میخیزد ز آرزوئی وجود است

۲۱

شنیدم در عدم پروانه می گفت  
 منم از زندگی تا به نیم شب  
 بختیار کن خگر منم را  
 و کین سوز و بیابان نیم شب

۲۲  
 مسلمانان! حرفے است در دل  
 کہ روشن تر ز جانِ جببِ تیل است  
 نباشد در دم از آفرینِ خدا و ادا  
 کہ این تیرے ز اسکرینِ غلیل است

۲۲  
 کہ پوینہ سپا پوینہ شمعِ دل  
 مگر آتشِ آذاری آگے دلِ بچل  
 وہاں ہم آرزو و آوازِ سحر و جانی  
 کہ یہاں ہے ہزار بی بجلی و دل

۶۶

بجور و پیرائے شائے  
 و از ان فویشن ناما شائے  
 پیرا چو بر قو و کشتیوں انچه  
 که از ریزه های بنای

۶۵

بجور و پیرائے شائے  
 و از ان فویشن ناما شائے  
 پیرا چو بر قو و کشتیوں انچه  
 که از ریزه های بنای



۲۶

شکستہ بے گروہ  
 حیات ازین گمیری  
 بوی گریہ بین جانی نہ داری  
 و گریہ بین داری نمیری

۲۷

بوی آفت زان پا پیش  
 شمع نور او از اگر گشت  
 من اس کو پوچھیں و شعله نوست  
 کہ

٢٧

۶  
مزارِ شہنشاہِ گلشنِ بلبلانہ نازد  
منارِ جہانگیر کے مزارِ نام  
گلِ جہانگیر کے مزارِ نام  
گلِ شہنشاہ کے مزارِ نام

٢٩

۱۹  
 اگر جان من را بخواهی  
 بیاور مرا به جنت  
 که من را به جنت بفرستی  
 که من را به جنت بفرستی

۲۰  
 برون از ورطه بود و عسرت  
 فروز تر زی جهان کسیت و عسرت  
 خودی تحمیر کن در یک چو تیر  
 پیواید بر این معمار عسرت

۲۱  
 ز مرغان پس ناآشنایم  
 شبخیشیان تنها نسیم  
 اگر نازک دلی ازین گراں گیر  
 که غوغای ترا و داز توایم

۳۲

چو بال یارب چو قیامتش منگامه دارد  
 همه امست یک بچانه کردی  
 گنجه را با گنجه امین زوادی  
 دل از دل جان جان بچانه کردی

۳۳

کنند با خنجر قیامتش گنجه گفت  
 یک سوز و ساز چو روبرو شو  
 تو ای تنگ از کنار صحنه بی  
 بجز اندر نبس در زنده تر شو

۶۶

کسیب و کلیں جم خاک  
 کلیں و بتیاں و حرم خاک  
 و یکین من نند انعم کو هر مر عیبت  
 ظاهر انعم ترا از گردوں تنم خاک

۶۵

اگر در مشت خاک تو نهاده  
 دل صبر پاره تو نهاده بایست  
 زابر نوب راں اگر چه آموز  
 که از اشک تو روید لاله زارے

۳۶

دادم نقش پاک تازه ریزد  
 یک صورت قرار زندگی نیست  
 اگر امروز تو تصویر دوش است  
 چنگ پوش قرار زندگی نیست

۳۷

خود دینی نغمه ام در جابجاست  
 قیامت انجم در محفل نویش  
 یهودی غوازم من غلغله گیم  
 تهلان را اگر کنم اندر دل تویش

۲۶

فردی می بری میان سینه دل چیست  
 دل از ذوق پیشش دل بود کین  
 چو یک دم از پیشش افتاد گشت

۲۷

خد گفت او چشم انداخت  
 نیک کرد دان افت نه گوار  
 کده در دل تنه ای حکیم است

۴۰  
 گشت و سجاد و تاجانہ و دیو  
 خزانہ شش گلے پیدائندوی  
 ز حکم غیب تہواں عزیز دل مست  
 توئے غافل دے پیدائندوی

۴۱  
 ختم وریں بستان نادر  
 ز بندایں وال ازادہ رستم  
 صبح گھر دیدم دے تہمت  
 گلار آب و رستم دادہ رستم



۴۶

خود باز آوردند این را  
 من این همه عین در جامم کردم  
 شیشه مست ساقی وام کردم

۴۷

سفاکم را شسته او جامم کرد  
 درون قطره ام شیشه بدم کرد  
 خرد امدارم شیشه بدم کرد  
 خصلت خشنی دیم را کرد

۶۶  
 خور ز خیری امروز و دوش  
 پرتبار است آن چرخ و کواکب  
 غم در آستینش عین شیدا و  
 بزمین را دانه زار و پویش

۶۵  
 خرد اندر کس نبه نماند  
 نه بگویند که آن رخا کف خویش  
 و کس این را از کس عزیز نداند  
 و کس این را از کس غم نماند

۴۶

گدائے جلوہ رفتی بر آسما  
 کہ جان نور خودنا حق ہے بہت  
 قدم در آجوبے آسمان  
 خدا ہم در تلاش آسمان ہے بہت

۴۷

آجوبے ازل آسما  
 مراں پس کہ نوری ندادند  
 و تے تاب تب باخکیاں ہیں  
 بڑی ذوقِ بھوری ندادند

۴۶

خداست علم یافت دید امت  
 یقین کنم که اگر قرار شکست باشد  
 می خواهم ای معنی را بگویم که  
 با خود بگویم که این شکست

۴۷

خداست علم یافت دید امت  
 یقین کنم که اگر قرار شکست باشد  
 می خواهم ای معنی را بگویم که  
 با خود بگویم که این شکست

۵۰  
 دست می‌نزد و از اندیشه‌های گم‌گشته  
 همیشه در دمانست در پیری  
 خود بار خودی را خسته‌تر کرد  
 اگر گریه‌ای پس از مردن نگیری

۵۱  
 زینوین و جب‌نم چه پیری  
 زینوین و جب‌نم چه پیری  
 زینوین و جب‌نم چه پیری  
 زینوین و جب‌نم چه پیری

۵۲

مرافقہ مودیت کی جگہ دانی  
 ہر امر و نواز فرود ایسا ہے کہ  
 دل از خوبان ہے کہ و انکسار  
 ہمیشہ خبر یاد دادن حلیم است

۵۳

زار از میانی شایسته پیری  
 حکم بایا پیش وکیل است  
 قوا و آتش و نور و دل بسوزد  
 تفتن و کھنکھ و دھواں و طبل است

۵۶  
 من از بود و نبود خود نموش  
 اگر گویم که تمام خود را  
 بیکین این نوای سادگیست  
 کس در سینه می گوید که

۵۵  
 زمین بیاغری بیاں گوی  
 سپود از سوز اگر چو لاله سوزی  
 ز خود امی گازی را نشین  
 چه بر خیزد زوری

۵۶

ز غیبتِ رشتہ فوٹا ششنام  
 عیارِ کس کردہ سود و زریاں را  
 دیاں چلن رن نہا کے نیست  
 چچہ کیجیہم جہاں را

۵۷

نوائے شہ رخِ ہم شایہ ندانی  
 جہانِ عشقِ را ہم مشکِ مست  
 گناہ و نامہ و بیسزاں ندارد  
 نہ اورا مسلجے لکے مست



۵۸  
 تیرا پو پو اب از خود بگویم تو کیست  
 میان من و اگر بگویم و آنہ گردد  
 پیو پیو ہم، ہم تو ایان آنچہ باں زری  
 کہ کلک شش بر یو غارت خانہ گردد

۵۹  
 من کے دانشوار در پیچ و تابم  
 غور را بہر نیای مغنی حال است  
 چہاں در شش خاکے تن زندول  
 کہ دل در شش غزلان حال است

۶۰

میارانم بر سر گل که آید  
نوائی زندگانی نرم خیز است  
پدربیا غلط و بیاویشن در آوین  
حیات جاوداں اندر شیر است

۶۱

کرامتی بر ستارام من  
ناله و فغان با فال بر تنایم  
گفتن زیاده بگو  
چیت روم توان گفت  
که خاک زنده ام در انقلا بزم

۶۲

مگو از مدعاے زندگانی  
 ترا بشیوہ ہائے او نگفت  
 من از ذوق سفر آنگویہ  
 کہ منزل پیش من جز سنگ نیست

۶۳

اگر کردی آنکہ بپارہ سنگ  
 فطرت از زائے تو گشت  
 بزار خود را رخ آسے نبدہ زار  
 کہ از آواز تو گشت نورانی

۶۶

و فانا اشدنا بکلیه نفع بود  
 و فانا اشدنا بکلیه نفع بود  
 و فانا اشدنا بکلیه نفع بود  
 و فانا اشدنا بکلیه نفع بود  
 و فانا اشدنا بکلیه نفع بود  
 و فانا اشدنا بکلیه نفع بود

۶۵

و فانا اشدنا بکلیه نفع بود  
 و فانا اشدنا بکلیه نفع بود  
 و فانا اشدنا بکلیه نفع بود  
 و فانا اشدنا بکلیه نفع بود  
 و فانا اشدنا بکلیه نفع بود  
 و فانا اشدنا بکلیه نفع بود

۶۶  
 شوقِ نغمہ خوار شد گویا  
 از این تیغِ ادا گویا پیروای  
 سب بجز بزمِ لعلِ مرغِ چین  
 صبا شمعِ نوازشِ گلِ لعلِ ای

۶۷  
 مراد ز گلِ انبرده گفت  
 نمود با چو پروازِ شاد است  
 غم بر تختِ نقشِ افریخت  
 که نقشِ گلِ اونا پدیدار است

۶۶

جہانِ ماکہ پایا نے نزارو  
 قویا ہی دریم ایام غرق است  
 لچے بردلِ نطفہ و اکس کنہی  
 یلم ایام دریک جام غرق است

۶۹

مرفان پس عداست نام  
 زبانِ نغمہ ہائے زبانی نام  
 جو میرم با صبا فاکم بیامین  
 کہ جز بختِ گلشن کھائے ندانم

نماید آنچه هست این اودی گل؟  
 درون لاله تشنه جال چیست؟  
 چشم بزمین یک موج رنگ است  
 که می داند چشم بلبلان چیست

تو خورشیدی من سیماره تو  
 مرا پاورم از لطف ره تو  
 زانوش تو دورم تا تمام  
 تو بجز آنی من سیماره تو

۷۲

خیال او درون دیده نوشت  
 نقش افروزه جان بیدار نوشت  
 مرا صاحب دلے این نکته نوشت  
 ز منزل جاده پیدار نوشت

۷۳

ز غم کافور نازدار است  
 ز غم بیدار پروردگار است  
 و کمر را بپای که ناله از غم عشق  
 ز پای و پیکر و جانم بکار است



۴۲

صغیر بندہ آزادہ او  
 فروغ روئے گل از یادہ او  
 ویش آفتاب و ماہ و انجم  
 یں آدم در لکشت دہ او

۴۵

زبان بزم صد جہاں بود  
 فردم جا کہ نزد اسبہاں بود  
 یکین آں چوں خود یکریتم من  
 سران یکراں درین انہاں بود

۶۰

بیاچے خود من از خجیب تقدیر  
 تیرا کی گیس گرداں است  
 اگر بیاورنداری خیر و دریاب  
 کہ چوں پایا کنی جولا گیس

۶۱

دل من در عالم خود اسیر است  
 جهان از پر تو او تاب گیر است  
 پس از صبح و شام غم از قیاس  
 کہ پیش از روزگار من پر است

نوا در سار جابل از زخمت تو  
 چسپاں در جابنی وار جابل بروئی تو  
 تو ای حرم یابو سوارم ہے تو میر  
 تو ای حرم یابو سوارم ہے تو میر

نفسی از شقت موجی از بیم اوست  
 نئے مانعش ما از دم اوست  
 کب ہوئے ابدیوں سبزہ رستم  
 کب مارش ما از غم اوست

۶۰  
 ترادردی در سینه چپیدی  
 بهمان رنگ یوراف و سیدی  
 اگر از تشنگی بیکم چیدی  
 که خود این باشد و یوراف و سیدی

۶۱  
 که را جویی پیر در چپ و ثابلی؟  
 که او سید است تو زیپ و ثابلی  
 که را جویی پیر در چپ و ثابلی  
 که او سید است تو زیپ و ثابلی

۶۶

تو اے کوکبِ گلشنِ خود را ادیبِ کین  
 مسلمان زار دہِ ترکِ نسبِ کین  
 بزمِ بکبِ احمد و خونِ وِگ و بچست  
 عربِ ناز و اگر ترکِ عربِ کین

۶۷

نہ افغانیم و نہ ترک و نہ تاجیم  
 چین ز ادیم و از یکِ شاخسایم  
 ہمہ ترک و بویہ ما حرام است  
 کہ با یکدیگر و از یکِ نوبِ ایم

۶۴

نہاں در سیتہ عالمے بہست  
 بچک ماٹے درد دل غمے بہست  
 ازاں صہبکہ جان مابرا فروخت  
 ہنوز اندر بیوے لگے بہست

۶۵

دل میں بٹائے دل میں بٹائے دل میں بٹائے  
 شہی من، حس من یا  
 غم چہ غم چہ غم چہ  
 واپس چلوں غم چہ  
 غم چہ غم چہ غم چہ  
 غم چہ غم چہ غم چہ

۶۶

اگرچہ ہم نہایت نیکو چہیت  
 زبان لرزادہ کہ معنی پیدا را است  
 بدوں از شش پنج بینی خار و گل را  
 درون او تہ گلی پیدا نہ خار است

۶۷

کہے کہ دور و پہاڑ نے ندارد  
 نہ دار و دوسے جانے ندارد  
 اگر جانے ہو س داری طلب کن  
 تپ تہا ہے کہ پایا نے ندارد

۲۶  
 چو پدید آید از کجایم چو پدید آید  
 چو پدید آید از کجایم چو پدید آید  
 چو پدید آید از کجایم چو پدید آید  
 چو پدید آید از کجایم چو پدید آید

۲۹  
 چو پدید آید از کجایم چو پدید آید  
 چو پدید آید از کجایم چو پدید آید  
 چو پدید آید از کجایم چو پدید آید  
 چو پدید آید از کجایم چو پدید آید



۹۰

دل از منزلتِ تیری پیا پراہ دار  
 بگمہ را یک شمشیر بر رومہ دار  
 عشقِ از دیدست افت بگمہ دار  
 خنجرِ و دیباہ گمہ دار

۹۱

پیا پیا عشقِ اے مژدہ دار  
 گمشدہ اے صفا دار  
 گمشدہ ایں خاکِ بنبسا دار  
 گمہ دار دم بکس از گلزار

۹۲

سخن درد و غم آرد درد و غم  
 مرا این ناله بائے دلبدم  
 سکندر از آتشش من خست  
 نوازے دکن از ملک جدم

۹۳

نہ نین بر کعب خشی سوارم  
 نہ از و ابستان شہر بدم  
 مرا آئے منتشین دولت جہیں  
 چو کاوم سپند را طعنے بدم

۹۴

کمالِ زندگی خواہی و بسیاں نور  
کشادن چشم و غریزہ خود نشین  
فرو بردن جہاں را چون دم آب  
حکم زبرد و بالادار شکنین

۹۵

توئی گوئی کہ آدم خاکِ اداست  
اسیرِ کرم کون و فساد است  
ولے فطرت زرا عجائبے کہ داد  
نہاے جگر بر بویاں نہاد است

۹۶

دل بیایک را ضرغام تنگ است  
دل آسوده را آموختن است  
اگرچه نداری بگره حشر است  
اگرچه ای برآوردی تنگ است

۹۷

ندامت باده اعمیای غم من  
گر در دامن غم بیاورم من  
غمیای نیمه هویدل دیده مندم  
که جانی غم دیگر است و دیگر من

۹۸

تو گوئی طایر مارید ام است  
 کیدین بپروباش حق ام است  
 زین بر بترشت معنی جان  
 فسان پنج بر مار زب ام است

۹۹

جهان ز بدنت در دل ما  
 بسیار است و چرخ من در ما  
 چنانکه اگر میباید بود چو نیاید  
 چنانکه اگر میباید بود چو نیاید

۱۰۰

یزدان خدایت خدایم پس از تو گشت  
 بچشم این زمین و آسمان بود  
 شکست با جان حیرتم در او نیت  
 جهان بود آن که تصویر جهان بود

۱۰۱

جهان ماکه جز انکاره نیت  
 اسیر انقلاب صبح و شام است  
 ز سوزان قضا نمود اگر دو  
 منور این پیکر گل نامم است

۱۰۲  
 چہاں لئے اقبال ہم سماں گرو  
 بین وری جی چشم من در آئی؟  
 چاکی و پس واز خاکدراں دوریا  
 ہوا لئے شکر گاہاں گریں آخر کجائی؟

۱۰۳  
 ہر کسب و کار و عبادہ و توحش  
 فتنہ غلبہ و سستہ  
 گر از دست و پا نہ آید  
 نہ دیکراں از فتنہ غلبہ و سستہ  
 نہ دیکراں از فتنہ غلبہ و سستہ  
 نہ دیکراں از فتنہ غلبہ و سستہ

۱۰۴  
 بمنزل راه رودل در نازو  
 کباب و آش و گل در نازو  
 نه پنداری که در تن ارمیدست  
 که این دریا پهل در نازو

۱۰۵  
 ای دلشاد و طرب و نشاط  
 چرا که ز غم و غصه و غم  
 مرا می آید و می آید  
 که از روی تو می آید



۱۰۶

میان آب و گل غلوط گزیدیم  
 ز افلاطون و فارابی بیدیم  
 بکدم از کس در یوز و چشمت  
 بجاں را خبر بچشمت خواندیم

۱۰۷

بم ز غار خودی کس را خبر نیست  
 خودی در حلقه شام و نحر نیست  
 ز خضر این کیمش تا دارش نیست  
 که بجز از موج خود دریای نیست

۱۰۸

ولا از خیر عیادت از تو در بیاب  
 تحقیقت در مجاریش به حجاب  
 ز خاک تیره می روید و لیکن  
 کلامش شب و شب اقیاب

۱۰۹

فروع او به بزم باغ و ریح است  
 حکم از بهر کج او و ریح نیست  
 شبی در جهان تاریک داشت  
 که در منزل ریح او چرخ نیست

۱۱۰  
 ز خاک برگستان غم چو نیست  
 که خواب بر غم او غم فروست  
 خودی از خودی آمد پدیدار  
 جہاں ریافت غم را چو می جیت

۱۱۱  
 جہاں کہ خود ندارد دل شکستہ  
 بوی از روی جیت را ہے  
 ز غم و ز دیدہ گویا جیت  
 گرفت اندر دل آدم تپا ہے

۱۱۲

دل من از دامن جسم و جلال است  
 نینداری اهل برین گران است  
 یونان و اندر خیم صد جلال است  
 یونان و اندر خیم صد جلال است

۱۱۳

اگر غما چون در خطه هست  
 اگر غما چون در خطه هست  
 زبان پر از گوشت و است  
 زبان پر از گوشت و است

۱۱۴

مزاج لاله خود روشنی  
 ششخ اندر گلاب را بویش  
 از این ارد مرغی چمن بوست  
 مقام نغمه های اویش

۱۱۵

جبال یک نغمه زار زویش  
 کوه های زار زویش  
 در این کوه های زار زویش  
 در این کوه های زار زویش

۱۱۶

دل من بے قرار از روش  
 درون سین من بے وقوف  
 رخ آینه من ازین صوفی  
 کین باغ وین درم شکوف

۱۱۷

دویم ناز سوز نامت است  
 بی پای و بی پای ما هم است  
 بی پای و بی پای ما هم است  
 بی پای و بی پای ما هم است

۱۱۶

مرنج از برین اے و اغلی شمر  
 گراز اسجدہ پیشینان فوست  
 خدا کے کار فرماں مقرر ہو کر  
 اس کا اس پروردگار کی است

۱۱۹

چلایا کہ صدیک شکر  
 منہ منہ سے ہو و اس  
 شکر

۱۲۰

تجرباں بہار و آوار و آوار  
 غلط کردی یہ منزل دوست  
 کے گم ہو چکے ہیں

۱۲۱

مزارِ سب  
 گم ہو چکے ہیں  
 تیرے پیار میں



۱۲۲

پہنپہن سے ازل پر می کشو دم  
 زینب اب و گل و گلچین و بو دم  
 کماوردی برب زار و بو دم

۱۲۳

وروم جلیوہ افکار ای صیت  
 بون من عہد اسرار ای صیت  
 بفرمائی حاکم نکم  
 چن سودہ جاب سیار ای صیت



۱۲۶  
 بگویم دارم حیثیت دل در دست  
 که دل در عطفه بود و عدم نیست  
 خواهی که منم نیست  
 اگر دم رفت دل بابی نیست بگریخت

۱۲۷  
 تو ای دل نشینی در کنارم  
 بزم شریف تهیگان خواستم  
 درون سینه ام پنهانی از مرگ  
 من از دست تو در ایست و بزم

۱۶۸

زمن گویو فیان با صفارا  
 خدا جو بیان معنی اشنا را  
 غلامی است از خود پرست  
 که با نوا خودی بیست خدا را

۱۶۹

گسای این پندار دیده گذر  
 پیو پور پندار دیده گذر  
 تراقی دیده را وین پندار  
 خود پندار و دل غوا پندار

۱۲۰

در ششدهم صورست قوی  
 که از خود برون رفتن محال است  
 بل از آنکه که از خود برون  
 بر آنکه که از خود برون

۱۲۱

در ششدهم صورست قوی  
 که از خود برون رفتن محال است  
 بل از آنکه که از خود برون  
 بر آنکه که از خود برون

۱۳۲

۲۷

نہیں ازادانِ اسماعیل گیر  
مکمل را شیخِ روضہ مکمل گیر  
لکھنؤ مدرسہ سائنس و فنون  
نشانِ راہِ ازادانِ اسماعیل گیر

۱۳۳

نہیں مکمل غم ازادانِ اسماعیل  
نشانِ بے نشانِ غم ازادانِ اسماعیل  
قدمِ بیک زبہ در دروازہ  
بہ ہونائے چاہِ غم ازادانِ اسماعیل

۱۳۴

نیز خاک در محبت نه ما  
 خاک یک اگر در شش پیماید ما  
 حدیث سنور و سار ما در از است  
 جهان و بیای چرخ افسانه ما

۱۳۵

سکندر رفت و شمشیر علم رفت  
 فرخ شهباز گنج کان و بزم رفت  
 معمر از از شهباز پائنده توداں  
 نجیبی که ایران ماند و جم رفت

۱۳۶

ر بودی دل از خاکِ زمین  
 بغارت برده از خجسته زمین  
 میسایع از زویم بکوه وادی  
 چه کردی با غنم و بریدیم جع

۱۳۷

زمین و آسمان و چار سو رفت  
 تو رفتی ای دل از تنگنا و او؟  
 زین و آسمان و چار سو رفت  
 و یا از خلوت ایام و او رفت



۱۳۶  
 مرا از زنده سپید ز آبی نیست  
 و نه دامنم نوائے زندگی صیت  
 نمودم به نجیبان و شایخاران  
 گل از مرغ جمین پرید که این کسیت

۱۳۷  
 نوائے ستانه در محفل زدم  
 شکر از زندگی بگین زدم  
 دل از نوائے حشر و کرم  
 خود را بر عیب زدن زدم

۱۶۰  
 عجم ز نغمہ ملے من جواں شد  
 ز سودایم مست عیا و گراں شد  
 چو بے بودہ گم کردہ دروشت  
 جز وازد را ایم کارواں شد

۱۶۱  
 عجم ز نغمہ ام ترشن جاب است  
 صدائے من دلے کارواں است  
 صدی را نیز تر تو انجم عسکری  
 کہ رہ خوابیدہ و محمل گراں است

نواراخ تری زن چو ذوق نغمہ کم یابی      صدی را نیز تری چو محمل را گراں بینی (عرفی)

۱۳۲  
 زجان بقیه از شکرش  
 و لے در سینه شکرش  
 گل او شکر از از ناله من  
 چو بقی اندر نهجا و وقت ام

۱۳۳  
 ز شکرش همه آواره کردند  
 ز شکرش همه آواره کردند  
 ز شکرش همه آواره کردند  
 ز شکرش همه آواره کردند

۱۴۴

خونِ کیمیا از زنیست از  
 کاشنگ از آئینست از  
 نوازش عباد و نگار  
 زینش زندگی کوئینست از

۱۴۵

ز شمع از دیر خورده ام من  
 به از زندگی بچہ برده ام من  
 تو بر از باغ بابل سے فنا و کیندا  
 کہ پیغامِ بزمِ آراورده ام من

۱۳۶

خیالم گل از فردوس صید  
 پو مضمون غریب افروید  
 و لم در سینه می از دود و بوی  
 که در بوی قمار می خیم

۱۳۷

مخبر است ناپید اناس  
 که در دست گوهر الماس است  
 که درین عالم که شایسته  
 می آید که بوی بهشت است

۱۶۸

گم کو کا پر جان استوار است  
 برین مایا بدر پرده دار است  
 بیکر انور از محکم فدا  
 انوار ابدار محکم فدا

۱۶۹

رسیدی از خداوندی افتد  
 وے بر گور و گنبد  
 بی لالائی چسبال عارفی  
 سیرافه مولا کے ترا ہے

۱۵۰

قباۓ زندگانی چاک تاکے  
 کوپوور آشتیاں در خاک تاکے  
 پیکر و آواز او شہنشاہی بی بی بنو  
 شہنشاہی و اندہ در خاک تاکے

۱۵۱

میان لالہ و گل آشتیاں گہ  
 ز مرغ نغمہ خواں در بس فغاں گہ  
 آواز زانو اتنی گشت پیسہ  
 نصیب از شہبازیں حبس گہ

۱۵۲

بجان کین جان تن ایست  
 بخوائے حب سوه این گل اردو رو کرد  
 مزارال شیوه دارد جان تیاب  
 پین گرد و چوب یک شیوه تو کرد

۱۵۳

چشم انداز خاک مزار  
 که در زیرین هم می توانست  
 نفس دارد و یک جان نداد  
 که کو به مزار و کبریا است



۱۵۶

شکو و میدانی شست غبار  
 پیش از بلب و نه پایدار  
 و چون فطرت می تراشد یکبار  
 نه شست می کند در روزگار

۱۵۵

بمان از لک و غوغایی نیست  
 زاری و آوی گنج نیست  
 و چه چشم از درون و نه زندگی  
 که در جان تو پر کشیده نیست

۱۵۶

توئی گوئی که من تمام غارت  
 جهان آب و گل را ز تنه غارت  
 بنور این از برین کاشود است  
 که چشم چرخید به غارت

۱۵۷

بساطم خالی از مرغ کباب است  
 نه در جام می آئینه تاب است  
 غزال من خورد بگنج کباب  
 و من خون دل او شکتاب است

۱۵۸

گر منم نورین ندید است  
 چشمش اشک تیار حکید است  
 منور از محبت چشم نداند  
 جهان ایاگاه من ندید است

۱۵۹

حرف انداز نگیری لامکان را  
 درون خود نگذری بکمند است  
 پنهان جان چنان دارد چشمن  
 که نتوان گفت اینجا نیست چاست

۱۶۰

گنج باغ گلستان که باغ گلستان کرد  
 تر از خود بود و پدید آمد  
 مرا باغ گلستان که باغ گلستان کرد

۱۶۱

منو از بند آب و گلستان کرد  
 تو گوئی روی و افغان کرد  
 من اول آدم که باغ گلستان کرد  
 از این پس پند می تو را نیم کرد

۱۶۲

مرا از تو سخن خون در جگر کرد  
 غمبار راه را امشب تشنه کرد  
 گنجینه محبت لب تشنه کرد  
 بیای زار را بوی تشنه کرد

۱۶۳

مگر ز کجاست عقل ز دود خون کرد  
 دل خود کام را از طبع خون کرد  
 ز اقبال فلک بیا چو پری کرد  
 جانم در آن با خون کرد

افزار



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# افکار

## گلِ نختین

ہنوز ہم نفسے در چمن نمی بیسم      بہار می رسد و من گلِ نختینم  
 بہ آبجو نگرم خویش را نظارہ کنم      بایں بہانہ مگر روئے دیگرے بیسم  
 بخامیہ کہ خطِ زندگی رقم زدہ است      نوشتہ اند پیامے یہ برگِ نختینم  
 دلم بہ دوش و نگاہم بہ عبرتِ امروز      شہیدِ جلوہ فروا و تازہ آئینم

ز تیرہ خاک دمیدم قبائے گلِ بستم  
 و گر نہ خستہ و اماندہ ز پر و نیسم



## دُعَا

اے کہ از خجائے فطرت بجا مم ریختی      ز آتش صہبائے من بگدا از مینائے سرا  
عشق را سرمایہ ساز از گرمی فرمای من      شعلہ بیباک گردان خاک سینائے مرا

چوں بمرم از غبار من چسبای لاله ساز  
تازہ کن دلغ مرا سوزاں بصحرائے مرا

## ہلالِ عید

نتوان چشم شوق میداے ہلالِ عید      از صد نگہ براہ تو دایم ہنادہ اند  
بر خود نظر کشا ز ہستی دامنِ مریخ      در سینہ تو ماہ تمام ہنادہ اند

# تسخیر فطرت

(۱) میلادِ آدم

نعره زد عشق که خونین جگرے پیدا شد      حسن لرزید که صاحبِ نظمے پیدا شد  
 فطرت شفت که از خاکِ جهانِ مجبوس      خود گرے، خود شکنے، خود نگمے پیدا شد  
 خیمے رفت ز گردوں به شبستانِ ازل      حذرے پردگیاں پرده رے پیدا شد  
 آرزو نیمخیز از خویش باغوشِ حیات      چشم واکرد و جهانِ دگرے پیدا شد

زندگی گفت که در خاک پی دم همه عمر

تا ازین گنبد دیرینه دے پیدا شد

(۲) انکارِ ابلیس

نورئی ناداں نیم سجده بآدم برم      او به نهاد است خاک من به نژادِ آدم  
 می پیداز سوزِ من خونِ رگِ کائنات      من به دو صرصرم، من به غوتِ صدم

رابطہ سالمات، ضابطہ اُجھات      سوزم و سائے وہم، آتشِ مینا گرم  
 ساختہ خویش را، در شکم ریز ریز      تاز غبارِ کہن، پیکر نو آورم  
 از زو من موجبِ حسن سکون ناپذیر      نقشِ گر روزگار، تابِ تب جو ہرم  
 پیکرِ انجم ز تو، گردشِ انجم ز من      جاں بجاں اندم، زندگیِ مضمرم  
 تو بہ بدنِ جاں دہی، شوبہ جاں من ہم      تو بہ سکونِ ہر نی، تنِ پیش رہم  
 من ز تنکِ نایگاں گد یہ نکر دم سجود      قباہِ بے دوزخ، داوِ بے محشرم

آدم خاکی بناد، وں نظر و کم سواد

زاد و ر آغوشِ تو پیر شود در برم

(۳) اغولے آدم

زندگی سوز و ساز، بہ ز سکوائے دہم      فاختہ شاہیں شود از پیشِ زیرِ دام

ہیچ نیاید ز تو غیبِ سجود      خیرِ پوس و بلند، اے بعلِ نرمِ کام

کوثر و تسنیم برو، از زار      گریزِ مینائے تاکِ بادہ آئینہ فام

زشت و نکوزادہ و ہم خداوند است      لذت کردار گیر گام بہ، جوئے کام  
 خیز کہ بنائمت مملکت تازہ      چشمِ جہاں میں کشا، بہرِ تاشا خرام  
 قطرہ بے مایہ، گوہرِ تابندہ شو      از سرگردوں بفت، گیر بدریا مقام  
 تیغِ درخندہ جانِ جہانے گل      جوہرِ خود را نما، آئے بروںِ انیام  
 بازوئے شاہیں کشا، خونِ تیروان یز      مرگِ پودیا زرا، زیستن اندر گنام

تو نہ شناسی ہنوز شوقِ بیزر وصل

چیتِ حیاتِ دوم؟ سوختنِ نامتام  
 (۴) آدم از بہشت بیروں آمدہ می گوید

چہ خوش است زندگی را نہ سوز ساز کردن  
 دل کوہ و دشت و صحرا بہ دے گداز کردن  
 ز قفسِ درے کشادن بہ فضا ئے گلستانے  
 رہ آسمانِ برون بہ ستارہ راز کردن

بگذاز ہائے پنہاں، بہ نیاز ہائے پیدا  
 نظرے ادا شناسے بحریم ناز کردن  
 گہے جسز کی ندیدن بہ ہجوم لالہ زارے  
 گہے خارِ نیش زن راز گل امتیاز کردن  
 ہمہ سوزِ نامتِ عام، ہمہ دردِ آرزویم  
 بگماں وہم لقیس را کہ شہیدِ جستجویم  
 (۵) صبح قیامت

(آدم در حضورِ یاری)

از دلم افروختی شمعِ جہانِ ضریر	اے کہ ز خورشید تو کو کب جاں ستیز
تیشہ من آورد از جگرِ خارہ شیر	رخیت ہنرِ نائے من سحرِ بیک نائے آب
عقلِ کلاں کارِ من بہرِ جہاں روگیر	زہرہ گرفتارِ من، ماہ پرستارِ من
بستہ بادوئے من ذرہ و ہر مہرِ منیر	من بہ زمین در شدم، من بفلک بر شدم

گرچه فسوش برابر در راه صواب      از غلطم در گذر عذر گناهم پذیر  
 رام نکرد جهان تا نه فسوش خویم      جز بجنید نی از ناز نه گردد اسیر  
 تا شود از آه گرم این بستِ نگیس گدا      بستن ز تار او بود مرا ناگزیر

عقل بدام آورد فطرت چالاک را  
 اهرمن شعله زاد سجده کند خاک را

## بوی گل

حور بکنج گلشن جنت تنید و گفت      مارا کس ز آنسوئے گرد و خیرنداد  
 ناید بفهم من سحر و شام و روز و شب      عظم ر بود ای که بگویند مُرد و زاد  
 گردید موجِ نغمت و از شاخِ گل مید      پایِ نخپسِ بعالِم فردا و دی نهاد  
 و اگر چشم و غنچه شد و خنده زد و می      محل گشت و برگ برگ شد و بزرین فتاد

زاں نازنین کہ بند ز پائش کشادہ اند  
آہے است یادگار کہ بونام دادہ اند

## نوائے وقت

خورشید بہ دامنم، انجم بہ گریبانم    درمن نگری، سپچم، درخود نگری جانم  
درشہر و بیابانم در کلخ و شبستانم    من در دم و در مانم، من عیشِ فراوانم  
من تیغِ جہاں سوزم، من چشمہٴ حیوانم

چنگیزی و تیموری، ہشتے ز غبارِ من    ہنگامہٴ افرنگی، یک جتہ شرارِ من  
انساں جہانِ او، از نقش و نگارِ من    خونِ جگر مرداں، سامانِ ہارِ من  
من آتشِ سوزانم، من بے وطنہٴ رضوانم

آسودہ و ستیام، ایں طرفہ تماشا باین    در بادۂ امروزم، کیفیتِ فردا باین

پنہاں بہضمیر من، صد عالم رعنا میں صد کوکب غطاں میں، صد گنبد خضر میں

من کسوتِ انساںم، پیساں میں نیر دناںم

تقدیر فسوں میں، تدبیر فسوں تو تو عاشق لیلائے من دشتِ جنوں تو

چوں روح رواں پاکم، از چند و چگون تو از درون من اس از درون تو

از جان تو پیدا یم، در جان تو پنہاںم

من ہر وہ تو منزل، من ریح و تو حاصل تو سازِ صدا ہنگے، تو گرمیِ ایں محفل

آوارہ آبِ گل! دریا ب مقامِ دل گنجیدہ بہ حاجے میں ایں قلزمِ بے ساحل

از موجِ طبعِ تو سر بر زدہ طوفانم



# فصل بیست و یکم

(۱۱)

خیز که در کوه و دشت، خیمه زد ابر بهار

مست تر تخم هزار

طوطی و درّاج و سار

بر طرف جو بار

کشت گل و لاله زار

چشم تماشا بسیار

خیز که در کوه و دشت، خیمه زد ابر بهار

(۲)

خیز که در باغ و رانغ، قافله گل رسید

باد بهار ال وزید  
 مرغ نوا آفرید  
 لاله گریباں درید  
 حسن گل تازه چید  
 عشق عنیم نو خرید  
 خیز که در باغ و راغ، قافله گل رسید

(۳۱)

بلبگان در صغیر، صلصکاں در غروش  
 خون چمن گرم جوش  
 اے کہ آشنی خموش  
 در شکن آئین ہوش  
 بادہ معنی ہوش

نغمہ سرا، گلِ بپوش  
بلبلگان در صغیر، صلصلگان در غروش

(۴)

حجرہ نشینی گداز، گوشہٴ صحر اگزیز  
بر لبِ جوئے نشیں  
آبِ رواں را بہ ہیں  
نرگسِ تاز آفریں  
لختِ دلِ فرو دیں  
بوسہ ز نشِ برجیں  
بشہٴ صحر اگزیز

(۵)

دیدہٴ معنی کشا، اے زعیانِ بج

لالہ کمر در کمر  
 نیمہ آتش بہ بر  
 می چکدش بر جگر  
 شکست سحر  
 در سحرِ ابر

ویدہ معنی کشا، اے زعیاں بخیر

(۶)

خاکِ چین و انمود، رازِ دل کائنات

بود و نبودِ صفات

جلوہ گریائی است

آنچه تو دانی حیات

آنچه تو خوانی محاسن

ہیج نذار و ثبات  
خاکِ چمن و انمودار از دل کائنات

## حیاتِ جاوید

گماں مبر کہ بپایاں رسید کارمغاں    ہزار بادۂ ناخوردہ در رگِ تاک است  
چمن خوش است و لیکن چو غنچہ نتوان بر    قبائے زندگیش از دم صبا چاک است  
اگر ز رمزِ حیات آگہی بمجوئے دگیر    دلے کہ از خلشِ خار آرزو پاک است

بخود خرنیدہ و محکم چو کوسارانی  
چو خس مزی کہ ہوا تیز و شعلہ بیباک است

# افکارِ انجم

(۱)

شنیدم کو کجے باکو کجے گفت ک  
سفر اندر سرشتِ ماہنہ داند لے ایں کارواں امن لے نیست

(۲)

اگر انجم ہانتے کہ بود است ازس دیرینہ تاییہا، چہ سود است  
گرفتار کمند روزگاریم خوش آنکس کہ محروم وجود است

(۳)

کس ایں بارِ گراں را برنتابد ز بود ما بنود جاوداں بہ  
فضائے نیلگوںم خوش نیاید ز اوجشستی آن خاکداں بہ

(۴)

خنک انسان که جانش بقیه‌دار است    سوار را هوای روزگار است  
قبائے زندگی بر قاتلش راست    که او نو آفرین تازه کار است

## زندگی

شب زار نالید ابر بهار    که این زندگی گریه پیهم است  
درخشد برق سبک سیر و گفت    خطا کرده خنده یکدم است  
ندانم به گلشن که برد این خبر  
سخنهای میان گل و شبنم است

# محاورہ علم و عشق

نگاہم رازدارِ ہفت و چار است    گرفتارِ کمندم روزگار است  
 جهان سینم بایں سو باز کر دند (۱)    مر با آئسوئے گردوں چہ راست

چکد صد نغمہ از سازے کہ دارم  
 بہاژار انگم رازے کہ دارم

## عشق

ز افسون تو دریا شعلہ زار است    ہوا آتش گذار و زہر دار است  
 چو بامن یار بودی، نور بودی    بریدی از من و نور تو نار است

بخلوت خانہ لاہوت زادی  
 ولیکن درِ نَخِ شیطان فتادی



بیا ایس خاکداں را گلستان ساز    جهانِ پیر را دیگر جواں ساز  
 بیا یک ذرّہ از دردِ دلِ گیسر    تیرِ گردِ دلِ بہشتِ جاوداں ساز

ز روزِ آفرینش ہمدمِ اسیتم  
 ہماں یک نغمہ را زیرِ ویمِ اسیتم

## سرودِ انجہم

ہستیٰ ما نظامِ ما  
 مستیٰ ما خرامِ ما  
 گردشِ بے مقامِ ما  
 زندگیِ دوامِ ما  
 دورِ فلکِ بکامِ ما مے نگریم و مے رویم

جلوہ گہ شہود را  
 بستکہ نمود را  
 رزم نبود و بود را  
 کشمکش وجود را  
 . عالم دیروز و در اے نگریم وے رویم  
 گرمی کارزار ہا  
 خامی پختہ کار ہا  
 تاج و سریر و دار ہا  
 خوارئی شہر یار ہا  
 بازی روزگار ہا ، اے نگریم وے رویم  
 خواجہ ز سروری گزشت  
 بندہ ز چاکری گزشت

زاری و قیصری گذشت  
 دورِ سکندری گذشت  
 شیوہ بت گری گذشت، مے نگریم و مے رویم  
 خاکِ خموش و درخوش  
 سستِ بنا و سختِ کوش  
 گاہ بہ بزمِ ناؤ و نوش  
 گاہ جنازہ بہ دوش  
 میرِ جہاں و سفتہ کوش، مے نگریم و مے رویم  
 تو بہ طلسمِ چوں و چند  
 عقل تو در کشت دو بند  
 مثلِ غزالہ در کمند  
 زار و زبول در دمند

ماہ نشین لب زائے نگریم و مے رویم

پردہ چرا؟ ظہورِ حسیت؟

اصلِ ظلام و نورِ حسیت؟

چشم و دل و شعورِ حسیت؟

فطرتِ ناصب و رپیت؟

ایں ہمہ نزد و دورِ حسیت؟ مے نگریم و مے رویم

بیش تو نزدِ ماکے

سالِ تو پیشِ مادے

اے بکنارِ تویمے

ساختہ بہ شبہ

ما بتلاشِ عالمے، مے نگریم و مے رویم

# نسیم صبح

ز روئے بحر و سر کوہ سار می آیم  
ولیک می نشناسم که از کجایم  
و هم به غمزہ طائر پیام فصل بہار

تہ نشیمن اوسیم یا سمن ریزم  
بہ سبزہ غلطیم و بر شاخ لاله می چیم  
کہ زنگ و بوز مسات او بر انگیزم  
خمیدہ تا نشود شاخ او ز گردش بن

بہ برگ لاله و گل نریم نریک آویرم  
چو شاعرے بہ شوق در غرورش آید  
نفس نفس بہ نواہے او را ہمیزم

# پند باز با بچہ خوش

تو دانی کہ بازاں ز یک جو ہر اند      دل شیر دارند و مشیت پر اند  
 نکوشیوہ و پختہ تدبیر باش      جسور و غیور و کلاں گیر باش  
 میا میز با یک و تورنگ و سار      مگر ایں کہ داری ہوائے شکار  
 چہ قوے سر و مائی ترسناک      کند پاک منفعت را خود را بنجاک  
 شد آں باشہ نخیسرخپوش      کہ گیرد ز صید خود آئین و کیش  
 بسا شکرہ افتادہ بر روئے خاک      شد از صحبت دانہ چنیاں ہلاک  
 نگہ دار خود را و خورسندی      دلیر و درشت و تنومندی  
 تن زرم و نازک بہ تہو گزار      رگ سخت چوں شاخ آہو بیار  
 نصیب جہاں آنچہ از خرمی است      ز سنگینی و محنت و پرمی است  
 چہ خوش گفت فرزند خود را عقاب      کہ یک قطرہ خوں بہتر از لعل آب

بنجوت گراچوں نیاگان خولیش	بوانجمن مثل آہو ویتس
نشن بشلخ درختے لگیہ	چنیں یاد دارم زبازان پیر
کہ داریم درکود و صحرا بہشت	کنامے نگیریم در باغ و کشت
کہ پٹائے گردوں خدادادِ ماست	ز روئے زمین انہ چیدانِ خطاست
ز مرغ سراسفلہ تر بودہ است	نجیبے کہ پایر میں سودہ است
کہ یسنگ رفتن کند تیز چنگ	پٹے شاہبازاں بساط است نگ
بگو ہر چو سیمرخ والاستی	تو از زرد چشمانِ صحراستی
بر دم دمک راز چشمِ پلنگ	جوانے اکیلے کہ در روزِ جنگ
بہ رگہائے تو خونِ کافوریاں	بہ پرواز تو سطوتِ نوریاں
بخور آنچہ گیری ز نرم و درشت	تہ چرخِ گردندہ کو ز پشت

کافوری در باز کی قسم کا ایک سفید رنگ شکاری پرندہ جو ترکستان کے پہاڑوں اور صحراؤں میں پایا جاتا ہے۔

زدستِ کسے طعمِ خود گیسر  
نکو باش و پندِ نکو یاں پذیر

## کرمِ کتابی

شنیدم شبے در کتب خانہ من      بہ پروانہ می گفت کرمِ کتابی  
با وراق سینا نشین گفتم      بسے دیدم از نسخہ فارابی  
نفصیدہ ام حکمتِ زندگی را      ہاں تیرہ روزم ز بے آفتابی  
نکو گفت پروانہ نیم سوزے      کہ این نکتہ را در کتابے نیابی

پیش می کنند زندہ تو زندگی را  
پیش می دہد بال و پر زندگی را



# کبر و نیاز

بیخ جوئے کوہِ رازِ رہِ کبر و نیازِ گفت  
 ہر سال شوخ دیدہ و آوارہ تر ز پار  
 شایانِ دو دمانِ کہتانیانِ نہ  
 خود را گلوئے دخترِ کبر کو ہزار  
 گردندہ فتنہ غلطندہ بخاک !  
 راہِ دگر گیر و پرو سوئے مرغزار  
 گفت آج و چنین سخنِ دل شکن گلوئے  
 برخویشتنِ نیاز و نہالِ منی مکار

من می روم کہ در خورِ این دومانِ نیم  
 تو خویش رازِ مہرِ درخشاں نگاہ دُ

## لاله

آس شعله ام که صبح ازل در کنار عشق  
 پیش از نمود بیل و پروانه می چید  
 افروز تر از مهر و بهر ذره تن ز نم  
 گرد و شرار خویش ز تاب من آفرید  
 در سینه چمن چو نفس کردم آشتیاں  
 یک شاخ نازک از تیر خاکم چو تم شید  
 سوزم ز بود و گفت یک در برم باست  
 لیکن دل ستم زده من نیارم رسید  
 در سنگنا شاخ بسیج و تاب غم  
 تا جوهرم به خلوه گاه زنگار رسید  
 شبنم براه من گهر آید از رخت  
 خندید صبح و باد صبا گردن زید  
 بلبل ز گل شنید که سوزم ز بوده اند  
 نالید و گفت جامه هستی گراں خرید

و اگر ده به ده منت خورشید می کشم  
 آیا بود که باز بر آنکس در آتشم

## حکمت و شعر

بوعلی اندر غبارِ ناقہ گم دستِ رومی پر وہ محفل گرفت  
 ایں فرو تر رفت و تا گو ہر رسید آں بگردا بے چرخس منزل گرفت  
 حق اگر سوزے نثار و حکمت است  
 شعر میگرد و چو سوزا ز دل گرفت

## کرکِ شب تاب

یک ذرّہ بے مایست و نفسِ نازدخت  
 شوق ایں تقدسِ خست کہ پروا کی آموخت  
 پہنائے شبِ فروخت

واماندہ شعاعے کہ گرہ خورد و شرر شد  
از سوز حیات است کہ کارش ہمہ زر شد  
دارائے نظر شد با

پروانہ بے تاب کہ ہر سو تگ و پو کرد  
بر شمع چنال سوخت کہ خود را ہمہ او کرد  
ترکِ من و تو کرد

یا خست کے ماہِ مبینے بکھینے  
نزدیک تر آمد بتماشائے زمینے  
از چرخِ برینے

یا ماہِ تنکِ صو کہ بیک جلوہ تمام است  
ماہِ کے کہ بر و منیتِ خورشیدِ حرام است  
آزاد مقام است

اے کریمِ شبابِ سراپائے تو نور است  
 پرہ از تو یک سلسلہ غیبِ حضور است  
 آئینِ ظہور است

در تیرہ شبِ شعلِ مرغِ انِ شبِ استی  
 آں سواریہ سوز است کہ در تاب و تبِ استی  
 گرمِ طلبِ استی

ماہیم کہ مانندِ تو از خاکِ دمیہ دیدیم  
 دیدیم تپیدیم، ندیدیم تپیدیم  
 جائے نرسیدیم!

تویم سخنِ نخست و پرہ و درد و اندوار  
 زان گم گشتہ کو، پائے پرہ و دور  
 ایں جلیہ مکہ دار

# حقیقت

عقابِ دوریں جو مینہ راگفت      گناہم آنچہ می بیند سراب است  
 جوابش داد آں مرغِ حق اندیش      تو می بینی من دانم کہ آب است  
 صدائے مایہی آمد از تہِ بحر  
 کہ چیزے هست ہم در بیچ و تاب است!

بے شمار زبانِ حجاز

ناتوانِ سیار

آہوئے تانا آریں

در هم و دینار من  
 اندک و بسیار من  
 دولت بیدار من  
 تیز ترک گام زن منزلِ مادور نیست  
 دلکش و زیباستی  
 شاد و رعناستی  
 روش و حوراستی  
 غیرت و یلداستی  
 دخت و صحراستی  
 تیز ترک گام زن منزلِ مادور نیست  
 در پیش آفتاب  
 غوطه زنی در سراب

ہم بہ شبِ ماہتاب  
 تذر وی چون شہاب  
 چشم تو نا دیده خواب  
 تیز ترک گام زن منزلِ مادور نیست  
 لکھ ابرِ رواں  
 کشتی بے بادیاں  
 مثلِ خضر راہِ داں  
 بر تو سبک ہر گراں  
 لختِ دلِ ساریاں  
 تیز ترک گام زن منزلِ مادور نیست  
 سوز تو اندر زمام  
 سارِ لوالہ در خرام



بے نورش و تشنه کام  
 پایہ سفر صبح و شام -  
 خستہ شوی از مقام  
 تیز ترک گام زن منزلِ ماد و رنیت  
 شام تو اندرین  
 صبح تو اندر قرن  
 ریگ و رشت و طن  
 پائے تریا من  
 اے چو غزالِ حق  
 تیز ترک گام زن منزلِ ماد و رنیت  
 مدد سفر بکشید  
 در پستو آرمید

صبح زمشرق دیمید  
 جامہ شب برورید  
 بادِ بیاباں وزید  
 تیز ترک گام زن مندرلِ مادورنیت  
 نغمہ من و لکنتاے  
 زیر و بیشن جانفراے  
 قافِ سحر ماراے  
 فتنہ ربا سناے  
 لے بہ عرم چہرہ ساے  
 تیز ترک گام زن مندرلِ مادورنیت

# قطرہ آب

مرا معنی تازہ دعاست

اگر گفتہ را باز گویم رواست

’یکے قطرہ بارانِ تیرے چکید  
خجل شد چو پہنائے دریا بدید  
کہ جائے کہ دریاست من کیستم  
گرا و بہت حقاً کہ من نیستم“

ولیکن ز دریا برآمد خروش

ز شرم تنک مائیگی رو می پوش

تماشائے شام و سحر ریدہ

جس دیدہ ... شست و در دیدہ

بر برگ گما ہے بدوش سحاب

بخشد و از زیر آفتاب

گہے ہمدم تشنہ کا مانِ راغ  
 گہے محسوس سینہ چاکانِ باغ  
 گہے خفتہ در تاک و طاقت گدا  
 گہے خفتہ در خاک و بے سوز و ساز  
 زمونج سبک سیرِ من زادہ  
 زمین زادہ در من افتادہ  
 بیاسائے در خلوتِ سینہ ام  
 چو چوہر درخش اندر آئینہ ام  
 گہر شود در آغوشِ مستلزمِ بڑی  
 فروزاں تراز ماہ و انجمِ بڑی

# مخاوره مابین خدا و انسان

## خدا

جهان انیک آب و گل آفریدم تو ایران تا آروزنگ آفریدی  
مرا از خال یو لا ذناب آفریدم تو شمشیر و تیر و تفنگ آفریدی

تیر آفریدی بنال چمن را

قفس ساختی طائر نغمه زن را

## انسان

تو شب آفریدی چرخ آفریدم سفال آفریدی ایغ آفریدم  
زبان و کسار و رخ آفریدی تنب ببال و گلزار و باغ آفریدم

من آنم که ز سنگ آینه سازم

من آنم که از زهر نوشینه سازم

# ساتی نامہ

(در اشعار بارغ کشید نوشتہ شد)

خوشار و زنگارے سخنم نا تو بہا ہے	یہ ہم پرین رست از مرزا ارے
ز میں از بہاراں چو بال تر و ست	ز قواریہ الماس بار آبشارے
نہ سچید نگہ سپنہ کہ در لالہ و گل	نہ غلطہ ہوا جز کہ بر سبز ارے
لب جو خود آرائی کج غنچہ دیدی	چہ زیبا نگارے چہ آئینہ دارے
چہ شیریں نوائے پہ دکت صدائے	کہ حی آید از خلوت ساخارے
بہ تن جاں بہ جاں آرزو در زندہ گرے	ز داک سائے زبا نگ ہزارے
نواہائے مرغ ملند استیائے	ز آہ محنت یا نغمہ تو بہا ہے
تو کوئی کہ نیرواں بہشت ہے	رہا دہ است و در امین کو سارے
کہ تار حمتہ من ہے	مہم از زخم حمتہ منظارے

چہ خواہم دریں گلستاں گم نہ خواہم  
 شرب الہی اکبا بے اربا بے انکارے  
 سرت گردم اے ساقی ماہ سیم  
 پیارا از نیساگان مایا دنگارے  
 بہ ساغر فردریز آ بے کہ جہاں را  
 فروزد و چونو بے بسوز و چونارے  
 شقایق برویاں ز خاک نثر ندیم  
 بہشتے فرو چین بہشتِ غبارے  
 نہ بینی کہ ارکا شغرتا بہ کاشاں  
 ہمارا یک نوا بالدا از ہر دیارے  
 ز چشمِ احمد رخت آں اشک نبالے  
 کہ تاثیر سر او گل و ماند زخارے  
 آنسری کہ با بندگی خو گرفتہ  
 بتے می تراشد ز سنگ مزارے  
 نمی رسد ہی رخیال بندے  
 خوئی ناشناسے ز خود و نرسارے  
 بہ شمع ما خواہ از محبت او  
 نصیب شمع جامہ تار تارے  
 رہے رہے رہے رہے رہے رہے  
 رہے رہے رہے رہے رہے رہے

یہ فضاں فطر و کرم خیر

یہ شمع آہرہ آہرہ

# شاهین و ماهی

ماهی بچہ شوخ بہ شاہیں بچہ گفت  
 این سلسلہ موج کنہی ہمہ ریاست  
 دارائے ہنگامِ غروشنده ترازمیخ  
 درسیئہ او دیدہ و ناویدہ یلاہاست  
 یاسیل گراں سنگ و زین گیر و سبک خیز  
 باگو ہر تانبہ و بالو لوئے لالاہاست  
 بیرون نتوان فت زیل ہمہ گیرش  
 بالائے سرپاست پاست چہ است  
 بہ خطہ جوان است و اں است دواں است  
 از گردش ایام نہ افزوں شرفیست  
 شاہیں بچہ خندید و ز حال بہ ہواہاست  
 ز دبانگ کہ شاہینم و کارم بہ زمینست  
 صحر است کہ بہ است و ایں و پریاست

مگذر سر آست بہ پستان ہواست

اگر تکتہ نہ بیند گار و دیدہ کہ نیاست



# کرکبِ شب تاب

شنیدم کرکبِ شب تاب می گفت    نه آں مورم که کس نالذنیشم  
 تو اں بے منتِ بیگناہاں سوخت    نه پنداری که من پروانه کیشم  
 اگر شب تیره تراز چشمِ آهوست  
 خود افروزم پسراغِ راهِ خویشم

## تہنائی

بہرِ قدمِ دگفتم بہ روزِ بہتایہ    ہمیشہ در طلبِ استی چہ مشکلی داری؟  
 ست در گریہ    یہ گوہر دے دے ری  
 تپ دوانہ لہرِ ساحلِ میڈیج گفت

بکودہ رستم و پر سیدم ایں چه بیدردی است      رسد بگوش تو آہ و فغان غم زدہ ؟  
 اگر یہ سنگ تو لعل ز خطرہ خون است      یکے در آب سخن با من ستم زدہ  
 بخود خزید نفس در کشید و بیچ نگفت

رہ دراز بریدم ز ماہ پر سیدم      سفر نصیب ! نصیب تو منزلی است کہ نیست ؟  
 جہاں ز پر تو سیمائے تو سخن زارے      فروغ داغ تو از جلوہ و لے است کہ نیست ؟  
 سوئے ستارہ رقیبانہ دید بیچ نگفت

شدم بحضرت یزداں گذشتم از مہر      کہ در جہان تو یک ذرہ آشایم نیست  
 جہاں تی ز دل و شت خاک من ہمہ دل      چمن خوش است و لے در خور نوایم نیست  
 تبسمے بہ لب اور رسید و بیچ نگفت

# ششم

گفتند فردا آئے ز اوج مه و پرویز  
بر خود زن و با بحر پُر آشوب بیا میسن

با موج در آویز

نقشِ دگر انگیز

تا بنده گهر خیز

من عیشِ هم آغوشی دریا نه خسریدم

آل باده که از خویش را باید بخشیدم

از خود نه میبدم

ز آفاق بریدم

بر لاله حکیدم

گل گفت کہ ہنگامہ مرغانِ سحر چیست؟

ایں انجمن آراستہ بالائے شجر چیست؟

ایں تیر و زبر چیست؟

پایانِ نظر چیست؟

خارجِ گلِ تر چیست؟

تو کیستی و من کیم ایں صحبتِ با چیست؟

بر شاخِ من ایں طائرِ کِ نغمہ سرا چیست؟

مقصودِ نوا چیست؟

مطلوبِ صبا چیست؟

ایں کہنہ سرا چیست؟

گفتم کہ چمنِ رزمِ حیاتِ ہمہ جانی است

بزمِ است کہ شیرازہ او ذوقِ جدائی است

دم؟ گرم نوائی هست

جاں؟ چہرہ کشائی هست

ایں را از خدائی هست

من از فلک افتاده تو از خاک دمیدی

از ذوق نمود است دمیدی که چکیدی

در شخ تپیدی

صد پرده دریدی

بر خویش رسیدی

نم دور رگ ایام ز اشک حساست

یہ زیر و زبر چیست؟ فریب نظر است

انجم بہ بر است

لخت جگر است

نورِ بصیرِ ماست

در پیرِ مینِ شادِ گلِ سوزنِ خار است

خار است، ولیکن زندمیانِ نگار است

از عشقِ نزار است

در پہلوئے یار است

ایں ہم ز بهار است

بر خیز و دل از صحبتِ دیرینه یہ پرواز

بالا لہ خورشیدِ جہاں تابِ نطنباز

یا اہلِ نطنباز

چوں من بفلکِ تار

داری سِرِ پرواز؟



# عشق

در دیر شد و در حرم زد	من کرم چو به جستجو تدم زد
دامن چوں گرد باد چیدم	در دشت طلب بے دویدم
بردوش خیال بسته محل	پو یاں بے خصم سونے منزل
چوں صبح بیا دچیده دلم	جویائے مے و شکسته جامے
آواره چو گرد باد صحرا	پیچیده بخود چو موج دریا
از کار گرہ کشود ناگاہ	عشق تو دلم ریود ناگاہ
بتخانه عفتل را حرم ساخت	آگاه ز بستی و عدم ساخت
از لذت سوختن خبر کرد	چوں برق بحسب منم گذر کرد
چوں مکس ز خود جدا افتادم	مرست شدم ز پافتادم
ز آل راز که بادلم سپردی	خاکم بفرا ز عرش بردی

واصل بکنار کشتم شد طوفانِ جہاں ز شتم شد  
 جز عشق حکایت ندارم پروائے ملا متے ندارم  
 از جلوہ علم بے نیازم  
 سوزم گریم تپم گدازم

## اگر خواہی حیات اندر خطری

غزالے باغِ زالے در و دل گفت ازیں پس در جسم گیرم کُنا  
 بصرِ اصید بندال در کین اند یکام آہواں صبحی نہ شام  
 اماں از فتنہ صیاد خواہم

دلے ز اندیشہ با آوازِ دخواہم

رفیقش گفت ای پادشہ ہند اگر یہی حیات اندر خطری



و مادام خویش را بر فاس زنی ز تیغ پاک گوهر تیزتر زی  
 خطر تاب و توان را امتحان است  
 عیارِ ممکنات جسم و جان است

## جهانِ عمل

بهست این میکرده و دعویت عالم است اینجا  
 قسمت باد و بانه از جام است اینجا  
 حرف آں راز که بیگانه صورت است بنو  
 از لب جام حکید است و کلام است اینجا  
 نشه از حال بگیرند و گذشتند ز قال  
 بکشته فوسفه در دهر جام است اینجا

ماوریں رہ نفس دہر پر انداختہ ایم  
 آفتابِ سحرِ اولیٰ ماہ است اینجا  
 اے کہ تو پاسِ غلط کردہ خودی داری  
 آنچہ پیش تو سکون است خرام است اینجا  
 ماکہ اندر طلب از خانہ بروں تا خند ایم  
 علم را جاں بد میسبیم و جلی سب خند ایم

## زندگی

پریم از بند گناہ نیست چندیست  
 گفتیم کہ کریم است و بیکل سرور و راز  
 گفتیم کہ شریف است و نفس نہادہ اند  
 گفتیم کہ خیر و نیکو تر است

گفتم کہ شوقِ سیرِ نبردش بہ منزلے    گفتا کہ منزلش بہ میں شوقِ مضمر است  
 گفتم کہ خاکی است و بخاکش ہی ہند  
 گفتا چو دانہ خاک سگافہ کل تر است

## حکمتِ فرنگ

شنیدم کہ درپارس مرو گزین	اد اہم رمز آشنائمتہ میں
بسے سختی از جان کنی دید و مرد	بر آشت و جاں شکوہ بسریز برد
بنالش و آمد بہ یزدوان پاک	کہ وارم دے از اجل چاک چاک
حمالے نداد بایں یک فنی	ندانہ فن تازہ جاں کنی
برد جاں و نا پختہ درکارِ مرگ	جہاں نوشد و او ہماں کہنہ برگ
فرنگ آفریند بہر ہا شگرف	بر آگہ سوزد از قطرہ بحرِ شرف

کشد گرد اندیشه پر کارِ مرگ      همه حکمت او پر ستارِ مرگ  
 رود چوں ننگِ آبدوزش بدیم      ز طیاره او هوا خورده . هم  
 نه بینی که چشمِ جہاں بین بود      ہی گرد داز غازی او زور کور  
 تفنگش بکشتن چنان تیز دست      که افرشته مرگ را دم گست

فرست این کهن ابله را در فرنگ  
 که گیرد فنِ کشتن بید رنگ

## حور و شاعر

(در جواب نظم گوٹے موسوم بہ حور و شاعر)

حور

نہ بہ بادہ میل داری نہ بہ من نظر کشائی  
 عجب ایس کہ توندانی رہ و رسم آشنائی

ہمہ ساز جستجوئے ہمہ سوز آرزوئے  
 نفسے کہ می گزاری غزلے کہ می سرانی  
 بنوئے آفریدی چہ جہان و کائنات  
 کہ ارم بحشیم آید چو طلسم سیمائی!

## شاعر

دل بہ سرواں فریبی بہ کلام نیش دای  
 مگر ایں کہ لذت اور سدا بہ نوک خالی  
 چہ کفر نہ طرست من بہ عتام ورنہ ساز  
 دل بہ حسیں و دار چہ صبا بہ لالہ زالی  
 چہ نظر تہ ارسیر و بہ نگارہ نمبر و سدا  
 تپہ آرزو تہ بہ بہ بہ بہ بہ بہ بہ بہ

ز شرر ستارہ جویم ز ستارہ آفتابے  
 سر منزلے نذارم کہ مبیسرم از قرابے  
 چو ز بادہ بہارے قدحے کشیدہ خیر نم  
 غزلے و گرسرا کم بہ ہوائے نو بہارے  
 ظلم نہایت آں کہ نہایت تدارد  
 بہ نگاہ ناسیجے یہ دل امیر وایے  
 را بہ استعمال امیر و بہشت در سے  
 نہ نوائے در و مناسبت نہ غمے بہ تکیاے

# زندگی عمل

(در جواب نظم ہائے موسوم بہ "سوالات")

ساحل افتادہ گفت گر چہ بسے رستم

یہیچ نہ معلوم شد آہ کہ من چیتم

موج ز خود رفتہ تیز خرامیدہ گفت

ہستم اگر میروم گر نروم نیستم!

## اسکلت و لیلہ

طارق چو بر کنارہ اندلس سفینہ سوخت گفتند کار تو بہ نگاہ خرد خطاست

دوریم از سواد وطن یا ز چوں اسیم ترک سبب زوئے شریعت کجاو است

خدیجہ در سبب خویش بہ شمشیر برد گفت ہر ملک ملک است کہ ملک خدا ہے است

# جئے آب

بنگر کہ جئے آب چہ ستانہ می رو      مانند کہکشاں بگریبان مرغزار  
 در خواب باز بود بہ گہوارہ سبحاب      و اگر چشم شوق باغوش کو ہزار  
 از سنگر ترہ نغمہ شاید حسرا م او      سیلے او چو آئینہ بے رنگ بے عبار  
 زئی بحر بیکرانہ چہ ستانہ میرود  
 در خود بیکانہ از ہمہ بیگانہ میرود

در راہ او بہار پریشانہ آفرید      تر گس مید و لالہ مید و سمن مید  
 گل عشوہ داد و گفت یکے پیش پایست      خندید غنچہ دسرہ امان او کشید  
 تا آشنائے جلوہ فروشان سبز پوش      صحرا بریدہ ہسینہ کوہ و کمر درید

نوٹ۔ "جئے آب" گوٹے کی مشہور نظم موسوم بہ "نغمہ محکمہ" کا ایک نہایت آزاد ترجمہ ہے۔ اس نظم میں  
 ہودیوان مغربی سے بہت کچھ گئی تھی المانی شاعر نے رندگی کے اسلامی تخیل کو نہایت خوبی سے بیان کیا  
 جس میں ایک محوزہ اسلامی ڈرامہ کا جزو تھی جس کی تکمیل اس سے نہ ہو سکی۔ اس ترجمے سے صرف گوٹے  
 کا نقطہ انتخاب دکھانا مقصود ہے۔



ی. بحر بیکرانه چستانه میرود

در خود یگانه از همه بیگانه میرود

صد حج و نشت مرغ و کبک و مرغ و گنج و گنج  
گفتند ای بسطی زین باتوس از کار

ما را که راه از تنگ آبی نه پرده ایم  
از دستبرد ریگ بیابان نگاه دار

و اگر ده سینه را چه هوای شرق و غرب  
در برگرفته هم سفران ز بول و زار

ما بحر بیکرانه چستانه میرود

در صد هزار گوهر نیک و نه میرود

و بایچه پرورش زنده و شکری که نشود  
ز تنگ بے ادبی که بوی و بوی که نشود

یک سال بچیل کرد و نیش و نیش و نیش  
ز کمان شاه و یار و کشت و کشت و کشت

بیتاب و نیش و نیش و نیش و نیش  
ز نیش و نیش و نیش و نیش و نیش

ز نیش و نیش و نیش و نیش و نیش

ز نیش و نیش و نیش و نیش و نیش

# نامہ عالمگیر

بیکے از فرزندانش کہ دعائے مرگ پدر میکرد

ندانی کہ یزدان دیرینه بود      بے دید و سنجید و بست و کشت  
 ز ماسینہ چاکان این تیرہ خاک      شنید است صد نالہ دردناک  
 بے همچو شبیر در خول نشست      نہ یک نالہ از سینہ او گست  
 از گریہ پیر کغاں تپید      نہ از دردِ ایوب آہے کشید

مپندار آل کہنہ نچسیر گیر  
 بدام دعائے تو گردہ اسیر

# بہشت

کجا ایں روزگارے شیشہ بازے | بہشت ایں گنبد گرداں ندارد  
 ندیدہ در روزِ نذاں یوسفِ او | زینخایش دلِ نالاں ندارد  
 خلیلِ او حریفِ آتشِ نفیت | کلیمش یک شرورِ جاں ندارد  
 بہ مصرِ در نفیتِ دُورِ قیّام | خطر از لطمہ طوفان ندارد  
 یقین را در کیں بُوک و مگر نیست | وصال اندیشہ ہجران ندارد  
 کجا آلِ لذتِ عفتِ غلطِ سیر | اگر منزلِ روپِ چیاں ندارد

مزی اندر جہانے کورِ ذوقے

کہ یزدان دارد و شیطان ندارد

# کشمیر

رخت به کاشمیر کشاکوه و تل و دمن نگر  
 سبزه جهاں جہاں ہیں لالہ چمن چمن نگر  
 باد بہار موج موج مرغ بہار فوج فوج  
 صلصل و سار ز زوج زوج بر سزار و نگر  
 تازیہ فتد بہ زینتش چشم سپہر فتد باز  
 بستہ بچہ زر میں برقع نستر نگر  
 لالہ ز خاک بر دمسد موج آب جو تپید  
 خاک شر شر ز بین آب شکن شکن نگر  
 زخمہ بہ تازیہ ساز زن یادہ بہ سا تگیں بریز  
 قافله بہار را بخشن بخشن نگر

دختر کے برہمنے لالہ رخنے سمن برے  
چشم بروئے اوکشا باز بخویشتن نگر

## عشق

عقلے کہ جہاں سوز، یک جلوہ بیاکش      از عشق بیا موز، آئینِ جہاں ستابی  
عشق است کہ درجانت ہر کیفیت انگیز      از تابِ تپِ رمی تا حیرتِ فارابی  
ایں حرفِ نشاط اور می گویم رمی قصم      از عشق دل آساید یا ایں ہمہ بیتابی  
ہر معنی پچیدہ در حرف نمی گنجد  
یک لحظہ بدل در شو شاید کہ تو دریابی

# بندگی

دوش درمیکده ترساجی باده فروش      گفت از من سخن داری چو آویزه گبوش  
 مشرب باده گسار ان کهن این بود است      که تو از میکده خیزی بمستی همه هوش  
 من نگویم که فرو بند لب از نکست شوق      ادب دست مده باده باندازه نبوش  
 گم در ایم و لے ذوق طلب جو هر است  
 بندگی با همه جبروت خدائی مفروش

# غلامی

آدم از بے بصری بندگی آدم کرد      گوهرے داشت لے نذر قباد و جم کرد  
 یعنی از خوئے غلامی ز سنگاں خواهر است      من ندیدم که بنگه پیش سگے سر خم کرد

# چلیسان شمشیر

آن سخت کوشِ چسیت کہ گیرِ زنگِ آب    محتاجِ خنجرِ مثلِ سَکذرِ نمی شود  
مثلِ نگاہِ دیدہٴ نَمناکِ پاکِ رو    درِ بُوئے آبِ دامنِ او تر نمی شود

مضمون او بہ مصیعِ برجستہٴ تمام  
منت پذیرِ مصیعِ دیگرِ نمی شود

# جمہوریت

ترجیحِ معنیِ یکسانہٴ زردوںِ فطرتاںِ جوئی؟    زموراںِ شوخیِ طبعِ سیلمانے نمی آید  
کمرِ تیرا نہ خردِ تیرے جو رہاںِ مردمِ چہ کمانے شو    کہ از مغرورِ دودِ خردِ فکرِ انسانے نمی آید

# بہ مبلغِ اسلامِ فرنگستان

زمانہ باز برافروخت آتشِ مزہ  
 کہ آستخار شود چو ہر مسلمان  
 بیا کہ پردہ زدایِ جگر بر اندازیم  
 کہ آفتابِ جہانگیر شد ز عریانی  
 ہزار نکتہ زدوی پیشِ دبرانِ فرنگ  
 گد اختی صنماں را یہ علمِ برہانی  
 خبرشہرِ سلیمی بدہ حجازی را  
 شرارِ شوقِ فشاں در ضمیرِ تورانی  
 رہِ عراق و خراسانِ نلے مقامِ شہساز  
 بہ ہریمِ اعجیباں تازہ کن غزلِ خوانی  
 بسے گذشت کہ در انتظارِ زخمہ و رست  
 چہ نغمہ ہا کہ نہ خوں شد بہ ساز افغانی

حدیثِ عشق بہ اہلِ ہوس چہ میگوئی  
 کہ ہمہ ہوشِ ہر مسلمان

عراق، خراسان و مقام اصطلاحات موسیقی میں۔



# غنی کشمیری

غنی آل سخنگوئے مبل صفر      نواسخ کشمیر مینو نطیر  
 چو اندر سرا بود، در بستہ داشت      چو رفت از سر اتختہ را وا گذاشت  
 یکے گفتش اے شاعر دل رسے      عجب دارد از کار تو ہر کسے  
 بپاسخ چہ خوش گفت مردِ فقیر      فقیر و با تسلیم معنی امیر  
 زمن آنچہ دیدند یاراں و است      دریں خانہ جز من متاعے کجاست  
 غنی تان شید بہ کاشانہ اش      متاعے گرانے ست در خانہ اش

چو آل محفل افروز در خانہ نیست  
 ہتی ترازیں، یہیچ کاشانہ نیست

# خطاب بہ مصطفیٰ کمال پاشا ایدہ اللہ

(جولائی ۱۹۲۲ء)

اُمّے بود کہ ما از اثرِ حکمتِ او      واقف از سرِ نہا نخائے تقدیر شدیم  
اصلِ مایک شررِ باختہ رنگے بوست      نظرے کرد کہ خورشیدِ جہانگیر شدیم  
نکٹہٴ عشقِ فروشتِ دلِ پیرِ حرم      در جہاں خوارِ باندازہٴ تقصیر شدیم  
بادِ صحر است کہ با فطرتِ مادر سازد      از نفسِ ہائے صبا نچہٴ دلگیر شدیم  
آہِ آں غلغلہ کز گنبدِ افلاک گذشت      نالہ گردید چو پاسبندِ بزمِ وزیر شدیم  
اے بسا صید کہ بے دامِ بفتراک نہ دیم      در بغلِ تیر و کماں کشتہٴ نچیر شدیم  
”ہر کجا راہ دہد اسپِ براں تا ز کہ ما

بارہا مات دیں عرصہٴ متدیر نہ دیم“ (نظری)

## طیارہ

سرشاخِ گل طائرے یک سحر      ہی گفت با طائرانِ دگر  
 نڈا دند بال آدمی زادہ را      نہیں گیر کر دند ایں سادہ را  
 بد و گفتم "اے مرغِ بادِ سنج      اگر حرفِ حق با تو گوئم مرغ  
 ز طیارہ مابال و پر ساختم      سوئے آسماں رہگذر ساختم  
 چہ طیارہ آں مرغِ گردوں پر      پر او ز بالِ ملک تیز تر  
 بہ پرواز شاہیں بہ نیر و عقاب      بچشمش ز لاہور تا فاریاب  
 بگردوں خروشنده و تند چوش      میانِ نشیمن چو ماہیِ خموش  
 خرد ز آب و گل جبرئیل آفرید      زمیں، ابگردوں دلیل آفرید  
 چو آں مرغِ زیرِ کلام شنید      مرا یک نظر آشنا یا نہ دید  
 بشہ سہوارِ خارید و گفت      کہ من آہنہ گونی نذارم شکفت

مگر اے نگاہ تو بر چوں و چہند اسیرِ طلسمِ تو پست و بلند  
 تو کارِ زمیں را انگو ساختی؟  
 کہ با آسماں نیز پرداختی؟ (سعدی)

## عشق

آں حرفِ دل فروز کہ راز است و راز نیست  
 من فاش گوئمت کہ شنید؟ از کجا شنید؟  
 دزدید ز آسماں بہ گل گفت شبنمش  
 بلبل ز گل شنید و ز بلبل صبا شنید

# تهذيب

انسان که رخ ز غازه تهذيب بر فروخت  
 خاکِ سياهِ خویش چو آئینه وانمود  
 پوشید پنجه راته و ستانه حیر  
 افسونی فتم شد و تیغ از کمر کشود  
 این بواهبوس صنم کده صلح عام ساخت  
 رقصید گرد او بنوا بچنگ و عود  
 دیدم چو جنگ پرده ناموس او درید  
 جُرُیسِفِکُ الدِّهْمَا، "خَصِیمُ مَبِین" بنود

---

میں باقی

غزلیات



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# مِی بَاتِی

بهار تا به گلستان کشید بزم سرو  
 نوائے بلبل شوریده چشم غنچه کشود  
 گمان مبر که سرشتند در ازل گل  
 که ما هنوز خیا لیم در خمیسه وجود  
 به علم غنچه مشو کار می کشتی دگر است  
 فقیه شهر گریبان و آستین آلود



بہارِ برگِ پرآگندہ را بہم بر بست  
 نگاہِ ماست کہ بر لالہ رنگ و آبِ افروز  
 نظرِ بخویش فرو بستہ را نشانِ ایل است  
 دگر سخن نہ سزاید ز غائب و موجود  
 شبے بہ میکدہ خوش گفت پیرِ زندہ دلے  
 بہ ہر زمانہ خلیل است و آتشِ فرود  
 چہ نقشہا کہ نہ بستم بکارِ گاہِ حیات  
 چہ رفتنی کہ نہ رفت و چہ بودنی کہ نہ بود  
 بہ دیریاں سخنِ نرم گو کہ عشقِ غیب  
 بنائے بتکدہ افگند در دلِ محسوس

بخاکِ بہند نوائے حیات بے اثر است  
 کہ مردہ زندہ نگردد ز نعمتِ داؤد

۱ حلقہ بستند سر تر بیت من فوجہ گراں

دلبر اں زہرہ و شاں گلبدناں ہم ہر اں

در چین قافلہ لالہ و گل رخت کشود

از کجا آمدہ اند ایں ہمہ خونیں جگر اں؟

اے کہ در مدد سے جوئی ادب دانش و ذوق

نخرد بادہ کس از کار گہ شیشہ گراں!

حردان سز و دمراد رس حکیمانِ فرنگ

سینہ افروخت مرا صحبت صاحب نظر اں

بر کشم اں نغمہ کہ سرمایہ آب و گل تست

اے ز خود رفته تہی شوز نو اے دگر اں

کس ندانست کہ من نیز بہائے دارم

آں متاعم کہ شود دوست زو بے بصر اں

می تراشد فکرِ ما هر دم خداوندی دگر  
 رست از یک بند تا افتاد و در بندے دگر  
 بر سرِ بام آفتاب از چهره بیابا کانه کش  
 نیست در کوی تو چوں من آرزو مندے دگر  
 بسکه غیرت می برم از دیده بینای خورش  
 از نگه با فم به رخسار تو رو بندے دگر  
 یک نگه یک خنده در دیده یک تابناک  
 بهر پیمان محبت نیست سو گندے دگر  
 عشق را نازم که از بیتابی روزِ فراق  
 جان مارا بست پا در پیر و پیوسته دگر  
 تا شوی بیباک تر و ز ناله اے مرغِ بها  
 آتش گیسو از حریم سینه ام چندے دگر

۶ چنگِ تیموری شکستِ آہنگِ تیموری سست  
 ہیرِ بولِ می آرد از سازِ سمرقندے دگر

۷ رہ مدہ در کعبہ اے پیرِ حرمِ اقبال را  
 ہرزماں در آستیں دارِ دُخداوندے دگر

---

مرا زویدہٗ بینا شکایتِ دگر است  
 کہ چوں بجلوہ در آئی حجابِ منِ نظر است  
 بہ نوریاں ز منِ پا بہ گلِ پیامے گوئے  
 حذر ز مشقتِ غبارے کہ خویش تنِ نگر است  
 نوازِ نیم و بہ بزمِ بہارِ می سوزیم  
 شہر بہ مشقتِ پرما ز نالہٗ سحر است

از خود میدہ چه داند نوائے من ز کجاست  
 جهان او دگر است جهان من دگر است  
 مثال لاله افتادم بگوشه چمن  
 مرا ز تیرنگا ہے نشانہ بر جگر است  
 بہ کیش زندہ دلاں زندگی جفا طلبی است  
 سفر بکعبہ نکردم کہ راہ بے خطر است  
 ہزار انجمن آراستند و برچیدند  
 دریں سراچہ کہ روشن ز مشعل قمر است  
 ز خاک خویش بہ تقیہ آدمی ہر خیر  
 کہ فرصت دہد -- ہم ضرر است  
 اگر نہ بوالہوسی با تو نکستہ گوئم  
 کہ عشق بختہ نہ ٹائے لے از است

نوائے من بہ عجم آتش کہن افروخت  
عرب ز نعمت شوقم ہنوز بے خبر است

---

بایں بہانہ دریں بزمِ محرمے جویم  
غزلِ سراپا و پینامِ آشنا گویم  
بجلوتے کہ سخن می شود حجابِ آنجا  
حدیثِ دل بزبانِ نگاہ میگویم  
پئے نظارہ روئے تو می کنم پاکش  
نگاہِ شوق بہ جوئے سرِ شکِ می شویم  
چو غنچِ گرہِ بکارم گرہِ زندہ لے  
ز شوقِ جلوہ گاہ آفتاب می رویم

۵ چو موج سازد وجودم ز سیلِ بے پروا  
 گماں مبر کہ دریں بحرِ ساحلِ جویم  
 میانہ من داد و ربطِ دیدہ و نظر است  
 کہ در نہایتِ دوری ہمیشہ با اویم  
 کشید نقشِ جہانے بہ پردہٗ چشم  
 زدستِ شعبدہ بازے اسیرِ جاویم  
 درونِ گنبدِ در بستہٗ اشکِ نغمیدم  
 من آسمانِ کہن را چو خارِ پہلویم

بہ آشیاں نہ نشینم ز لذتِ پرواز  
 گہے بہ شاخِ گلِ گاہ بہ لبِ جویم

خیز و نقاب برکش، پر دگیان سازا  
 نغمہ تازہ یا دودہ، مرغِ نوا طبر ازرا  
 جادہ ز خونِ رہرواں تاختِ لالہ در بہار  
 ناز کہ راہ می زند و فائدہ نیاز را  
 دیدہ خواہ بناکِ او گر بہ چمن کشودہ  
 رخصتِ یک نظر دیدہ، نرگسِ نهم باز را  
 ”حرفِ نگفتہ شما، بر لبِ کوی کماں رسید“  
 از من بے زباں بگو، خلوتیانِ از را  
 سجدہ تو بر آورد، از دلِ کافرانِ خروش  
 اے کہ در از تر کئی پیشِ کساں نماز را  
 گر چہ مستعِ عشق را عقلِ بہائے کم ہند  
 من ندہم بہ تختِ جم، آہِ جگر گداز را



برہمنے بہ غزنوی گفت کرامتم نگر  
تو کہ صنم شکستہ، بندہ شدی ایاز را

بملا زمانِ سلطانِ خبرے دہم زرائے  
کہ جہاں تو اں گرفتِ بنوائے دگدائے  
مبتلعِ خود چہ نازی کہ بہ شہرِ دردمنداں  
دلِ غزنوی نیز د بہ تبسمِ ایازے  
ہمہ ناز بے نیازی، ہمہ ساز بے توانی  
دلِ شاہِ سرزہ گیر د زگدائے بے نیانے  
ز مقامِ من چہ پُرسی پلسمِ دلِ اسیرم  
بہ نشیبِ من ایشبے نہ فرازِ من فرائے

رہِ عاقلی رہا کن کہ با تو اوں رسیدن  
 بھلی نیاز مندے بہ نگاہ پاکبازے  
 یہ رہِ تو نامتِ محمؐ ز تعافِلِ تو حاتم  
 مں و جانِ نیم سوزے، تو و چشمِ نیم بانے  
 رہِ دیرِ تختِ گل ز جبینِ سجدہ ریزم  
 کہ نیازِ من بگنجِ بدو رکعتِ نمازے

ز ستیزِ آشنایاں چہ نیاز و نیازِ خیر  
 و لکے بہانہ سوزے بگجے بہانہ سازے

بیا کہ ساقی گل چہرہ دستِ بچکست  
 یمن ز بادِ بہاراں جوابِ ارژنگست

- حنا ز خونِ دل نو بهار می بسند  
 عروسِ لاله چه اندازد تشنه زنگ است  
 نگاره می رسد از نغمه دل افروز  
 بعضی که برو جالمه سخن تنگ است  
 بچشمِ عشق نگر تا سراغِ اگسیری  
 جہاں بچشمِ خرد سیمیا و نیزنگ است  
 ز عشق درسِ عمل گیر و هر چه خواهی کن  
 که عشق جوهرِ بهوش است و جانِ فرہنگ است  
 بلند تر ز سپهر است منزلِ من و تو  
 بر آہِ قافلہ خورشید میلِ فرنگ است  
 ز خود گذشتہ اے قطرہٗ خال اندیش  
 شدن بہ بحر و گہر بر نخواستن تنگ است

تو قدر خویش ندانی پس از تو گیسو  
و گرنه لعل درخشنده پاره سنگ است

صورت نه پرستم من، بتجانه شکستم من  
آل سیل سبک سیرم، بهر بند گستم من  
در بود و نبود من اندیشه گمنا داشت  
از عشق هویدا شد این نکته که هستم من  
در دیرین از من دور گشاید نماز من  
ز نابد و شستم من، تسبیح بدستم من  
سرمایه در و تو، غارت نتوان کردن  
اشک که نه ز دل خیزد، نه در دستم من

فسر زانہ بگفتارم، دیوانہ بہ کردارم  
از بادہ شوق تو ہشیارم و مستم من

۱ ہوائے فرودیں در گلستان مینامی سنا  
سبوا از غنچہ می ریزد، ز گل پیمانہ می سازد  
۲ محبت چوں تمام افتد، رقابت از میان خیزد  
بہ طوف شعلہ پروانہ با پروانہ می سازد  
۳ بہ ساز زندگی سونے، بہ سوز زندگی ساز  
چہ بیدرانہ می سوزد چہ بیتابانہ می سازد  
۴ تنش از سایہ بال تدریج لبر زہ می گیرد  
پوشائیں را وہ اندر نقش بادانہ می سازد

۵ بجو اقبال را اے باغبانِ نخت از چمن بند  
 کہ میں چادو نو امار از گلِ بیگانہ می سازد

۱ از ما بگو سلا مے آں ترکِ تند خورا  
 کاش زدا ز نگاہے یک شہرِ آرزو را  
 ۲ میں مکتہ را شناسد آں دل کہ درد مندست  
 من گر چہ تو بہ گفتم نشکستہ ام سبورا  
 اے بلبل از وفا بیش صد بار با تو گفتم  
 تو در کنار گیری باز میں رسیدہ بورا  
 ۳ رمزِ حیات جوئی؟ جز در پیشِ نیابی  
 در قلمِ آرمید ننگ است آبِ حوری

۵ شادم کہ عاشقان را سوزِ دوام دادی

درماں نیافریدی آزارِ جستجو

۶ گفتی مجھ و صالم بالا تر از خیالم

عذر تو آفریدی اشکِ بہانہ جو را

۶ از نالہ برگستانِ آشوب محشر آور

تا دم بہ سینہ چید گنڈار ہائے وہورا

آشنا بر خارِ رازِ قصتے ماساختی

در بیابانِ جنوںِ بردی، ماساختی

جرمِ ما از دانیہ تقصیر، از سجدہ

نے یاں بیچارہ می سازی نہ باماساختی

۳ صد جہاں می روید از کشت خیال ناچو گل  
 یک جہاں و آں ہم از خونِ متناہی  
 ۱ پر تو حسن تو می افتد بروں مانند رنگ  
 صورتِ مے پرودہ از دیو ارمینا ساختی

۵ طرحِ نوا فلک کہ ماجدّت پسند افتادہ ایم  
 ایں چہ حیرت خانہ امروز فردا ساختی

۱ خوش آنکہ رختِ خرد را بہ شعلہ مے سوخت  
 مثالِ لالہ متاعِ ز آتشے اندوخت  
 تو ہم ز ساغرِ مے چہ سرہ را نکلتاں کن  
 بہارِ ختمہ بہ شمشیرِ صوفیاں آموخت



۳ دلم تپید ز محرومی فقیہ حرم  
 کہ پیر میکدہ جامے بفتوائے نفروخت  
 ۱ مسیح قدر سرود از نوائے بے اثرم  
 ز برقِ نغمہ تو اں حاصل سکندر سوخت

صبا بہ گلشنِ ویرِ سلامِ ما برساں  
 کہ چشمِ نکتہ و راں خاکِ آں یارِ فروخت

بسیار بادہ کہ گردوں بکامِ ما گردید  
 مثالِ غنچہ نو اہا ز شاخارِ مید  
 خورم بیادِ تنکِ نوشیِ امامِ حرم  
 کہ جذبہِ صحبتِ یارانِ رازِ دالِ بخشید

۳ فزون قبیلہ آل نختہ کار باد کہ گفت

چراغِ راهِ حیات است جلوہٴ امید

۱ نوازِ حوصلہٴ دوستان بلند تر است

غزل سرِ اشدَم آنجا کہ سچکس نشنید

۲ عیارِ معرفتِ مشتری است جنسِ سخن

خوشم از آنکہ مستاع مرا کسے نخرید

۷ ز شعر و لکشر، قبال می توان دریافت

کہ درسِ فلسفہ میداد و عاشقی و رزید

تیر و سنان و خنجر و شمشیرم آرزوست

با من میا کہ مسلکِ شبِ تیرم آرزوست

۲ از بهر آشیانه حس اندوزیم نگر  
 باز این نگر که شعله و گیسوم آرزوست  
 گفتند لب به بند و ز اسرار ما مگو  
 گفتیم که خیر! نعره تکبیرم آرزوست  
 گفتند هر چه در دولت آید ز ما بخواه  
 گفتیم که بے جانی لقت بیم آرزوست  
 ۳ از روزگار خویش ندانم جز این قدر  
 خواهم زیاد رفته و تعبیرم آرزوست

۷ کو آں نگاہ ناز که آه دل و لم ر بود

غمرت در راه و همسایه بیم آرزوست

دانه سبجه به زنا رکشیدن آموز  
 گنگاه تو دو بین است ندیدن آموز  
 پاز خلوت کده غنچ برول زن چو شمیم  
 بانسیم سحر آمیز و وزیدن آموز  
 آفریدند اگر شب نیم بے مایه ترا  
 خیز و برداغ دل لاله چکیدن آموز  
 اگر ت خار گل تازه رس ساخته اند  
 پاس ناموس چمن دار و خلیدن آموز  
 باغبان گزیند ما بان تو بر کنند ترا  
 صفت سبزه دگر باره دیدن آموز  
 تا تو سوزنده تر دین ز آئی بیرون  
 عواست نیم کده گسرو سید آموز

تاکجا در تہِ بالِ دگراں می باشی  
 در ہوائے چمن آزادہ پریدن آموز  
 درِ بخت نہ ز دم، مُغ بِچکا نم گفتند  
 آتش در حرمِ افروز و تپیدن آموز

ز خاکِ خویش طلبِ آتشِ کیمیا نیست  
 تجلیِ دگرے در خورِ قضا نیست  
 بملکِ جم نہ ہم مصرعِ نطیسری را  
 "کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلہٗ مانیت"  
 اگر چہ عفتِ فصولِ پیشہٗ لشکرِ انجنت  
 تو دل گرفتہ نہ باشی کہ عشقِ تہا نیست

✓ توره شناس نہ وز مفتاح بنجیری  
 چہ نغمہ ایست کہ در بر بطریق نیست  
 ۴ نظر خویش چنان بستہ ام کہ جلوہ دوست  
 جہاں گرفت و مرا فرصت تماشا نیست  
 بیا کہ غلغلہ در شہر بسران قلینم  
 جنون زندہ دلال ہرزہ گرد صحرائیست  
 ز قید و صید ہنسنگار حکایتے آور  
 لگو کہ ز ورق و روشناس دور یا نیست  
 مرید تہمت آں رہبر زشت  
 بہ چاہ کہ در کوہ و بہت دریا نیست  
 ۵ شکر گاہ کہ در بہر بہر یا نیست  
 حذر ز بیعت پیرے کہ مرہ خوفا نیست

برہمنہ عرف نہ گفتن کمال گویائی است

## حدیثِ خلوتیاں جس پر رمزِ ایمانیت

موج را از سینہ دریا گستن می توان  
 بحر بے پایاں بجوئے خوش بستن می توان  
 از نوائے می توان یک شهر دل درخوش سازد  
 یک چرخ گل از نیسے سینہ جستن می توان  
 می توان صبر و شکیبایی است آموز کرد  
 شهر شکر از شکر و شیرین می توان  
 از نوائے می توان یک شهر دل درخوش سازد  
 یک چرخ گل از نیسے سینہ جستن می توان

گر بخود محکم شوی سیلِ پادشاهی چیت  
مثل گوهر در دلِ دریاستن می توان

من فقیر بے نیازم شرم این است و بس  
مومیائی خواستن توان، شکستن می توان

۱۹۱  
صد ناله شکایت، صدی بریز  
صد آه شرر ریز، یک شعر دلاویز  
در عشقِ بوسناکی، دلی که تفاوتِ حسیست  
آتشِ عشقِ بوسناکی، دلی که تفاوتِ حسیست



ہوشم بردے مطرب ہستم کندے ساقی  
 گلبانگِ دل آویزے از مرغِ سحر خیزے  
 از خاکِ سمرقندے ترسم کہ دگر خیزد  
 آشوبِ بلا کونست ہست نگامہ چنکیزے

مطرب غزلے بیتے از مرشدِ روم آور  
 تا غوطہ زند جانم در آتشِ تبریزے

باز رہِ عمر نہ دے دو چشمِ کرمہ زائے را  
 فوٹا حیرتِ دل آویزے از مرغِ سحر خیزے  
 نقشِ گویہ زائے از مرغِ سحر خیزے  
 بعبتِ خاکِ حشر می مژدہ خیزے را

قصہ دل نگفتنی است، دردِ جگر، نہفتنی است  
 خلوتیاں! کجا برم لذتِ ہائے ہائے را  
 آہِ درو نہ تاب کو، اشکِ جگر گداز کو  
 شیشہ بنگ می زخمِ عقل گرو کشائے را  
 بزم بہ باغ و راغ کش، زخمہ بہ تارِ چپک زدن  
 یادہ بخور، غزل سرائے، بند کشا قبائے را  
 صبح و مید و کارواں کرد نماز و خت بستی  
 تو نشیند، مگر زمرمہ درائے را

ما ز شہاں کی کشہ زخمِ روم می خورم

زنگرے ہو جس رب بہت ایں گدائے را

فریب کشمشِ عقل دیدنی دارد  
 که سیر قافله و ذوقِ رهنمائی دارد  
 نشانِ راه ز عقلِ هزار حیلہ می پرس  
 بیا که عشق کمالے ز یک فنی دارد  
 فرنگ گر چه سخن با ستاره میگوید  
 حذر که شیوہ اورنگِ جو زنی دارد  
 ز مرگ وز نیست چه پر سی دریں باطن کهن  
 کہ نیست کامش جاں مرگ جانمائی دارد  
 سه مزارِ شہیدان یکے عنان و رکش  
 کہ بے زبانی رُحرف گزشتنی دارد  
 و گردِ بشتِ عرب خیمہ زن کہ نہ نیم چشم  
 مے گذشت و جب بشکستی ار

✓ نہ شیخ شہر نہ شاعر نہ خرقہ پوش اقبال  
فقیہ راہ نشین است و دل غنی دارد

ترسرت جلوہ آں ماہِ تما سے دارم  
دست بر سینہ نظر بر لبِ پام سے دارم  
حسنِ می گفت کہ شام سے نہ پذیرد جسم  
عشقِ می گفت تب و تابِ دوا سے دارم  
نہ مامرد نہ اسیرم نہ بہ فردا نہ بہ دوش  
نہ نشیب نہ فراز سے نہ مقام سے دارم  
بارہ را نہ ہم دیکھ نہ گسار سے جویم  
دستِ اچھٹا اپنا سے دارم

بے نیازانہ زشوریدہ نواہم مگذر  
 مرغِ لاہو تم وازدوست پیامے دارم  
 پردہ برگیرم و در پردہ سخن میگویم  
 تیغِ خونریزم و خود را بہ نیامے دارم

بشاخِ زندگی مانم ز تشنہ لبی است  
 تلاشِ چشمہٴ حیاں و سیلِ کم طلبی است  
 ✓ حدیثِ دل بکہ گوئم چہ راہ برگیرم  
 کہ آہ بے اثر است گناہ بے اویلی است  
 غزلِ بزمِ خواں پردہ پست تر گرداں  
 ہنوز مالہ مرفاں نواہے زیر لبی است

متاعِ قافلہء ماجا زیاں بُردند  
 ولے زباں نکشائی کہ یارِ ماعربِ است  
 ۴ نہالِ ترکِ زبرقِ فرنگٹ بار آورد  
 ظهورِ مصطفویٰ را بہانہ بولہبی است  
 ۵ مسنجِ معنیٰ من در عیارِ ہند و عجم  
 کہ اصلِ این گہرا ز گریہ ہائے نیم شبی است

۶ بیا کہ من ز حُسمِ پیرِ روم آوردم  
 مے سخن کہ چہ الیائے زبا و دُعا بی است

فرقتے نہ نہشتِ عاشقِ در کعبہ و بیتخانہ  
 ایں جلوتِ چامانہ، آں خلوتِ چامانہ

- شادم کہ مزارِ من در کوئے حرم بستند  
 را ہے ز مرہ کاوم از کعبہ بہ بتخانہ  
 ۶ از بزمِ جہاں خوشتر از حور و جہاں خوشتر  
 یک ہمدم فرزاتہ و زیادہ سو و پیانہ  
 ہر کس تجھے دارد ہر کس سنجے دارد  
 در بزمِ تو می خیزد و افسانہ ز افسانہ  
 این کیست کہ برد لہا آوردہ بشنخونے؟  
 صد شہر متنا را یغما زد و دُترکانہ!  
 ۷ در دشتِ جنونِ من جبریلِ زیوں صیدے  
 یزدال بہ کمند آوردے بہمتِ مردانہ  
 اقبال پہ ٹیپہ دے کے کہ نہ پایہ گشت  
 رختِ دہشتِ مینخانہ

بے تو از خوابِ عدم دیدہ کشودن نتوان  
 بے تو بودن نتوان با تو نبودن نتوان  
 در جہاں است دلِ ماکہ جہاں در دلِ ماست  
 لب فرو بند کہ اس عفتدہ کشودن نتوان  
 دلِ یاراں ز نو اہائے پریشاںم سوخت  
 من از اں نغمہ تپیدم کہ سرودن نتوان  
 صدی از نیک افشانی ششہنم چہ شود  
 تب و تاب از جگر لالہ بودن نتوان

دلِ بحق بند و کشادے ز ساطینِ مطلب  
 کہ حبیب بر در این بستکہ سودن نتوان



ایں گنبدِ مینائی، ایں پستی و بالائی  
 در شد بدل عاشق، با ایں ہمہ پهنائی  
 اسرارِ ازل جوئی، بر خود نظرے و اکن  
 یکتائی، بسیار ی، پهنائی و پیدائی  
 لے جا، رقم آرم دید، آئے محبت صیت  
 در سینہ نیاسائی، از دیدہ بروں آئی  
 بر خیز کہ فرور دیں، افروخت چرخِ گل  
 بر خیز و دم بنشیں، بالالہ صحرائی  
 عشق است و نہ افسوس، حسن است و نہ آئیں  
 نے من بہ شمار آیم، نے توبہ شمار آئی  
 صدرہ بفاک بر شد، صدرہ نہ زمیں در شد  
 عافیتانی و فتغوری، حبشیدی و دارائی

ہم باخود و ہم با او، ہجراں کہ وصال است ایں؟  
 اے عقل چہ میگوئی، اے عشق چہ سنائی

بہ یکے از صوفیہ نوشتہ شد  
 ہوس منزل لیلیٰ نہ تو داری و نہ من  
 جگر گرمی صحرا نہ تو داری و نہ من  
 من جواں ساقی و تو پیر کہن میگرد  
 بزم ماتشہ و صہبانہ تو داری و نہ من  
 دل و دیں در گرو زہرہ و شانِ عجمی  
 آتشِ شوقِ سلیمیٰ نہ تو داری و نہ من  
 خزانے بود کہ از ساحلِ دریا چیدیم  
 دانہ گوہر بختا نہ تو داری و نہ من

دگر از یوسف گم گشته سخن نتوان گفت  
پیش خون ز لیلحانه تو داری نه من

به که با نورِ چسراغ ته داماں سازیم  
طاقتِ جلوه سینا نه تو داری و نه من

دلیل منزل شوقم بدامنم آویز  
سر ز آتش نا بجم نجاک خویش آمیز  
عروسِ لاله برون آمد از سرِ اچانه  
بیا که جان تو سوزم ز حرفِ شوق انگیز  
بهر زمانه به اسنوب تازه می گویند  
حکایتِ غنم فر باد و شربتِ پرویز

اگرچہ زادہ ہندم فردغ چشم من است  
ز خاک پاک بجنار او کایل و تبریز!

در جهان دل نادور قمر پیدا نیست  
انقلابیست لے شام سحر پیدا نیست  
وائے آل قافہ کز دنی محبت میجو است  
رنگزارے کہ دروینج خطر پیدا نیست  
بگذر از عفت و در آویز بوج ہم عشق  
کہ در آں جوئے تنک نایہ گهر پیدا نیست

آنچه مقصود تنگ و تار خیال من و تست

ہست زریں پیر و اسرار زریں پیر است

بگریہ ما بے اثر نالہ مانا رسا است  
 حاصلِ این سوز و سازیکِ دلِ خونین است  
 در طلبش دل تپید و دیرِ حرم آفرید  
 مایہ تمنائے او، او بتمنائے ماست  
 پر دگیان بے حجاب، من بہ خودی و شدم  
 عشقِ غیورم نگر! میلِ تماشا کر است  
 مطربِ مے خانہ دوشِ نکتہ و کُشِ سُرود  
 بادہ چشیدنِ خطا است بادہ کشیدنِ دوست  
 زندگی رہرواںِ رنگ و تازا است و بس  
 قافلہ موجِ راجادہ و منزلِ کجاست  
 شعلہ درگیرِ زوہرِ حس و خاشاکِ من  
 مرشدِ رومی کہ گفت "منزلِ ماکبر یا است

سوزِ سخن ز تالہ مستانہ دل است  
 این شمع را فروغِ زپا اٹھال است  
 مہشتِ کلیم و ذوقِ غنائے نداشتیم  
 غوغائے ماتر گردِ شعلہ بجائے دل است  
 ایں تیرہ خاکداں کہ چہاں نامِ کرد  
 فریبِ وہ پیکرے ز صنمِ خائے دل است  
 اندرِ رصدِ نشستہ حکیم ستارہ ہیں  
 درِ جستجوئے سرحدِ یہاں نہ رہا  
 لاوتیہاں اسپہ کہ تیرے کھنڈ  
 صوفی آثارِ کتب و تہذیب  
 محرابِ دعا و دعا  
 ز تالہ نہیں سستہ خانہ نشین

غافل ترے زمرہ مسلمان ندیدہ ام  
دل درمیان سینہ و بیگانہ دل است

---

سطوت از کوہ ستانند و بکا ہے بخشند  
کھلے جم گدا کے سر را ہے بخشند  
”دور رہ عشق فلاں بن فلاں چیزے طبیعت“  
ید بیضا سے کیسے بسیا سے بخشند  
نگاہ سے بخشند رشتہ کائنات میں  
گاہ یا شد کہ بزدانی چاہے بخشند  
فقر را نیز یہاں بان و جہاں گیر کنند  
گاہ یا شد کہ بزدانی چاہے بخشند

عشق پامالِ خود گشت و جہاں دیگر شد  
 بود آيا که مرا رخصتِ آبے بخشند

✓ نہ تو اندرِ سرمِ گنجی نہ درِ تخانہ می آئی  
 و لیکن سوئے مشتاقان چہ مشتاقانہ می آئی  
 ✓ نہ درِ یک کتہ نہ درِ دہرِ دہانِ مشتاقان  
 توصیہ حب خانہ آہستہ چہ اودانہ می آئی  
 بغارت می بری سببِ استیجِ خوانان را  
 بشتابن دل ز تاریاں ترکانہ می آئی  
 ✓ گہے صد شکر بخیزی کہ خون و سال نی  
 گہے در انجمن باشیشہ و پیمانہ می آئی



بر خیل کیلئے بے محابا شعلہ می ریزی  
 تو بر شمعِ یکتا صورتِ پروانہ می آئی  
 بیا اقبال جاے از خستہ خانِ خوی و رکش  
 تو از میحانہ مغرب ز خود بیگانہ می آئی

تنہا آبِ تکرہ عجم ز سد بسوز و گداز من  
 کہ بیک سخا محمّد عربی گرفت حجاز من  
 یہ کہنم کہ عقل بہانہ جو گر ہے بروئے گرفتہ زند  
 نترے اکہ گردش چشم تو نکند ظلمت حجاز من

برسد ہر لکڑی اخروہ بہ قپدن دل زندہ  
 بکشتہ فوسہ ابرو اسحر حرم ہوز و گداز من

ر مثل آئینہ مشو محو جمال دگراں  
 از راز و دیدہ فرو شمع خمال دگراں  
 آتش اقبال مرغانِ حرمِ بیرون  
 آشیانی کہ ہنای بہنای دگراں  
 در جہاں بال و پر خویش کنودن آواز  
 کہ پریدن نتوان با پرو بال دگراں  
 مرز آذر دم و آں گوہِ غب و ہم کہ مرا  
 می توان کشت بیک جامِ زلال دگراں

۴۱ اے کہ نزدیک تر از جانی و پنهان زنگی  
 ہجرت و خوشترم آید ز دہریں دگراں

۱ جہانِ عشق نہ میسری نہ مسروری داند

ہمیں بس است کہ آئین چاکری داند

۲ نہ ہر کہ طوفِ بتے کرد و لبستِ مژنا رے

صنم پرستی و آدابِ کافری داند

۳ ہزار خلیب و صد گونہ اثر در است اینچہ <sup>میں سے جو دگر</sup> <sub>تلا</sub>

نہ ہر کہ جانِ جویں خورِ حیدری داند

۴ بچشمِ اہل نظر از سکندر افروز است

گداگرے کہ مالِ سکندری داند

۵ بعشوہ ہائے جوانانِ ماہِ سیما چیت

در آ بخلقہ پیرے کہ دوسری داند

۶ فرنگِ شیشہ گری کرد و جامِ مینار تخت

بحیرتم کہ ہمیں شیشہ را پری داند

✓ چه گوشت ز مسلمان نامسلمانے  
 جزایں کہ پورِ خلیل است و آذری داند  
 ر یکے بہ غمکہ من گذر کن و بسگر  
 ستارہ سوختہ کیمیاگری داند

✓ بیاب مجلس اقبال و یک دوساغرش  
 اگر چه سرتراشده قلندری داند

۱ خواجہ نیست کہ چوں بندہ پرتاثر نیست  
 بندہ نیست کہ چوں خواجہ شریاف شایع نیست  
 ۲ گر چه اطور و کلیم است بیان و اعط  
 تاب آں جلوہ مایسنہ گفتاثر نیست

۳ پیرِ مصلحتار و محب از آور دست

ورنه باز هره و شاں ایچ مکر کارش نیست

۶ ۴ دل با و بنده و ازین خرقه فروشاں بگریز

نشوئی اصدید غزالے کہ ز تار تار ش نیست پیر

۵ نعمت عافیت از بر بط من می طلبی؟

از کجا بر کشم آں نعمت کہ در تار ش نیست

دل با نقشه زد و بر بسنی کرد و لے پیر

آں چناں کرد کہ شائسته ز تار ش نیست

۷ عشق در صحبت میخانه بگفتار آید

ز آنکہ در دیر و رسم محرم امرارش نیست

- ۱ بیا که بلبل شوریده نغمه پرداز است
- عروس لاله را پا کرشمه و ناز است
- ۲ نواز پرده غیب است ای مقام شناس
- نه از کلوئے غزل خوان از رگ ساز است
- ۳ کسے کہ ز نغمه رساند بتا ساز حیات
- ز من بگیر که آں بنده محرم راز است
- ۴ مرا ز پر دگیب این جہاں خبر دادند
- ولے زبان نکشایم کہ چرخ کج باز است
- ۵ سخن درشت گود طریق یاری کوش
- کہ صحبت من و تو در جہاں خدا ساکن است
- ۶ کجاست منزل ای کجاست آن تیرہ ہما
- کہ ہر چہ هست چو ریگ و دل بہ پرواز است

۱ تنم گلے ز خیا بانِ جنت کشمیر  
دل از حریمِ حجاز و نوازِ شیراز است

خاکیم و تند سیرِ مثالِ ستاره ایم  
در نیلگوں میے بتلاشِ کناره ایم  
۲ بود و نبود ماست ز یک شعلہ حیات  
از لذتِ خودی چو شررِ پاره پاره ایم  
یا نوریای بگو که ز عقلِ بلند دست  
ما خکیاں بدوشِ ثریا سواره ایم  
در عشقِ غنچه ایم که لرزد ز باد صبح  
در کارِ زندگی صفتِ سنگِ خاره ایم

چشم آفریده ایم چون ز گس دریں حسین  
رو بند بر کشا که سراپا نطاره ایم

عرب از سر شکِ خونم همه لاله زار بادا  
عجم رمیده بورا نفسم بهار بادا  
تیش هست ندکا فی تیش همه جاودانی  
همه ذره بائے خاکم دل بهیتر ار بادا  
نه به جادو قمارش نه به منزله مقاش  
دل من مسافر من که خدایش یار بادا  
حذر از خود که بند همه نقش نامرادی  
دل بابر دیا باز سے که گسته تار بادا



✓ تو جوانِ خام سوزے، سخم تمام سوزے  
 غزلے کہ می سرایم تو سازگار با دا  
 چو بجان من در آئی دگر آرزو نہ بینی  
 مگر ایں کہ شبِ نیم تویم بے کنار با دا

ۛ نشود نصیبِ جانت کہ دے و ترار گیرد  
 تب تابِ زندگانی بتو آشکار با دا

نظر تو ہمہ تقصیر و حسرت کو تہای  
 نرسی جز بہ تقاضائے کلیمِ الہی  
 راہ کو راست بخور و غور نہ تے ایسا کارِ  
 چادہ را گم کن سند در تہ وریا ما ہی

حاجتے پیش سلاطین نبرد مرد و غیور  
 چہ تو اں کرد کہ از کوہ نیاید کاهی  
 مگذر از نغمہ شو قم کہ بیابی دروے  
 رمزدرویشی و سرمایہ شاہنشاہی  
 نفسم با تو کن آخچہ بگل کرد نسیم  
 اگر از لذت آہ سحری آگاہی

اے فلک چشم تو بیباک و بلا جوست ہتوز  
 می شناسم کہ تماشا ئے دگر می خواہی

سرخوش از بادہ تو خم شکنے نیست کہ نیست  
 مست لعلیں تو شیریں سخنے نیست کہ نیست

✓ در قبائے عربی خوشترک آنی بہ نگاہ  
 راست بر قامت تو پیر بنے نیست کہ نیست  
 گر چہ لعل تو خوش است ولے چشم ترا  
 بادل خون شدہ مانحنے نیست کہ نیست  
 ✓ تا حدیث تو کنم بزم سخن می سازم  
 ورنہ در خلوت من انجنے نیست کہ نیست

اے مسلماناں دگر اعجازِ سیماں آموز  
 دیدہ بر حاتم تو اہرمنے نیست کہ نیست

اگر چہ زیب سرش افسر و کلا ہے نیست  
 گدائے کوئے تو کمزیر یا دشابے نیست

بخواب رفتہ جو آنان و مُردہ دل پیراں  
 نصیب سینہ کس آہِ صبحِ گما ہے نیست  
 بایں بہانہ بدشتِ طلبِ ز پامشیں  
 کہ ور زمانہ ما آشنائے را ہے نیست  
 ز وقتِ خویش چہ غافل نشسته دریاں  
 زمانہ کہ حسابش ز سال ما ہے نیست  
 وریں رباطِ کہن چشمِ عافیت داری؟  
 ترا بکشمکشِ زندگی نگاہے نیست  
 گناہ ما چہ نویسند کاتبانِ عمل  
 نصیب ما ز جہان تو چہ رنگہ ہے نیست  
 بیا کہ دامنِ اقبال را بدست آریم  
 کہ او ز خرقہ و سر و شانِ خانقاہے نیست

شعلہ در آغوشِ درو عشق بے پروائے من  
 بر نخیزد یک شرار از حکمتِ نازائے من  
 چوں تمام افتد سراپا ناز می گرد دنیا ز  
 قیس را ایلمے ہی نامست در صحرائے من  
 بہر دہلیز تو از ہندوستان آوردہ ام  
 سجدہ شوقے کہ خوں گردید در سیائے من  
 تیغِ لا در پنجبِ این کا فردیر مینہ  
 باز بنگر در جہاں ہنگامہِ الاٹے من  
 گردشے باید کہ گردوں از ضمیر روزگار  
 دوش من باز آر داند کسوتِ فردائے من  
 از سپہر بارگاہت یک جہاں و افرضیب  
 جلوہ داری در یغ از وادی سینائے من

یا حسد اور پردہ گویم یا تو گویم آشکار  
یا رسول اللہ! او پہنان و تو پیدائے من!

---

بتانِ تازہ تراشیدہ دریغ از تو  
درونِ خویش نہ کاویدہ دریغ از تو  
چناں گداختہ از حرارتِ افرونگ  
ز چشمِ خویش تراویدہ دریغ از تو  
بکوچہ کہ دہد خاک را بہائے بلند  
بہ نیم غمرہ نیز زیدہ دریغ از تو  
گر فتم ایں کہ کتابِ خرد فرو خواندی  
حدیثِ شوق نہ ہمیدہ دریغ از تو

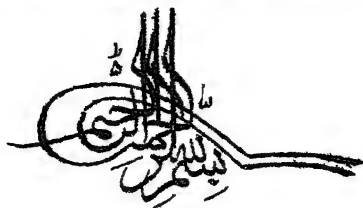
طواف کعبه زدی گرد دیر گردیدی  
نگه بخویش نه پشیمده دروغ از تو

---

نفسِ فرنگ







# نقشِ فرنگ

## پیام

از من لے باد صبا گوے بدانے فرنگ  
 عقل تا بال کثود است گریه آرزو است  
 برق را این بجگر می زند آں رام کند  
 عشق از عقلی نه لایطش جگر داری تر است

چشم جز زنگِ گل و لاله تبیند ورنه  
 آنچه در پرده زنگ است پدیدار تر است  
 عجب آن نیست که اعجازِ مسحا داری  
 عجب این است که بیماری تو بیمار تر است  
 دانش اندوخته دل ز کف انداخته  
 آه ز آلِ نفثه گر آن سایه که در باخته  
 حکمت و فلسفه کائست که پایانش نیست  
 سیلی عشق و محبت به دستانش نیست  
 بیشتر راه دل مردم بیدار زند  
 فتنه نیست که در چشم خندان نیست  
 دل ز نارِ خنک او به تپیدن رسد  
 آتش در خلش غم ز پنهانش نیست

دشت و کھسار نور دید و غزالے نگرفت  
 طوفِ گلشن زد و یک گل بہ گیر بانشنیت  
 چارہ ایں است کہ از عشق کشائے طلبیم  
 پیش او سجدہ گزاریم و مرادے طلبیم  
 عقل چوں پائے دریں راہ خم اندر خم زد  
 شعلہ در آب دوانید و جہاں برہم زد  
 کیمیا سازی اور یک رواں راز رکرد  
 بر دل سوختہ اکسیرِ محبت کم زد  
 وائے برسادگی ماکہ فسونش خوردیم  
 رہزنے بود کمیں کرد و رہ آدم زد  
 ہنرش خاک بر آورد ز تہذیبِ فرنگ  
 باز آل خاک بحشیم پس مریم زد

شررے کاشتق و شعلہ درودن تا کے  
 عفتہ بر دل زدن و باز کشودن تا کے  
 عقل خود میں دگر و عقل جہاں میں دگر است  
 بال بیل دگر و بازوئے شاہیں دگر است  
 دگر است آں کہ پردوائے افتادہ ز خاک  
 آں کہ گیرد خورش از دانیہ پیروں دگر است  
 دگر است آں کہ زندسیر چمن مثل نسیم  
 آں کہ در شد بہ ضمیر گل و نسیم دگر است  
 دگر است آنسوئے نہ پردہ کشادن نظریے  
 ایں سوئے پردہ گماں و ظن و تخمین دگر است  
 اے خوش آں عقل کہ پہنائے دو عالم با اوست  
 نور افروخته و سوز دل آدم با اوست

ماز خلوت کده عشق بروں تاخت ایم  
 خاک پارا صفت آئینه پرداخت ایم  
 در نگر مہبت مارا کہ بہ دارے فکینم  
 دو جہاں را کہ نہاں بردہ نہاں باخت ایم  
 پیش مامی گذرد دسلہ شام و سحر  
 بر لب جوئے رواں خمیہ برافراخت ایم  
 در دل ماکہ ہریں دیر کہن شیخوں بخت  
 آتشے بود کہ در خشک و تر انداخت ایم  
 شعلہ بودیم شکستیم و شہر گر دیدیم  
 صاحب فوق و تحت و نطن گر دیدیم  
 عشق ز آتش و سس و شہ و ہر بہر بست  
 آدم از فتنہ او ہمہ روز ای شہ بست

رزم بر بزم پسندید و سپاہ آراست  
 تیغ او جز بہ سرو سیئہ یاراں نہ نشست  
 رہزنی را کہ بن کرد جہاں بانی گفت  
 ستم خواجگی او کمر بندہ شکست  
 بے حجابانہ بیابانگ دف و نئے می قصد  
 جامے از خون عزیزان تنک مایہ بدست  
 وقت آں است کہ آئین دگر تازہ کنسیم  
 لوح دل پاک بشوئیم و ز سر تازہ کنسیم  
 افسر پادشہی رفت و بہیمائی رفت  
 نئے اسکندری و نغمہ دارائی رفت  
 کوہن تیشہ بدست آمد و پیر ویزی خواست  
 عشرت خواجگی و محنت لالائی رفت

یوسفی راز اسیری بہ عزیزی بردند  
 ہمہ افسانہ و افسون ز لیلی رفت  
 راز ہائے کہ نہاں بود بہ بازار افتاد  
 آں سخن سازی و آں انجمن آرائی رفت  
 چشم بکشاے اگر چشم تو صاحب نظر است  
 زندگی در پئے تعمیر جہان دگر است  
 من دریں خاک کہن گو بہر جاں می بینم  
 چشم ہر ذرہ چو انجمن نگران می بینم  
 دانش را کہ باغ خوشی ز میں است بہ ہنوز  
 شارب و رشخ و بروہ و نہر و جواں می بینم  
 کوہ و اہل پر کاہ سبک تو یا بہ  
 پر سکاہ یہ صفت کوہ راں می بینم



انقلابے کہ گنج بہ صمیمیہ افلاک  
 بنیم و ہر سچ ندانم کہ چساں می بینم  
 حرم آں کس کہ دریں گرد سوارے بیند  
 جو ہر لغمہ ز لرزیدن تارے بیند  
 زندگی جوئے رواں است درواں خواہد بود  
 ایں مے کہنہ جواں است و جواں خواہد بود  
 آنچہ بود است و نیاید ز میاں خواہد رفت  
 آنچہ بالیست و نبود است ہماں خواہد بود  
 عشق از لذت دیدار سراپا نظر است  
 حسن شائق مہر است و عیاں خواہد بود  
 آں زینے کہ بردگر نہ غویش زدہ ام  
 اشک من در جگرش لعل گراں خواہد بود

”مژده صبح دریں تیره شبانم دادند  
 شمع کشتند و ز خورشید شام دادند“

---

## جمعیت الاقوام

برفتد تار و شش رزم دریں بزم کهن  
 در دمنده این جهان طسج نوا تا اخته اند  
 من ازین بیش ندانم که کفن دروے چند  
 بهر تقسیم قبور انجمن ساخته اند!

---

# شوپن ہارونیٹشا

مرغے ز آشیانہ بسیر چمن پرید  
 خالے ز شاخ گل بہ تن تازکش غلید  
 بدگفت فطرت چمن روزگار را  
 از درد خویش و ہم ز غم دیگران تپید  
 داغے ز خون بیگنہ لاله را شہر و  
 اندر طلسم غنچہ فریب بہار دید  
 گفت اندریں سرا کہ بنالیش فسادہ کج  
 صحیح کجا کہ چرخ درو شاہمانہ چید  
 نالید تا بچو صلہ آل نوا طہراز  
 خوں گشت نعمہ ز زو و چشمش فرو چکید

سوزِ فغانِ او بدلِ ہد ہدے گرفت  
 بانوکِ خویش خازنِ اندامِ او کشید  
 گفتش کہ سودِ خویش ز جیبِ زیاں برآر  
 گلُ از سگافِ سینہ زرنابِ آفرید  
 درماں ز درد ساز اگر خستہ تن شوی  
 خوگر بہ خار شو کہ سراپا چمن شوی

## فلسفہ سیاست

فلسفی را با سیاست دال بیک میزائ مسخ  
 چشم آں خویشید کوئے دیدہ ایں یے منی  
 آں تراشد قولِ حق را حجتِ ناستوار  
 ویں تراشد قولِ باطل را دلیلِ محکمہ!

# صحبتِ فکاں

(در عالم بالا)  
ٹالسٹائے

بارکش اہرن لشکری شہریار      از پٹے نانِ جویں تیغِ ستم برکشید  
زشتِ چشمش نکوست مغزند اندر پوت      مروکِ بیگانہ دوستِ سینہ خولیشاں ریدا  
داروئے بیہوشی است تاجِ کلیسا، وطن      جانِ خداداد را خواجہ بجائے خرید

کارل مارکس

راز دانِ جزو و کل از خویش تا محرم شد است  
آدم از سرمایہ داری قائل آدم شد است

ٹالسٹائے :- روس کا مشہور صلح جس نے یورپ کی سرمایہ داری کے خلاف آواز بلند کی  
کارل مارکس :- جرمنی کا مشہور سرائی باہر اقداء و بیات جس نے سرمایہ داری خلاف قلمی جہاد کیا اس کی  
مستہور کتاب جو سو سرمایہ کو نہ پہنچتے کہ کی بائبلِ تقدیر کرنا چاہتے۔

# بیگل

جلوه و دماغ و اغ معنی مسرور  
عین حقیقت بگر حنظل و انگور را  
فطرت اصدا و خیزندت پیکار واد  
خواج و مزدور را آمو و مامور را

## طالشاے

عقل دور و آفرید فلسفه خود پرست  
درس صامی و بی بنده مزدور را

## مزدک

دانه ایران ز کشت زار و قیصر بر دمید  
مرب نوحی رقص اندر قصر سلطان امیر  
ماتے داکش فرود می موز و خلیل  
تا ہی گرد و حرمش از خداوندان بیر  
دور پر ویزی گزشت ای کشت و پخته نیا  
تا یگا گزشت به خود را از سیر و یاز گسر

## کله بار

نگارین که بے سر و پا  
ستیزه کیش و ستم کوش و فتنه انگیز است

بروں او ہمہ بزم و دروین او ہمہ رزم  
 زبان او ز مسیح و دلش ز چنگیز است  
 گسست عقل و جنوں نگ بست و دیدہ گداخت  
 در آ بجلوہ کہ جانم ز شوق لبریز است  
 اگر چه تیشہ من کوہ را ز پا آورد  
 ہنوز گردش گردوں بکام پرور است  
 ز خاک تا بہ فلک ہر چہ ہست رہ پیماست  
 قدم کشائے کہ رفتار کارواں تیز است

## نیش

از سستی عناصرِ انساں دلش تپید  
 افکند در فرنگ صد آشوبِ تازہ  
 فکرِ حکیم پیکرِ محکم تر آفرید  
 دیوانہ بکار گہ شیشہ گر رسید

# حکیم آئن سٹائن

جلوہ می خواست مانند کلیم ناصبہ  
 تا ضمیرِ ستیز او کشود اسرارِ نو  
 از فرازِ آسماں تا چشمِ آدم یک نفس  
 زود پروازے کہ پروازش نیاید در شعور  
 خلوت او در زغالِ تیرہ قام اندر مخاک  
 جلوتش سوزد درختے را چو خس بالائے طور  
 بے تغیر در طلسم چون چند و بیش و کم  
 برتر از پست و بلند و دب و زود و نرود و دور  
 در نهادش تار و شید و سوز و ساز و مگ و بست  
 اہرن از سوزِ او و سازِ او جبریل و حور

آئن سٹائن - چھٹی کا مشہور ماہر ریاضیات و طبیعیات جس نے حال میں نوبل انعام یافتہ کا حیرت انگیز انکشاف کیا ہے۔



من چه گویم از مقامِ آں حکیم نکتہ سنج  
کرده زرد شسته ز نسلِ موسی و ہارون ظہور!

## پائون

مثلِ لالِ رنگِ شعلہ از زمینِ وید  
اگر بہ خاکِ گلستانِ ترا و از جاش  
نمود در خورِ طبعش ہوئے سرو و قرنگ  
بیدِ پیکِ محبتِ سوزِ بیتا مش  
خیالِ او چہ پیرِ نغانہ بنا کرد است  
شبابِ نشِ کسند از جلوہ میب باش  
گذاشت طرے سنی نسیمِ خود را  
کہ سازگار تر افتاد بہ پیش

## نیشا

گروا خواہی ز پیش او گریز      در ز ککش غریو تیز راست  
 نیشتہ اندر دل مغرب فشرد      دستش از خون چلیپا احمر است  
 آنکہ بطبع حرم تب نہ ساخت      قلب او مومن و دانش کافر است  
 خویش را در تار آل مہ و د سوز  
 ز آنکہ بستان خلیل از آذر است

نوٹ :- نیشا نے مسیحی فلسفہ اخلاق پر زبردست حملہ کیا ہے۔ اس کا دماغ اس لئے کافر ہے کہ وہ خدا کو کہہ رہے کہ بعض اخلاقی نتائج میں اس کے افکار مذہب اسلام کے بہت قریب ہیں۔ ”قلب او مومن و دانش کافر است“ بنی کریم نے اس قسم کا جملہ امیہ ابن الصلت (عرب شاعر) کی نسبت کہا تھا۔ آمَنَ لِسَانُهُ وَكُفَرَ قَلْبُهُ

آزمیدہ تش

# جلال و مہک

می کشودم شبے بن سخن و فکر  
 آنکہ اندیشہ اش برہنہ نمود  
 پیش عرض خیال او گیتی  
 چوں بدریائے او فرو فرستم  
 خواب بر من مید افشونے  
 نگہ شوق تیز تر گر دید  
 آفتابے کہ از تجلی او  
 شعلہ اش در جهان تیرد نہاد  
 معنی از حرف او ہی روید  
 گمست یا من، چہ حقشہ بر خیسر  
 عفتہ ہائے حکیم المانی  
 ایدی راز کسوت آنی  
 خجل آمد ز تنگ دامانی  
 کشتی عمتل گشت طوفانی  
 چشم بستم ز باقی وفاقی  
 چہرہ بنمود پیروز دانی  
 اُفق روم و شام نورانی  
 بہ بیاباں چسرخ رہبانی  
 صفت لالہ ہائے نعمانی  
 بہ سراپے سفینہ می رانی؟

بہ حسد راہِ عشقِ می پوئی؟  
 بہ چسراغِ آفتابِ می جوئی؟

## پیو فی

شاعر جوانِ مرگِ ہنگری کہ در معرکہ کارزار در حمایتِ وطن کشتہ  
 و نعل و نیافتند تا یادگارِ حساکی از و بماند  
 نفسے دریں گلستاں ز غوس گلِ مژدی  
 بدلے غمے فرودی ز دلے مجھے رہودی  
 تو بخونِ خویش بستی کفِ لاله انگاہے  
 تو باہِ صبحِ گاہے دلِ غمخیز را کثودی  
 بنوائے خود گم استی سخن تو بر سر تو  
 بہ زمیں نہ باز رفتی کہ تو از زمیں نہ بودی!

# مجاوہ مابین حکیم فرسوی اس گسٹس کو متُ مردِ مزدور

حکیم

”بہنی آدم اعضائے یکدیگر اند“ ہماں نخل راشخ و برگ ویراند  
دماغ ارخروز است از فطرت است اگر پاز میں ساست از فطرت است  
یکے کار فرما، یکے کار ساز نیاید ز محمود کار ایاز  
نہ بینی کہ از قسمت کار زلیست

سراپا چمن می شود خار زلیست؟

مردِ مزدور

فریبی بجکت مرا اے حکیم کہ نتوان شکست این طلسم قدیم  
مس خام را از زرا اندود؟ مرا خوئے تسلیم نمود و دہ؟  
کنذ بحسرا آبنایم اسیر زخار اُبر و نیشہ ام چوئے شیر

حق کو کہن دادی اے نکتہ سنج      بہ پرویز پر کار و تاب زده رنج ؟  
 خطارا بحکمت مگر دال صواب      خضر را نگیسری بدام سراب  
 بدوش زیں، بار، سرمایہ دا      نذار گذشت از خور و خواب کار  
 جہاں راست بہروزی از دست فرود      نہانی کہ این سیج کار است دوزد

پئے جرم او پوزش آورد ؟  
 بایں عقل و دانش فصول خورد ؟

میکل

حکمتش معقول، با محسوس دغوت زلفت  
 گر چه بکفر و کبر و پیرایہ پوشد چوں کس  
 طائر عقل، فلک بہرہ از او، ان کہ حیثیت ؟  
 تا کیاں کر زنی، حق را بہ کبر و کبر ؟

# جلال و گوٹے

نکتہ دانِ المنی را در ارم	صحبتے افتادیا پیر عجم
شاعرے کو ہمو آں عالی جناب	نیت پیغمبر ولے دار و کتاب
خواہد بردانائے اسرارِ قدیم	قصہ پیمایا بلیس و حکیم
گفت رومی اے سخن را جاں نگار	تو ملک صید استی و نیرداں سخا
فکر تو در کنجِ دل خلوت گزید	ایں جہان کہنہ را بار آفرید
سوز و ساز جاں بہ پیکر دیدہ	در صدفِ تعمیر گوہر دیدہ

نوٹ: نکتہ دانِ المنی سے مراد گوٹے ہے جس کا ڈراما "فوسٹ" مشہور و معروف ہے اس ڈرامے میں شاعر نے حکیم فوسٹ اور شیطان کے عہد و پیمایا کی قدیم روایت کے پیرائے میں انسان کے امکانی نشوونما کے تمام مباح اس خوبی سے بتائے ہیں کہ اس سے بڑھ کر کمالِ فن خیال میں نہیں آسکتا۔

ہر کسے از رمز عشق آگاہ نیست    ہر کسے شایانِ ایں درگاہ نیست  
 و اند آں کو نیکبخت و محرم است  
 زیر کی زابلیس عشق از آدم است (روحی)

## پیغامِ برگساں

تا بر تو آشکار شود رازِ زندگی  
 خود را جد از شعلہ مثالِ شریکین  
 بہر لطفِ ارہ جز نگاہِ شناسار  
 در مرز و بومِ خود چو غریباں گذر کن  
 نقشے کہ بستہ ہمہ او ہامِ باطل است  
 عقلے بہم رساں کہ ادب خورد و دل است



# مینخانہ فرنگ

یاد آیا مے کہ لودم درخستانِ فرنگ  
 جام اور روشن تر از آئینہ اسکندر است  
 چشمِ مستِ مے فروشش بادہ را پروردگار  
 بادہ خواراں را کجاء ساقی اش بغیر است  
 جلوہ او بے کلیم و شعلہ او بے خلیل  
 عقلِ ناپرواستِ عشقِ راغز تکرست

درہو ایش گرمیِ یک آہ بیتابانہ نیست  
 رہا ایں مینخانہ را یک لغزشِ متانہ نیست

# موسیقی لینن و سیریم

## موسیقی لینن

بے گذشت کہ آدم دریں سرای کهن  
 مثال دانه تیر سنگ آسیا بود دست  
 فریب زاری و افسون قیصری خور دست  
 اسیر خلعت دام کلیسیا بود دست  
 غلام گر سنہ دیدی کہ بر درید آخر  
 مقبض خواجہ کہ رنگیں خونِ مایہ بود دست  
 شرار شش قہور گنہ سماں مٹخت  
 روانے پیر کلیسا، قبائے سلطان مٹخت

لینن۔ صدر جمہوریہ اشتراکیر روسیہ

# قصہ ولیم

گناہِ عشوہ و نازِ بہتان چسیت      طواف اندر سرشتِ برہمن ہست  
 دما دم نو خداوندان ترا شد      کہ ہزار از خدایان کہن ہست  
 ز جورِ رہزناں کم گو کہ رہو      متاعِ خویشِ خود را بہن ہست  
 اگر تاجِ کئی جمہور پوشد      ہماں ہنگامہ ہا در انجمن ہست  
 ہو س اندر دل آدم نہ میرد      ہماں آتش میان مرزغن ہست  
 عروسِ اقدارِ سحر فن را      ہماں بیچاکِ زلفِ پر شکن ہست

”نماند نازِ شیریں بے حسدِ یدار“

اگر خسرو نباشد کو کہن ہست“

مرزغن - آتشدان

# حکما

لاک

ساغش را سحر از بادہ خورشید افروخت  
ور نہ در محفل گل لالہ تہی جام آمد

کانٹ

فطرتش ذوق مے آئینہ فامے آورد  
از بستانِ ازل کو کبِ جامے آورد

برگسان

نہ مے از ازل آورد نہ جامے آورد  
لالہ از این جگر سوزد و اسے آورد

لاک ر گریہ السعی : کوئٹہ - جزیرہ فلسطین

# شعرا

بروننگ

بے پشت بود بادہ سرچوش زندگی آب از خضر بگیرم و در ساغرا فگنم

با نرن

از منت خضر نتوان کرد سینه داغ آب از بکر بگیرم و در ساغرا فگنم

فالب

تا تلخ تر شود سینه اش تر بگذارم آبگینه و در ساغرا فگنم

بروننگ

آمینر شے کج گهر پاک ارب

از تاک ماده گیرم و در ساغرا فگنم

بروننگ - انگریزی ستاع

# خراباتِ فرنگ

دوش رفتم بہ تماشا ئے خراباتِ فرنگ  
 شوخ گفتاری اندے دلم از دست بود  
 گفت این نیست کلیسا کہ بیانی درے  
 صحبت دخترک زہرہ و شہ نائے و سرود  
 ایں خراباتِ فرنگ است ز تائیر میش  
 آنچه مذموم شماردند یا محمود  
 نیک و بد : زوے و سیر سنجیدیم  
 چشمہ داشت از دے صائے و یهود  
 نوچہ ز شمع اسہ : زنجیر شکر است  
 ز شہ : ز شہ : ز شہ : ز شہ : ز شہ :

تو اگر در نگری جز به ریافت حیات  
 هر که اندر گرو صدق و صفا بود نبود  
 دعوی صدق و صفا پرده ناموسِ یاست  
 پیر یا گفت مس از سیم بید اندود  
 فاش گفتم تو اسرارِ نهانخانه زلیست  
 بکسے باز گو تا که بیابی مقصود

## خطاب انگلستان

مشرقی باد چشید است زمینای فرنگ  
 عجبه نیست اگر تو پدید بر بنه شکست

فکر نو زاده او شیوہ تدبیر آموخت  
 جوش زد خوں بہ رگ بندہ تقدیر پرست  
 ساقیا تنگ دل از شورش مستان نشوی  
 خود تو انصاف بدہ ایں ہمہ ہنگامہ کہ لبست؟

یوئے گل خود بہ چمن راہ نمائش ز سخت  
 ورنہ بلبل چہ خبر داشت کہ گلزار ایست

قسمتِ نایبِ دارِ مزد

غوغائے کارخانہ آہنگری ز من  
 گلبانگِ ارغنونِ کلیسا ازان تو



نخلے کہ شہ خراج برومی ہندزمن  
 باغ بہشت سدرہ و طوبی ازاں تو  
 تلخا بہ کہ در دوسر آرد ازاں من  
 صہبائے پاک آدم و حوا ازاں تو  
 مرغابی و تدرو و کیو تر ازاں من  
 ظل ہما و شہسپر عفا ازاں تو

ایں خاک و آنچہ در شکم اوازاں من  
 وز خاک تا بہ عترتِ سلازاں تو

---

# نوائے مزدور

ز مزد بندہ کر پاس پوش و محنت کش  
 نصیبِ خواجہ ناکردہ کار رختِ حریر  
 ز خوائے فشانِ من لعلِ حاتمِ والی  
 ز اشکِ کودکِ من گوهرِ ستامِ امیر  
 ز خوائے من چو ز لوفِ سربِ کلیسا را  
 بزورِ بازوئے من دستِ سلطنتِ ہمگیر  
 حشرِ ابدِ رشکِ گلِ سماں ز گریہِ محرم  
 شبِ ابدِ لاله و گل از طراوتِ جگرِ م  
 بیا که تارِ نوامی تراود از رگِ ساز  
 ز کسبِ شیشه گدازد به ساغرِ اندازیم

مغان و دیرمغان را نظام تازه دیم  
 بنائے میسکہ ہائے کہن بر اندازیم  
 ز رہزناں چمن انتقام لالہ کشیم  
 بہ بزم غنچہ و گل طسج دیگر اندازیم

بطوف شمع چو پروانہ زیستن تاکے  
 ز خویش ایں ہمہ بیگانہ زیستن تاکے

## آزادی ہجر

لے می گفت بحر آزاد گردید چنیں فرماں زد یوان خضر رفت  
 ہنگے گفت رو ہر جہا کہ خواہی لے از مانساید بخیر رفت

# حُزْن

می خورده سر ذره مایه و تاب  
 محشری در هر دم مامض است  
 با سکنه خضر در ظلمات گفت  
 مرگ مشکل زندگی مشکل تر است

دُر دانه اداسناس دُر است  
 از گردش آسیا چه داند

کَلک را نالہ از تہی مغزی است  
قلم سرمہ را صریرے غیبت

منم کہ طوفِ حرم کردہ ام بتے بہ کنار  
منم کہ پیشِ تباں لغرہ ہائے موزدہ ام  
دلِ مہنوز تقاضائے جستجو دارد  
قدم بہ جادۂ باریک تر ز موزدہ ام

گلِ گفت کہ عیشِ نو بہائے خوشتر  
یک صبحِ چمن ز روزگارے خوشتر  
زاں پیش کہ کس ترا بدستار زند  
مردن بکنار شاخسارے خوشتر

سخن گو طفلک ویرنا و پیر است  
سخن را سالے و ماہے بنا شد

---

چشم را بنیائی افستد سہ چیز  
سبزہ و آب رواں روئے خوش  
کالبدر را فربہی می آورد  
جامہ قنر، جان بے غم بوئے خوش

---

اے برادر من ترا از زندگی دادم نشان  
خواب را مرگ سیکہاں مرگ را خواب گہاں

---

طاقتِ عفو در توفیت اگر  
خیز و باد شمتاں در آہ ستیز  
سینہ را کار گاہ کیسہ ساز  
سرکہ در انجبین خویش مریز

از نزاکت ہائے طبع مشکاف او میرس  
کز دم بادے زجاج شاعر مابشکند  
کے تو اند گفت شرح کار زار زندگی  
”مھی پر درنگش، حبابے چوں بدریا بشکند“

در جہاں مانند جوئے کوہسار      از نشیب و ہم فرا ز آگاہ شو  
ما مثالِ سیل بے زہار خیر      فارغ از پست و بلند راہ شو

اے کہ گل چیدی منال از نیش خار  
خار ہسم می روید از باد و پھار

---

مزن و سمہ بر ریش و ایر وئے خویش  
جوانی زدزدیدن سال نیست

---

نذار دکار بادوں ہمتاں عشق  
تدرو مردہ را شاہین نگیرد

---

تقدیر شہر در تخریب از نیست  
نان بسیم نسرین تو اں حنید

---



چہ خوش بودے اگر مرد نکو پے  
 ز بندِ پاستاں آزاد رفتے  
 اگر قتلید بودے شیوہ توب  
 پیمبر ہم رہا جہاد رفتے

---

# فرہنگ

## پیام مشرق

۱۱

لالہ لائیں۔ ابرہہ ریل  
 ہے سکنات قہر، دلیر  
 طور وہ میاں جہاں ہوتی  
 علیہ السلام پر غلی ہوئی تھی  
 تازہ غرور۔ کھرہ۔ بے روبا  
 بزم۔ نعل۔ جوتی ماسہ  
 وجود ہستی رنگ رور  
 نیاز عاصری۔ الماسہ  
 نہاؤ طبیعت۔ ہار

صف۔ علی نہ ت  
 بود سی۔ دیور  
 فلک۔ سر  
 تازہ۔ کھڑ  
 میاں۔ سانی  
 جوتی۔ ماسہ  
 ہار۔ ہار

تارہ پوشیدگی  
 دیوانگی کماشت  
 دل۔ سر۔ سال کا  
 جامعہ۔ بیباک  
 آغ۔ ہار۔ ہار  
 ہار۔ ہار۔ ہار  
 ہار۔ ہار۔ ہار

<p>محکم مصوط نگین۔ درنی یہ کربا ہوا۔ حصار۔ قلند جو۔ ندی پیکر۔ جسم۔ تصویر۔ صورت شکل۔ ارم قوم عادی کے اوتار نداد کا بنا ہوا مانغ شداد حدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنی رسمن کی نے والوں کے لئے حت بنوائی تھی جس کا نام ارم ہے۔ یزداں۔ نیکی کا خدا۔ خدا اسلام سے پہلے دو خدا ملتے ایک برداں۔ دوسرا ہر روز محشر۔ قیامت کا دن جب کہ تمام سرد سردا اٹھکر ایک جگہ جمع ہو جائیں فروغ۔ روشنی</p>	<p>خار۔ کاشا بود۔ ہستی۔ وجود توام۔ جڑواں بچہ۔ ایک بچہ دوسرے کے ساتھ ایک ہی محل سے پیدا ہو۔ سوو۔ فائدہ زریاں۔ نفعاں طرح۔ لقمہ خاکہ۔ طرح ریز بنا ڈال نوا۔ آوار انبار۔ سیریک لوک۔ محف بود کہ۔ لوک و مگر گفتگو کرنے سے عاجز آمانا۔ نارائی۔ نا آرائی۔ نا آراہی طواف۔ چکر کا ما۔ گھومنا خانہ کعبہ کے چاروں طرف چکر لگانا۔ مشت۔ سٹھی۔</p>	<p>۱۶ شعلع۔ روشنی۔ آفتاب کی چمک۔ قلزم۔ بھیرہ روم ہمدرد ماہی۔ مچھلی عقاب۔ ایک شکاری برند ہے۔ بہا۔ قیمت تدرو۔ بیکور برگ۔ پتہ واشگانی۔ شکاری مایہ۔ یونہی سازگار۔ موافق ۱۰ بدختاں۔ ایک شہر کا نام ہے جس کے محل مترو ہیں۔ شمار۔ چکاری نہال درخت گل۔ حاک۔ مٹی۔ کچھ نہال نہ گیرد۔ درخت نہیں اٹتا۔ ۱۸</p>	<p>۱۴ ۱۵</p>
---	--	---	------------------

شعر۔ بیگاری	نغمہ خواں گالے والا۔	کام
صنم۔ بت	چکنے والا۔	خضر ایک پیہر تھے جواب
گام۔ قدم	سرود راگ۔ نغمہ گیت	بھی زندہ ہیں اور لوگوں کی
اختر۔ ستارہ	قضاں۔ نالہ۔ فریاد راری	نظر سے عائب ہیں۔
۲ فرزانہ۔ عقلند	درس۔ سبق	برہ۔ حکمی
۲۱ بال۔ شبیر	بہل۔ چھوڑ دے۔ ہیل	عرصہ میدان
نمود۔ دکھاوار طاہری تہمت	کام۔	۲۸ سریر۔ تخت
عدم۔ وجود کا عدم۔ نہ ہونا۔	پا چراغ۔ بے قرار	کی قباد۔ ایک ایرانی بادشاہ
صوت۔ مات	حدیث۔ گفتگو بات چیت	اکلیل۔ تاج
آذر۔ ابراہیم علیہ السلام کے	طرب۔ خوشی	جم۔ جمشید
اب کا مار جو بہترین تر شا	متناع۔ سامان	کلیسا گرجا
کرتا تھا۔	ورطہ۔ گرداب۔ ہلاکت	گر دوں۔ آسمان
میر۔ رار ابرار جمع	کی جگہ	خوننا بہ۔ رد دے۔
خلیل۔ دوست۔ مر حشر	کیف۔ کس طرح حالت کیلئے	خوں ملا ہوا پانی
ابراہیم علیہ السلام	کھم۔ کتنا۔ مقدار کیلئے	۲۹ جلوت۔ حاکم کرما
کوئے۔ گلی کو یہ	معمار۔ عمارت بنانے	محفل مجلس
۳۰ انجمن۔ اجتماع	-	۳ افسانہ طور موسیٰ علیہ السلام
یکے۔ ایک مدرسہ۔ علمی	آسمان۔ شمایاں۔ مہول	کا آگ سے کیلئے طور یہ حاما
تخت۔ تختہ۔ تختہ	سکندر۔ ایک شہزاد بادشاہ	۱۰ وہاں تھی ہوتی ہے موسیٰ علیہ السلام

۳۵	ہما۔ ایک یزید کا نام تھا -- سہ اسماء کی تحصیل اس کے	کابلے ہوتے ہو جانے۔ کلیم۔ لقب مہمیا سے لے
۳۱	ایسے آئے تو بادشاہ تھا تھے۔	گشت میں دیو۔ ویبر۔ بت عام مندر
۳۲	وام۔ حال آشوب۔ پریشانی فتنہ	رند۔ وہ شخص جو مدد کا باند نہ ہو اور سرری انوں
۳۶	وساد زریر۔ ایک زر درنگ کھاس	کا اکار عقلی دلیلوں سے کہے برنا۔ جوان۔ نو عمر
۴	مبارا۔ زر درنگ آشفہ۔ ریتیاں	مغاں۔ مع کیست آفتیں اردتیں۔ ایچی تراب مالے
۳۷	نئے۔ باسری خواباں۔ خوب صورت	والا۔ شراب و وقت دور۔ زمانہ
۳۸	حوب کی جنب حریم خانہ کوہ کاگر داگرد	وام کردن قرقر کرنا سفال۔ ٹیکری
۳۹	گھر کی چار دیواری رازسی۔ تہر کار ہے والا۔	بحم دریا ترنجیری۔ قیدی۔ دیوانہ
۴۰	انام محمد الدین رازی جو بہت بڑے عالم کر رہے ہیں۔	پرستار خدمت گار۔ رسس۔ تجارت دار
۴۱	ضمیر دا۔	مجوری۔ حد فی

<p>ستیز لڑائی معنی صبر سے یہ تہہ منی حرف باف - ماتیں سے وانا مختار - معاش اختیار مجبور - عاجز - ایثار - حس کور - سہمی کسی کام یہ لگایا گیا ہو انقلاب - الٹ جانا رہا کالٹ لٹ شیبوں - ریح افسوس مانہ نگ رہ - مانع حال پارہ تکرار بندہ کز زرد دولت کا سلام مال و دولت سے رہا بخت رکھے والا خو صلت - غائب دست احمد ہلا ہوا جالور</p>	<p>نیرنگی - جادوگری عجیب وغریب - پایاں - اتہا بتاں سرا - حانداغ لب جو رہی مالکاء کلک - علم یکم - دریا ایام - زمانہ یوم کی جمع معی دن - نظروا کن - دیکھ طوف - کسی چہرے ارد گر دیکھا - خورشید آفتاب سیارہ - حرکت کرے والا سارہ سیپارہ سی یا رقیبوں حمہ قرآن تشریحاتیں گوئی پارہ کہتے ہیں</p>	<p>کاہیدہ گھٹی ہوئی کم جادوہ - شاہراہ - یکہ بندی منزل - سفر میں اترنے کی جگہ آئین - طریقہ - قانون یادوہ - ستراب انجم - ستارہ صنوبر - چلو سے کادرت سروسے مار کراں مالکہ کمارہ - مالیج ایک بابجے کا نام پاوا کردن دم بڑھانا جولانگاد - گھوڑ دوڑ کی جگہ سرد کام نام طلسم - جادو اسیر - قیدی پر تو رہ - سن پر یہ - بیرون کا دن جو گر گاہ - رہنمہ - سار حاکم کا آدہ</p>
--	--	--



صہبہ۔ ستراب	۷۳	تہجم۔ سوزم۔ ادا۔ مفلح۔ حکم	جس کی شکل آنکھ کے شایہ
اباغ۔ بیالہ		آئینہ۔ مہ۔ دیکھے کاشیشہ	ہوتی ہے۔
دست گاہ۔ تہ۔ جہت۔ نہ	۶۶	علم حکمت و نجوم	صنم۔ ت
اصل۔ بوت	۶۷	کیف۔ سطح۔ کیفیت کیلئے	از خود پر رول رفتن۔
مقام نعمہ۔ یردہ۔ سرود	۶۸	حکم۔ کتا۔ مقدار۔ کتلے	خودی کو ترک کرنا
مرگ۔ کموت	۶۹	یکم۔ دریا	مکان۔ جو کسی چیز کو گھیرا
قدیاں۔ فرستہ	۷۰	دریوزہ۔ بھیک	مواہو۔
سومناٹ۔ بگرات کا شہو		تشریف۔ طعت	رمز۔ اشارہ
بتخانہ جس پر محمود علی علی		گلیم۔ کبل	ریگ۔ ریت
کیا نہا۔		بہم۔ خوف	ریگ۔ واں۔ وہ پینلا
فتہ اک۔ بکار نہ		تقونی۔ کسل کا باپ ہے	مقام جس میں ہوا کے چلنے
سرگزشت۔ واقعہ۔	۷۱	دالا۔ وہ شخص جو خدا کی محبت	سے کبھی ٹیلے بجا ئیں اور
حادثہ۔ ماحوا۔		ہیں دیوی لذنوں کو ترک	کبھی صاف میدان ہو جائے۔
ازل۔ پیشگی۔ وہ زمانہ جس	۷۲	کر دے۔	ضمیمہ۔ دل۔ وہ ماتہ جو
کا شروع نہ ہو۔		باصفا جس کا دل کدورت	دل میں ہو۔
افکار۔ فکریں		اور مکاری سے صاف ہو۔	کمن۔ ہو جا۔ حکم خداوندی
آسودہ۔ آرام و راحت		معنی آشنا۔ اطمینان کو درست	مکان میں ہو گا۔ جب
پایا ہوا۔ ساکن		رکھے دالے	اللہ تعالیٰ کائنات کو پیدا
سیار۔ متحرک		نرگس۔ ایک۔ پھول ہے	اکر ماحا با تو حکم دیا کہ۔



گور۔ قبر	ہیں۔	پس تمام پیریں وجود میں گئیں
لالائی۔ غلامی	راہِ خوابیدہ۔ سناں	مہنا۔ وسعت۔ کسادگی
مولا۔ مالک	راہ	فلک۔ آسمان
قبا۔ لمبا کوٹ۔ تیروانی	محل۔ کچاؤ	ویسا چہ۔ خطبہ کتاب۔ کتاب
مور۔ چوٹی	شعلہ زار۔ جہاں تیلے	۸۲ کا آغاز۔ تمہید
خاشاک۔ کوڑا کرکٹ	بکثرت ہوں۔	علم۔ جھنڈا
درس۔ سبزی	برق۔ بجلی	گنج۔ خزانہ
شباب۔ جوانی	منہا۔ در۔ طبعیت۔ عادت	احم۔ امت کی جمع
ہوا۔ خواہش	۸۷ شمیم۔ ملکی ٹھڈی	جم۔ جستہ۔ ابران کا
شیوہ۔ طریقہ۔ عادت	خوب بودار ہوا۔	مسہور بادشاہ
خو۔ عادت۔ خصلت	کمر پاس۔ روئی	۸۳ بغارت بردن۔ لوٹ لینا
پیکہ۔ جسم	۸۸ زیرینہ۔ مکیڑا جس میں	گنجینہ۔ خزانہ
باط۔ دسترخواں	۸۹ سونے کے سیل لوٹے ہوں	متاع۔ سامان
غزال۔ ہرن	تو مشیتہ۔ تہد	۸۰ نوا۔ آواز
مشکناپ۔ مشک سے بھرا	چپے بردن۔ کھوج لگانا	گل۔ مٹی
ہوا۔ سبھا	مارب انداز تیر چپے	ضیاء۔ روشنی
محشر۔ مگمانہ	۹ دار	۸۱ دراء۔ گھٹی
بٹے کی جگہ۔	نہنگ۔ گھر چھ۔	۸۴ حدی۔ وہ گیب جوانوں کا
ان۔ وقت	۸۵ ان۔ وقت	کوبہ چلانے کے لئے لگانے

<p>پیکر جسم انجم ستارے نجم کی جمع مضمحلہ۔ یوستہ پیش سور عشق تنبال مایہ۔ کینہ گدیہ۔ بھیک قاہر۔ غالب داور۔ حاکم نہاد۔ طبعیت کھسوا د کندہیں بر۔ گود گام۔ قدم نرم گام۔ سب قدم کوثر و تسنیم۔ جنت میں دو چشمے ہیں۔ مینا۔ سنہ تاک۔ انگوڑی کی بیل فام۔ رنگ زشت۔ ز</p>	<p>نہدر۔ در پر دگیاں۔ برہنیں نژاد۔ منسل آذر۔ آگ دو۔ دوڑ۔ رفتار صرصر۔ تیز ہوا۔ آدھی غو۔ بلند آواز۔ کرک تندر۔ بادل کی گرت ساعات۔ تندرست ثبات اجہات۔ ماہیں اس کی دو تہیں ہیں۔ (۱) اجہات سفلی اس سے مراد اربعہ عناصر ہیں ۲ اجہات علوی سے مراد اربعہ واج ہیں۔ مینا گر۔ سنہ ساز ریز ریڑ۔ ربرہ ریرہ زور۔ زور موجہ۔ موج حرکت</p>	<p>۹۱ بر کر۔ و۔ دن کیا طہ کیا مہر کر۔ دن۔ شروع کرنا کمال کرنا انجام کو پہنچانا۔ ۹۲ خون در جگر کر۔ و۔ دل من جوتس پیدا کر دیا ذوفنون۔ کئی نون کا والا۔ خود کام۔ خود عرص گرہیز کر۔ دن۔ بھاکا ۹۵ تختیں۔ سدا۔ اول آبگو بہر۔ نہانی خامہ۔ قلم رقم زدن۔ لکھا خنجانہ۔ تراب خانہ ۹۶ مینا تراب بمانستہ۔ پہاں جسم مراد ہے۔ ۹۷ گردوں۔ آسمان شبستان۔ حرم ہوا سوئے کی جگہ۔</p>
---	--	---

سہل - سمندر کا کنارہ		کھنچ - کونہ	جوئے کام مفصل حاصل کر
ہزار - بلبل	۱۰۴	منکھت - خوشبو	تدرو - بیکور
دراج - تیتڑ		دی - گہرا ہوا گل	گنام - آسنیاہ
سار - مینا		چشم واکرد - آنکھ کھولی	نا تمام - مامراد
جوہار - نہر		کاخ - محل	قفص - بخیرہ
راغ - جنگل		شبستان - رات گزارنے	حجر کم - مکان
وزیر دین - ہوا کا چلا	۱۰۵	کا مقام	کوکتب - ستارہ
لوا - آواز		چشمہ حیواں - آب حیات	مستغیر - پور حال کرے والا
صغیر - آوار		شرار - چنگاری	ضریر - اندھا
صلصل - بلبل		رضواں - دار و خدمت	خارہ - سخت پتھر
لخت - ٹکڑا	۱۰۶	آسودہ - ساکن	پرستار - بوجھنے والا
جہیں - پیشانی		سیار - منحرک	کلاں کار - تحریک کار - راہبر
کمر - برابر متصل	۱۰۷	خضر - سر	دار و گیر اطلاع حکومت
نیمہ آتش - منہ پر ڈالے		کسوت - لباس	نفیر - روشش
کاسرخ رفته		یزداں - خدا	فصول - مکر
اشک - آنسو		مزین - کھیت	صواب - درست
شبات - قیام	۱۰۸	حاصل - پیداوار	رام - فرماں بردار
مغال - شرب و روض آئینہ		آہنگ - آواز	اسیہ - تیدی
		قلزم - سمندر	آہرمن - شیطاں

صبا۔ صبح کی ہوا	۱۱۳	کام۔ مقصد	۱۱۶	یکم۔ دریا
بخود خیزیدہ۔ متضل مزاجی		شہود۔ ظاہر ہونا		طاہر۔ پرندہ
اوج۔ بلندی	۱۰۹	نمود۔ ہستی		سہم۔ چاندی
فضائے نیلگوں۔ آسمان		رزم۔ جنگ		یا سمن۔ چنبلی
خاکدان۔ رین		کشکش مصیبت	۱۱۷	جسور۔ صاحب جرات
رہوار۔ تیز رفتار گھوڑا	۱۱۰	کارزار لڑائی جنگ		غیور۔ غیرت مند
پیہم۔ مسلسل		سریر۔ تحت		کلاں گیر۔ صاحب ہمت
برق۔ بجلی		چاکر گی۔ ملازم		تورنگ۔ جنگی حوصلہ
ہفت و چار کائنات	۱۱۱	خدمت گاری		جدا۔ اتر و
نار۔ آگ		زار۔ روس کے بادشاہ کا لقب		ہوا۔ خواہش
لاہوت۔ عالم ذات جو	۱۱۲	قبصر۔ روم کے بادشاہ کا لقب		منقار۔ چوچ
سالک کو اس مقام پر فنا		دور۔ زمانہ		باشہ۔ ایک شکاری پرندہ
فی اللہ کا درجہ حاصل ہو جاتا		ناؤ نوش۔ عیس و عمرت		کابام
ہے۔		دوش۔ کندھا		تخمیر۔ بیکار
نخ۔ ریشم باسوت کی رسی		غزالہ۔ ہرن کا بچہ		کفش۔ بدب۔ حرمہ
مراد بھدا		زبلوں۔ عاح		پتھو۔ کور کے مشابہ
استیم۔ بہنم	۱۱۵	نشیم۔ آرام گاہ		جڑیاہت۔
سور۔ گانا		ظلام۔ نا۔ بکی		خرمی۔ خوشی
ضرام۔ باز سے جلا		شعور۔ عقل، سمجھ		تاب۔ خالص

۱۱۸	میش۔ بھیڑ گہرا۔ مائل ہو۔ امر از گریہ نیا کال۔ برگ لوگ کنام۔ آشیانہ بنجیب۔ شریف۔ ایل مرغ مرغا۔ خانگی مرغ بساط۔ فرش چنگ۔ پچھ سنگ۔ یتھر مردمک۔ آنکھ کی نیلی پلنگ۔ تیدوا سقوط۔ ردر	دو دماں۔ خاندان منی۔ غرور مکار۔ مت بُو در خور۔ لائق وزیدن۔ ہوا کا جلنا ازل۔ دوام جبکہ ابتداء ہو تن زدن۔ صبر و تحمل کرنا ماقمہ۔ اوٹنی یو علی الو علی بینا سوہو مشہو۔ حکیم گرا ہے۔ رومی۔ صبر جلال الدین دہلی محفل۔ کھاوہ کر مک شب تاب جگنو متاع۔ سامان مہنا۔ وسعت کتا دگی تگرہ خور دن۔ پیچ کھانا شمر۔ چنگاری دارائے نظر صاحب نظر تنگ و پلو۔ دوڑ و خوب	۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰
-----	---	---	---

شہد معشوق	۱۲۹	درا۔ آواز۔ گھٹی	تفنگ بندوق
تورا۔ رڑی اور سیاہ		زیر و بزم۔ باریک اور موٹی آواز	سفال۔ ٹھکری
آنکھوں والی گوری عورت		حرم۔ خانہ کعبہ۔ گھر کی	ایاغ۔ چراغ
اس کی جمع حمد ہے۔		چار دیواری	جیا باں چن
شہاب۔ ٹوٹے والا	۱۳۰	خروش۔ چیخ و پکار۔ شور و	نوشینہ۔ تسہد
لکڑے۔ ٹکڑے		تنگ مائی۔ تنگی	نجوم پرین۔ پرویں کے ستارے
بادباں۔ کشتی کا پردہ		سحاب۔ ابر	ہر غزا۔ ابر۔ سہرہ زار
خضر۔ ایک سیمبر ہیں		پرتو۔ سایہ	تدرو۔ چکور
سک۔ آساں		حقا۔ قسم خدا کی الف	سار۔ مینا
ز نام بھل۔ گام		قسمیہ ہے۔	آوا۔ آوار
کام۔ حلق	۱۳۱	زاغ۔ جگل	۱۳۲
قرن۔ کم از کم تیس سال		محرم۔ راز دار	ماہ سیمہ۔ روشن پیشانی والا
زیادہ سے زیادہ سو سال		سینہ چاک۔ عاتق	چاند کے جیسی پیشانی والا
(درا۔)		تاگ۔ انگوڑی سیل	سہرت کردم۔ میں تیرے
یا سمن۔ جلی		درخش۔ جگ امر ہے	قراں ہو جاؤں
غزال۔ ہرن		قلزم۔ بندہ	نیاگان۔ بزرگ لوگ
ختن۔ نام سہرہ جاک	۱۳۲	مجاورہ۔ گفتگو	ساغر۔ پیالہ
حسن مشہور ہے		زنگ۔ مک صفت	نار سگ
تل۔ ٹید		ناب۔ حاص	شقایق۔ تیفق کی جمل لالہ
			نژد۔ تارک

کاشاں - نام شہر	۱۳۱	شیرازہ - ندس	۱۳۶	سمندر - آگ کاکیرا
دیار - ملک		برہ - پہلو		اصل - موت
امم - امت کی جمع	۱۳۱	خار - کاشا		شکوف - نادر
کشیری - کشمیری		سوزن - سوئی		بحر زرف - گہرا سمندر
میخ - ابرسیاہ	۱۳۱	ندیم - مصاحب	۱۳۶	طیارہ - ہوائی چار
لولو - موتی		نگار - معشوق		ہور - آفتاب
لالا - جھکدار		نزار - دہلا پتلا - ناتواں		خاز - گلگونہ
نیش - ڈمک	۱۳۱	پرواز - اڑان		روز کور - تاریک دن
کیش - مذہب	۱۳۲	گہر - دباؤ - بگولہ		بکم - طامیہ
تجو و خرنیدن - سسل مرچ	۱۳۲	خرمن - کھلا	۱۳۸	ارم - تدا کی مانی ہوئی
سمن - جلی	۱۳۳	زشت - برا	۱۳۹	قدح - پیالہ
درخور - لایق		کنام - آشیہ		شکیب - مہر
اوج - بلندی	۱۳۸	کھمین گھات - قابو	۱۴۰	طارتق - اسلامی لشکر کا ایک
برویر - برج عجب	۱۳۳	فساں - ساں کا پتھر		بہ سالار
آفاق - دنیا		عیار - حلاصہ - گہرا جہل	۱۴۱	سحاب - ابر
شجر - درخت	۱۳۹	صوت - آواز	۱۴۱	کاخ - محل
طائر - پرند		قال - گفتگو		بارہ - بھیل
رزم - لڑائی		درد - تلچٹ	۱۴۲	سینہ چاک - غمزہ
بزم - محل	۱۴۵	دہر - زمانہ		شیر - صہرت امام حسین علیہ السلام

پیر کنعاں - یعقوب علیہ السلام	کا آل	علم منطق،
ایوب - ایک مشہور سیمر	سائیکس - معشوق -	انجلی - باسندہ ایراں
ہوئے ہیں جو سخت بیمار تھے	عام سہا	دلوراں
اور ان کے تمام جسم میں کڑے	۱۵۱ سمن بر - چلبی کے جیسا	ترخمہ ور - تار بچلنے والا
یڑ گئے تھے مگر اپی زمانے	یازک جسم	۱۶۰ صغیر - آوار
خدا کا سکراد کرتے تھے	قص - ناچنا	نواشیخ - ماہر موسیقی
نچہ چکار	۱۵۲ ترسا - یہودی	یا سخ - جواب
۱۵۳ شیشہ باز بکار - دعار	آوازہ - بالی - سدے	اقلیم - ملک
زندال - قیہ -	مشرپ - مذہب - حریقہ	کاشانہ - چھٹا مکان
حریف - دتس	۱۶۱ لب فروستن خاموش	ایتد - مدد کرے
کلیم - حررت ہوئی علیہ السلام	ہو حاما	احی - ال یڑھ - ماخوند
صرصر تیز ہوا	از درست دادن - چھوڑنا	مصر - رار
بطمہ - طانیخ	جبروت - برگی	شرر باختہ رنگ - بھی بی
۱۵۵ رخت - سامان	بے بصری - سوفنی	جنگاری - خاکستر
صلصل - بلبل	قباد و جم - کینقاد و جتید	خوار - دلیل
ناروں - ابک قسم اتار	ایراں کے دو مشہور بادشاہ	تقصیر قصور - نوبائی - گما
کی حس میں یوں ہی یوں ہوتا	آگزرے ہیں -	دلگیر - رنجیدہ دل
۱۵۸ نستر - گل سیوتی	جمہوریت - بڑی جماعت	افداک - ملک کی جمیع آسمان
۱۵۹ زخمہ - مفراب - تار بچا	برہان - دلیل علم برہانی	بکم - طلد کی موٹی واز



نریر۔ طبلہ کی باریک آواز	۱۶۲	چوں و چند کارائے دنیا	فقیہہ۔ عالم۔ علم شریعت
چھ		پست و بلند۔ تمام	کا ماہر
صید۔ شکار کیا ہوا جانور	۱۶۳	غازہ۔ پوڈر	دیر۔ گرجا۔ مدر
قبر اک۔ شکار بند		وانمودن۔ ظاہر کرنا	خلیل۔ حضرت ابراہیم
پنجیر۔ شکار		حریر۔ ریشم	خلیل اللہ توں کی پرستش
مات شرن۔ حیران ہونا		یوا لہوس۔ زیادہ حرص والا	سے منع فرمائے لگے۔ توغور
عاجز آجما۔		صنم کدہ۔ بت خانہ	نے ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے
طیارہ۔ ہوائی جہاز	۱۶۴	عود۔ طبلہ	لئے آگ روشن کی اور آپ
طائر پرند		ناموس۔ عزت نیکنامی	آگ میں پھیکدیئے گئے۔ آگ
بال۔ کیوٹھا۔ پر		یارت تزلت قاعدہ	بجائے جلانے کے آپ کے
درغک۔ چھوٹا پرندہ۔		یسفک۔ بہا ہے۔	لئے گلزار بن گئی۔
اک تصنیف کے لئے۔		دما۔ حوں	محمود۔ محمود غزنوی۔ شہر
گردوں سپر۔ آسمانوں		خصیم۔ دس	کا بہت باند تھا۔ لیکن انکو
کوٹے کرے دالا		مبیتیں۔ علایہ۔ طاہر	اپنے غلام ایاز سے بہت
تیرو۔ طاقت		بزم۔ محل	زیادہ محبت تھی۔
فاریاب۔ حراس کا		سرود۔ گانا	نغمہ داود۔ داود علیہ
ایک مہرور سپر		نوا۔ آواز	السلام جب لمحہ سرائی فرماتے
منتقام۔ جو بچ		ضمیر۔ دل	تو پر ہمارو وحشی جالور بھی
شگفت۔ تعجب		غرہ۔ عذر۔ محمد	آب کے اطراف جمع ہو جانے

دور بے خود ہو جانے تھے۔	رو بند۔ نقاب وہ کیزاج	خطر حود
لکس نعمتہ داود سے کوئی	چہرے پر لیٹ کیا حال۔	میراچہ بیوٹی سرا دیا
مردہ زندہ ہمیں ہوا مرے	اشک آنسو	قمر چاند
کورہ کرے والی صرف	بیجان عہد	تسم سکرانا بیٹا گارہ بکا
نم ماذن اللہ کی آواز بھی۔	سو گند۔ قسم	آتش کہن بجی ہوئی آگ
۱۶۹ تربیت۔ مزار	فراق۔ حدائی	شوق۔ عشق
وش مثل۔ ماسد	آہنگ۔ آوار	محرم راز دار
سیم بر۔ یاد ہی کلیہا جم	ساز سمرقند۔ ایک گئی کا	حدیث مات
تہی۔ حالی	مام ہے ایک قسم کا ماجا	سرنگ۔ آنسو
یہا۔ قیمت	حجاب۔ پردہ	ساز۔ سامان۔ ناؤ
متاع۔ سامان یوگی	نوری مرتے	ربط لگاؤ۔ علاوہ
بے بصر۔ اندھے	حذر۔ ڈر	اسیر۔ قیدی
دست زدہ شدن	خوشن نگہ۔ دیکھو پچھ	خوار پہلو۔ رازی سامی
ہاتھوں سے ملنا حاکمیتاً	والا۔ منہ۔ لہجہ	ایک حال ہے جس کی ہیئت آؤ
ہو جانا۔	ہند عرف ذلتہ	پہلو جس کاٹے ہوئے ہیں
۱۷۰ بام گھر کی جیت	مشت پر ایک ٹھی۔ ۱۷۵	پر دیگیاں۔ پردوشیں
دیدہ بینا سوچی تے کچھ	تھوڑے پر	طر از نقش و نگار آرائش
دلی آگ	کیش۔ مد	جاوہ راسد
بافہم۔ ماسن کا مصالح	جنا ظلم	خواہناک۔ نیند بھری اکھیں

منوالی۔	اور جو وجود شاد و دانا	ترک عتوق
نرنگس ایک یونانی نام	نیرنگ۔ عدد	سبو۔ گھڑا۔ راب کا گھڑا
خوسوت نری۔ لکھ کو	فرہنگ۔ نقل	درماں۔ علاج
اس کے تشبیہ کی ہے	سپر آسمان	دھرم چکر۔ ساس آتی ماتی
خروش۔ توروں	میل فرنگ۔ میوں کا تار	ہے
مہا فمت	بک سیر تر رفار	دانہ۔ دار بچو۔ آدم علیہ
ایاز محمد و دو محمد	فرزادہ عقلمند	السلام ہے جنت میں شہ قاضی
تغافل۔ مہا۔ و خدا غافل	فرو دیں تسمی سال بہا	کے حکم کے خلاف گہووں کا
جبین۔ بیتانی	مہیبہ۔ بیا کہ ہمارا کام	سہا تھا ۱۲۔ لیسے حجت
ستیز۔ بڑا	رقابت دہمی	سے نکال دے گئے۔
بہانہ ساز۔ مہارے والا	طوف کسی چیز کے ارد گرد	سجدہ۔ امام مرتضیٰ کو
ارژنٹا۔ پس کے ایک	بھرا۔ یہ کر	حکم ہوا کہ آدم علیہ السلام کو
مقا۔ تس کا مار۔ صویر	مازہ زندگی۔ راگی گار	سجدہ کریں۔ مرتضیٰ نے
ت۔	سوز زندگی۔ دگی کے تار	سجدہ کیا مگر امیں نے نہیں
عروس۔ درہا دوہن	تہرو ویکور	کما جی و جدہ مردود مار کا
خوابستن	قفس۔ سترہ	خند و دتی ہوا۔
سیمیا و۔ سہل در	حست بستن۔ بھر کا	کشت۔ کھنی۔ غ
مرج۔ ک۔ ر۔ و۔	جھاو او ا۔ کی۔ و۔	پر تو۔ وتی
مہر۔ مہر۔ مہر	د۔ د۔	جدت۔ یان۔ یارو



ہلا کو۔ ایک ظالم بادشاہ	جو زنی۔ ساحری	ختم۔ گھر
چنگیز۔ ترکستان کا ایک	خدر۔ برہنہ	عجب۔ انگور
ظالم بادشاہ	رباط کہن۔ دیر رات	مشرہ۔ پلک
کرشمہ۔ بازو و خور	عناں درکش۔ جا	کاوم۔ چھوڑ دینا
غزل۔ سہرا غزل گلنے دا	یکے۔ ایک مرتبہ	قرزائے عقلند
طراز دادن مقرر کرنا	ماہ تمام۔ چودہویں رات کا	بشخون۔ دھن پر رات کا
لعبت۔ گڑھا	جانہ۔ چودہ سالہ معشوق	جلد چھایا مارا
گفتنی۔ کہہ کے قابل	پیماں گسار۔ شرابی	یغمازدن۔ لوٹا
در و نہ تاب۔ دل کو	خوابات سہرا۔ غات	زربوں۔ عابر
تریلے دلی	لاموت۔ عالم دات دہ	یزداں۔ مدائے تعالیٰ
گرہ کشا۔ مشک کٹ	عالم حس بر ساک۔ دوائے مر	عقد۔ گرہ۔ مشکل
راغ۔ جھکل	کی دات کے کچھ۔ پس دیکھتا۔	متک۔ بازک۔ ہلکا
زخمہ۔ مغرب۔ مار	چشمہ جیواں۔ چشمہ تیرا	درشدن۔ ماحا
رخت بستن۔ سفر کرنا	برگرقتن۔ فائدہ حاصل کرنا	واکن۔ کھول دے
سامان سفر باندھا	پر دہ ادٹ مقامات	النون۔ مٹر
درا۔ گھٹی	موسیٰ۔ حجاب	ابس۔ طریقہ۔ مذہب
رہزنی۔ ڈاکہ	نہال۔ پودا	خاقان۔ چس کے بادشاہ
نشان راہ۔ نشان راہ	بولہب۔ عبدالعزیز	کاتر۔ بڑا بادشاہ تہنشاہ
رامست	انصرت مہم کا سولہ لایا تھا۔	نفقہ دینا۔ کس کے راز کا لقمہ

درخت ہے جہاں تجلی ہوئی تو اور طہر جل کر خاکستر ہو گیا۔	کلیم۔ گل ہستیم پونیکر۔ احسم۔ مجسمہ	جمشید ایران کا ایک شہور بادشاہ دارا۔
یتیم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔	رصد۔ گھات غور سے دیکھنا حکیم تارہ ماہر فلکیات	۲۰۱ ساقی شراب پلے والا زہرہ ویش۔ رہبر وحیہ
حجاز۔ عرب کا ایک سرسبز خطہ ہے جس کو مدینہ واقع ہے۔	زنارسی۔ زنا۔ باندھے والا سطوت۔ مدد بہ حلال	۲۰۲ خرف۔ ٹھیکری جلوہ سینا۔ تجلی باری
حجاز۔ راہ۔ غلاف حقیقت گنہ گشت۔ تجا۔ عبادت غنا	ید بیضا۔ روش اور سفید تھم موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ وہ	ناب۔ خالص اسلوب۔ طریقہ
نصاری وہیود فر و شوے۔ دھوے	بطور معجزہ آفتاب کی طرح روش سوتا آتی۔	عشرت۔ خوشی بخارا۔ کامل۔ تریہ
مہال۔ درخت زالال۔ میٹھا پانی۔ پتھر مٹا	۲۹ رسیا پی۔ جیتی زندانی۔ تیدی	ایران کے تہود کے نام دور قمر یا مدی گردس
یا پی چاگری۔ لوگری۔ ملازمت خیبر یہود کا فلسفہ مدین	۲۱ زندانی چاہ لوسف علیہ اسلام۔ آب کو آب کے بھائیوں	خطر خوف یم۔ دریا
اثر در۔ ٹراسنپ حیدری۔ مروت۔ بہادر کی	۲۲ مے کو بوں میں ڈال دیا جہاں بان۔ مادہ۔ دریا	جو۔ مدی غیور۔ غیرت مند
تال۔ نتیجہ بادیما۔ باد کی پسائی والا	۲۸ کی حمایت کرنے والا۔ نخل کلیم کھجور کا درخت	۲۲ میل۔ رعب جاہ۔ راستہ کسریا۔ زرگی عظم

۲۱۱	پور۔ بیٹا آذری۔ ست سازی قلندر۔ رد۔ وہ فقیر تارک الدیوار ساغر۔ پیار پرستار۔ حدیث خرقہ۔ گوری۔ بیوہ کاساس۔ غزال ہر قشقہ۔ تلمک۔ ٹکا رگ۔ ساز۔ لانت چرخ۔ آسمان کج باز۔ مدعا۔ مرد آقا زخمہ۔ صدمہ۔ مضرہ درشت۔ سخت نہاد۔ بعت نیالکواں۔ وہ دریا جس کا پانی کہیں کی آست نہ پہنچا باندو۔ مت۔ باندہ	خارہ۔ سخت پتھر رو بند۔ قند۔ وہ کیڑا حسن۔ چہرہ جمیا۔ اجائے سرسک۔ آسو رمیدہ۔ یو۔ جوتو کا۔ مار گررکا ہوا۔ موسم حراں جادو۔ راستہ سازگا۔ موانی کور۔ مٹا ہوا۔ لے لیا سالک۔ چلنے والا کای۔ گھاس نرخوش۔ اندکی تھکی تھکا حسن۔ دروہ مال ہو۔ ختم شکن۔ تھ۔ ڈاکٹر بھو۔ دیسے۔ دیا۔ لعین۔ لعل کے سے روپ عجاز۔ صحر آ۔ خاتم۔ گونجی اہرمین۔ بیٹا۔	۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰
-----	--	---	---

۲۳۵	فلاسفی نواظر از سناغ خوش الحان اندام - جسم جیب - بجلی جیب تاب - خالص فلسفہ - علم حکمت بے کنی - بے آئو محکم - یائدا ۲۳۶	۲۳	رزم لڑائی بے حجابانہ - بے سری تنگ مایہ - کیسہ لوح - تختی یغما - لوٹ نہ - السری کوہکن لقب در بادشت سیریا لالائی غلامی ۲۳۱	۲۳۷	رام - بطبع - در نبرد جگر دار - قوی دل از کف انداختن ہمت ہارنا پایاں - انتہا سبلی - لوٹ ناز خنک - یہاں ادا ۲۳۸	۲۳۲	غزال - ہیرا راہ خم اندر خم - چ دیج کھیں کھر و گھات سبٹھا سیر مرگم - عیسیٰ ہا اسلام کاشتقن - بوا عقدہ گرہ نیریں - سوتنی کا بھوس نچیں - اندرہ کرا ۲۳۹	۲۳۳	مژدہ - خوشخبری روش - حراہ تاج - خاکہ - نقشہ شوپن ہا - حرمو ہا ستھو	۲۴۰	داؤیج اشدست ظل - بھلی کیرت سہو
-----	--	----	---	-----	--	-----	---	-----	---	-----	--------------------------------------



شباب - جوانی	قصہ - محل	جزو کل - اس سے مراد
غش - بیہوشی - بخودنی	کم آمیز - تنہائی لیند	تمام استیاد ہیں - دو متقابل
کلمک - قلم	۲۳۱ ستیز و کیش - جھگڑا	حیریں بیاں کر کے اس سے
غریو - شور و غوغا	رنگ بست - انزکبا	۲۳۸ تمام دریا مار دیتے ہیں -
تندر - بادل کی گرج	از پا آوردن - رہیں پرگرا	۲۳۶ ہیگل - حرمی کہ شہو
احمر - سرخ	غناصر - عنصر کی جمع	مسی
طرح - خاکہ - نقشہ	پیکر - جسم	راغ - جس - کجب
نار - آگ	۲۳۹ مستغیر - نور چاہے والا	مستور - پوشیدہ
آذر - آگ	شعور - عقل - سبہ	حفظ - اندرائیں اکر
جلال - مولانا احوال الدین	زغال کوئلہ	مشہور بہت گڑا پل ہے
ہیگل - جرمنی کا مشہور فلسفی	تیرہ قام - سیاہ رنگ	پیکار - لڑائی
المائی - جرمنی	مغاک - گڑھا	آمر - حاکم
ابد - ہیئت	تار - تار کی	مامور - محکم
کسوت - لباس	شید - روشنی	درس - سبق
آنی - موقی - مانی	۲۴۰ زردشت - یاویوں کا پیغمبر	مزوک - ایک شخص ہے
گیتی - دنیا	بائرن - انگلستان کا	حسن نموت کا دعویٰ کہتا تھا
نخل - ستمندہ	مشہور ساعر	زار - روس کے بادشاہ
افق - آسمان کا کنارے	تراود - ٹیکے	کالت
رہبانی - رہبر پرہیزگاری	پیک قامد	قبضہ - روم کے بادشاہ کا لقب

دنیاکو چھوڑ دینا۔	خارا۔ سخت یخ۔	صدق۔ سبب۔
لالہ نعمانی بہت سیخ لالہ	تنشہ۔ نر۔	۲۴۷ رمر۔ اشارہ
سہراب۔ دھوکہ فریب	۲۴۵ پڑکار۔ غفلت	ابلیس۔ شیطان
سفینہ۔ کنی	صواب۔ درست	برگساں فرانس کا
پیٹونی۔ ہنگامی کا مشہور ٹا	خضر۔ ایک پیغمبر ہیں	مشہور حکیم
جو حکم وطن کی حمایت میں	مزد۔ مزدور	مرز۔ قابل زراعت زمین
مار گیا اور اسکی نقش کا پتہ۔	پوزش۔ نصیحت	لوم۔ ریں
حلا۔	بکر۔ لطیف اچھوتے مصیبت	اوہام۔ دھم کی جین
عروس دہس	طائر۔ پرندہ	۴۴۸ خمتاں۔ سراب خانہ
نگاربتن ہندی لگانا	ماکیاں۔ مریاں	۲۴۶ موسیو۔ مشر۔ روسی لطف
مقہ۔ قبر	خایہ۔ اڈا	آسیا۔ پکی
۲۴۴ نخل۔ درج	خروس۔ مرغ	رداء۔ یاد
برگ بتا	۲۴۶ المنی۔ جرمی	۴۵۔ کئی۔ سو۔ کے۔ بکر
بہ۔ پھل	پیر عجبم۔ مولانا	ایں کے ماد تاداکہ لیا۔
زمین سا۔ زمین سے	حکیم حکیم فرٹ	جسے کیمسرو و عیہ
لگے والا۔	ملک صیہ۔ زیتور کا	۱۱۱ مرزغن آتشاں
مس نابا	رکار کرے ۱۱۱	حرفن مادوات
رراندو دن۔ طبع کرنا	کنج۔ کوا	بچاک۔ بریج
سورے کا پانی صیرھا	پیکر۔ جسم	لاک۔ گلمبزی ملنی

خودہ۔ ریزہ مضمر۔ پوشیدہ ظلمات۔ بحہ ظلمات بحر اوقیانوس۔	گلہانگ۔ آواز ارغٹواں۔ ایک سانہ ہے جہاں موجودانہ اطلالوں ہے۔ آں۔ ملک	کانٹ۔ جرم فلفی برگساں۔ فرانس کا مہر حکم ساعر۔ پیالہ قام۔ رنگ آئینہ قام۔ صاف شفاف
کلک۔ قلم صریر۔ قلم کی آواز قلم سرمہ۔ پشیل برتا۔ جوان کالبہ۔ جسم قرب۔ ریشم خواب گراں۔ گہری نند ستیز۔ لڑائی انگبین۔ بشہد زجاج۔ ستش نیش۔ خار۔ کانٹے کی نوک	۲۹۰ سدرہ۔ ساتویں آسمان پر ایک درخت ہے، جس پر علیہ السلام کی رسائی وہاں تک ہو سکتی ہے طوبی۔ جہ میں لک درخت ہے تلخانہ۔ شراب صہبیا۔ شہاب تدرو۔ چکور ظل۔ سایہ معلما۔ بلند کمر پاس۔ تاٹ رخت۔ سالن	۲۵۱ کوکب۔ ستارہ بروننگ۔ اگر بری شاعر ۲۵۲ پشت۔ قوت و دروہاوت کے لئے شراب میں ملائے ہیں باثرن۔ انگشتاں کا نشہ ورت ساعر ریش۔ زحی ہٹک۔ انگو کی بل ۲۵۳ خرابات۔ شراب ماہ مذموم۔ سرا تاب و اتواں۔ طاقت درگرفت۔ اثر کرنا تاموس۔ عرت مس۔ نابا
وسمہ۔ غناب نسترن۔ گل سبوی پاستان۔ قدیم ہندیاں قدیم رواج مکھو۔ چپے۔ نیک قدم اجداد۔ جد کی جمع جہتی دادا۔	۲۵۴ حریر۔ ریشم خاتمہ۔ انگوٹھی ستنام۔ گھوڑے کا چری سالن زلو۔ جوک فرہبی۔ موٹاپا خوابہ۔ دیرانہ طاوت۔ تازگی مغاں۔ آتش پرست نہنگ۔ گر مچھ	۲۵۵ بیم۔ چادی مینا۔ ستش۔ بول مخت۔ پہلے غوغا۔ شور و غل آہنگ۔ لوہار

